بعون صانع مکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
حاشیۃ العروس
مطبع منشی نولکشور میں بطرز مقبول جہان طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق آدم وحوا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء والصلوۃ علی نبیہ سید الانبیاء
الذی طلق الدنیا ورغب عنہا وعلی صہرہ المزوج فوق السماء بالبتول العذراء وکان ولی
عہدہ بما رب الارض والسماء وعلی آلہ الذین زینوا عروس الشریعۃ الغراء وبینوا احکام الملۃ البیضاء
اما بعد خطبہ خوان دیباچہ ہیچمدانی وصیغہ گردان صحبت کج مج بیانی سزاوار عدم ایجاب سوال
خواستگار قبول اہل کمال شعر شکستۂ شہوات نفوس امارہ مطیع و شیفتۂ پیرزال غدارہ
علی بن علی المدعو بالمراد علی غفر اللہ ذنوبہما وستر عیوبہما خدمات حضرات مومنین میں کہ مصدوقہ
مقولۂ وزوجناہم بحور عین ہیں عرض پرداز ہے کہ سابق ازیں حسب ارشاد فیض بنیاد جناب
قدسی القاب حضرت سلطان العلما علیہ شآبیب المغفرۃ والرضا بعض مسائل ضروریہ نکاح
وطلاق وغیرہ کتب احادیث ائمۂ انام اور اقوال علمائے کرام کتب متداولہ مثل شرائع الاسلام
وشرح لمعہ وجواہر الکلام سے منتخب کر کے زبان اردو وعام فہم میں لکھنے شروع کیے تھے ہنوز
صورت اختتام آئینۂ زیبائے ظہور میں جلوہ نما نہوئی تھی کہ جناب ممدوح یکایک عجوزۂ دنیائے
فانی سے بیزار اور بخوابۂ رحمت الٰہی سے ہمکنار ہوئے تنامدہا سول حجلۂ اختفا میں پوشیدہ و

متحجب رہا نظم آہ از ظلم چرخ دولابی ٭ تشنہ ام میکشد ز بے آبی ٭ طرفہ چیزیست تیغ زن دست
کشتن ٭ لالہ رنگ است دل بسینہ درون ٭ یک طرف این عجوز غدارہ ٭ پر دغل زشت رو و مکارہ ٭
بیمار بد ہمہ جہاں سے پے درپے ٭ وائے از ظلم و جور و آفت وے ٭ یکطرف نفس کی عداوت مرا ٭
رغبت معصیت از دست مرا ٭ صرف ہمت سوے گنہگاری ٭ از رضاے حبیب بیزاری ٭ اے
خدا بندہ ات گنہگار است ٭ قابل خشم و لائق نار است ٭ لیک امیدوار رحمت تست ٭
خواستگار نعیم و جنت تست ٭ صاحب رحم و لطف و غفرانی ٭ حیرت خاطرم تو میدانی ٭ غرض
بسبب نا اتفاقی زمانہ کج ادا اور شورش نافرمانی غدارہ بیوفا نوبت اتمام کی نہ آئی بالفعل بتوسط
و شاطلگی تحریک بعض احباب ان خرائد فوائد کا ضمن الیاقوت و المرجان اور دوشیزگان عفت
ظم لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان کو بہزار پریشانی حال و تشتت بال کے سحر بسحر حلال اور مطالب
دعالی اہل فضل و کمال کیا من بعد اس وجیزہ رائقہ اور عجالہ فائقہ کو ایک مقدمہ اور ستات
مطلب اور خاتمہ پر مرتب کرکے مجالس عدیدہ اور اوقات سنجیدہ مین نظر اقدس جناب
مستطاب ذی و ملاذی سیدی و سندی نظم ہادی دین و رہبر دنیا ٭ سالک مسلک
طریق ہدا ٭ زاہد و متقی و راہنما ٭ عالم و عامل و ولی خدا ٭ حاکم کشور خدادانی ٭
ناظم چارسوے ایمانی ٭ آفتاب سپہر جاہ و جلال ٭ ماہ تابان آسمان کمال ٭
افضل الناس جناب مفتی سید محمد عباس ادام اللہ ظلالہ و معالیہ و بارک ایامہ و لیالیہ
گذرانا اور جناب ممدوح نے بتوجہ تمام استماع فرمایا اور بعد تصحیح جملہ مقامات کے
جا بجا فتاوے اپنے کہ قرین احتیاط تھے ثبت فرماکر زیور اصلاح سے آراستہ کیا اور
یہ حلیۃ العرائس نسمے فرمایا امید ناظرین با تمکین و وقار اور صاحبان بصیرت و اعتبار سے
یہ ہی کہ بعد ملاحظہ ان اوراق پریشان کے خطا و زلل سے درگذر کرین اور بنظر ترحم نظر
کرین اسواسطے کہ سراپا گنہگار ہون اور دعاے مغفرت کا امیدوار ہون زمانے کا
یہ نیرنگ ہی کہ پاے سعی و کوشش لنگ ہی اور آسمان ایسا آمادہ جنگ ہی کہ حصلہ

گفتگو تنگ ہی اور اپنا یہ رنگ ہی کہ عار کو بھی مجھسے ننگ ہی نظم رہ عصیان مین آوارہ ہوا ہون
غلام نفس امارہ ہوا ہون + خس طوفانی بحر معائب + محل سنگ بارہ ان نوائب +
سبق خوان دبستان جہالت + زمین گیر زوایاے بطالت + غبار خاطر تازی و
فرسی + متاع کاروان کس مپرسی + زبان دان لغات یاوہ گوئی + شناساے
نکات عیب جوئی + نمک پروردہ تلخکامی + شہیر عالم گمکردہ نامی + کباب آتش
افسردگی ہون + عزیز خاطر پژمردگی ہون + سیہ بختی کا مین نور نظر ہون + دل صد
چاک کا لخت جگر ہون + شکست خاطر مایوس ہون مین + مراد طالع منحوس ہون مین +
خرابی کی فقط بستی ہی مجھسے + عروج طالع پستی ہی مجھسے + سراغ گلخن طبع فسردہ +
چراغ قبر حسرتہاے مردہ + مدار گردش چرخ کہن ہون + بلاے ناگہانی کا
وطن ہون + مکان بند کے در پر اڑا ہون + دکان فقر مین گردی پڑا ہون + نہین
بھاتی ہے مجھے خلوت کسی کی + پسند آئی ہی صحبت بیکسی کی + نہین ہو اثر دیگر میری
اصلاح ہے مگر اتنی کہ اشہاب چشم عنقا + دعاے خیر کا طالب ہون سب سے + مجھے
بخشا لو کہکے میرے رب سے + واللہ ولی التوفیق دبیدہ ازمنہ التحقیق تفصیل مقدمہ و
مطالب و خاتمہ یہ ہی مقدمہ فضیلت و آداب نکاح مین ہی اور اُسمین دو فصلین ہین
فصل پہلی فضیلت نکاح مین فصل دوسری آداب و احکام خواستگاری مین
مطلب پہلا بیان مین اُن عورتون کے کہ مردون پر حرام ہین مطلب دوسرا
اُن عیوب مین ہی کہ جو باعث فسخ نکاح ہین بغیر طلاق کے مطلب تیسرا
اولیاء عقد مین مطلب چوتھا عقد دائمی اور لوازم مین اُسکے اور اُسمین چار
فصلین ہین فصل پہلی تعین زوج و زوجہ مین فصل دوسری بیان مہر مین
فصل تیسری صیغۂ ایجاب و قبول مین فصل چوتھی آداب عقد اور
آداب مجامعت مین مطلب پانچوان احکام نکاح منقطع مین مطلب چھٹا

غلام وکنیز کی مناکحت مین **مطلب ساتوان** متعلقات نکاح مین اور اُسمین پانچ فصلین ہین
**فصل** پہلی بیان مین حقوق شوہر کے کہ زوجہ پر ہین **فصل** دوسری بیان مین حقوق زوجہ کے
کہ شوہر پر ہین **فصل** تیسری بیان مین اُن حقوق کے کہ جو اولاد کے ابوین پر ہین مثل رضاعت
وحضانت اور عقیقہ اور ختنہ کے **فصل** چوتھی بیان مین حقوق والدین کے کہ جو ذمہ اولاد کے
ہین **فصل** پانچوین بیان مین حقوق مومنین اور مملوک اور حیوانات کے **خاتمہ** مشتمل ہی
چار فصلون پر **فصل** پہلی طلاق مین اور اقسام واحکام طلاق مین **فصل** دوسری
بیان عدہ مین **فصل** تیسری بیان خلع اور مبارات مین **فصل** چوتھی بیان مین ظہار وایلا
ولعان کے وہا انا اشرع فی المقصود مستعینا بولی التیسیر والجود **مقدمہ** فضیلت اور آداب
نکاح مین اور اُسمین دو فصلین ہین **فصل** پہلی فضیلت نکاح مین مخفی نرہے
قطع نظر اسکے کہ مناکحت اور ازدواج طبائع انسان مین مرغوب ومحبوب ہی شریعت غرا
اور ملت بیضا مین بھی ممدوح اور مندوب ہی بلکہ ہرگاہ شرائط وجوب کے متحقق ہون
تو واجب ولازم اور تارک اسکا مذموم ونادم ہوگا اور تحریص اور ترغیب اسکی آیات
واحادیث سے ظاہر وباہر ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہی وانکحوا الایامی منکم
والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم
حاصل مضمون اس آیۂ وافی ہدایہ کا واللہ یعلم یہ ہی کہ نکاح کردین اولیاء عقد زنان
ناکتخدا اور مردان بے زن کو اور تزویج کردین اپنے کنیز وغلامون کو کہ صلاحیت اور
قابلیت رکھتے ہون اور خوف عسرت وناداری اور فقر وگرفتاری کا نکرین اگر محتاج
ہونگے تو حق سبحانہ تعالے اپنے فضل وکرم سے اُنکو غنی فرمائیگا جواہر الکلام مین
جناب شیخ محمد حسن نجفی علیہ الرحمہ نے بروایت اسحاق بن عمار نقل کیا ہی کہ اُنھون نے
خدمت باسعادت جناب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام مین عرض
کی کہ آیا نیہ حدیث صحیح ہی کہ ایک شخص نے خدمت جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فقر وپریشانی کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ نکاح کر
حسب الحکم وہ عمل مین لایا فقر واحتیاج مرتفع نہوئی پھر شاکی ہوا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پھر امر نکاح فرمایا تا اینکہ یونہین تین مرتبہ اُسنے شکایت کی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم تزویج کا دیا چوتھی مرتبہ عسرت اُسکی مبدل بثروت ہوئی
جناب صادق علیہ السلام نے اس حدیث کو سُنکر فرمایا ہان صحیح ودرست ہی پھر فرمایا الرزق
مع النساء والعیال یعنی رزق ساتھ اہل وعیال کے ہی اور اسی کتاب مین جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہی کہ اُن حضرت نے فرمایا زوجوا الرزق
فان لهن البرکة یعنی نکاح کرو واسطے رزق کے کہ عورتین باعث برکت ہین اور کتاب
مذکور مین لکھا ہی کہ کتب فریقین مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مروی ہی النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی نکاح طریقہ میرا ہی جو شخص کہ
روگردانی کریگا میری سنت سے وہ مجھسے نہین ہی ایضاً کتاب مذکور مین بنا بر
صحیحہ ابی خدیجہ کے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ بتحقیق حق سبحانہ وتعالی دوست
رکھتا ہی اُس گھر کو جسمین عروسی ہو اور دشمن رکھتا ہی اُس گھر کو جسمین طلاق واقع ہوا اور
موثقہ عبد اللہ بن میمون مین جناب صادق سے مروی ہی کہ دو رکعت نماز مرد متاہل کی
افضل ہی ستر رکعتون سے کہ جو غیر متاہل بجالاوے اور کلب اسدی نے جناب صادق سے
روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص تزویج کرے
پس اُسنے نصف دین اپنا حاصل کیا اور حدیث مشہور مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے منقول ہی کہ اُس جناب نے فرمایا کہ نکاح کرو اور نسل بہم پہونچاؤ تاکہ تم مین کثرت
ہو کہ مین فخر ومباہات کرونگا اور امتون پر قیامت مین حتی کہ اگر اسقاط حمل ہوا ہو اُس سے
بھی اور کتاب من لا یحضر مین نقل کیا ہی کہ اُسمین ایک حدیث کے تتمہ مین اسطرح وارد
ہی تا اینکہ جو بچہ ساقط ہوا ہی کھڑا رہیگا آگے دروازہ جنت پر پس کہا جائیگا اُس سے

کہ داخل ہو بہشت مین عرض کریگا کہ مین نہ جاؤنگا تا اینکہ والدین بھی میرے داخل ہون
آور بروایت تہذیب الاحکام آخر مین یون وارد ہوا ہی کہ حق سبحانہ تعالے ایک فرشتہ سے
یون فرمائیگا کہ لاؤ اسکے والدین کو جب وہ حاضر ہونگے حکم ہوگا کہ داخل ہو جنت مین
کہ یہ فضیلت میری عین رحمت ہی واسطے تیرے آور منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین تمھاری دنیا سے کسی چیز کو دوست نہین رکھتا مگر
عورتون کو اور بوے خوش کو دوسری حدیث مین جناب امام محمد باقرؑ فرماتے ہین کہ نہین
دوست رکھتا ہون مین اس امر کو کہ دنیا اور ما فیہا میرے واسطے ہو اور شب کو بے زوجہ
بسر کرون آور منقول ہی کہ بد ترین اموات موت غریب کی ہی یعنی مرد بے زن اور زن
بے شوہر اور جناب صادقؑ سے منقول ہی کہ کوئی فائدہ بعد اسلام کے افضل
زوجہ مسلمہ سے نہین ہی کہ خوش کرے اپنے شوہر کو جب وہ اسکی طرف دیکھے اور اطاعت
کرے جب حکم دے اور حفاظت کرے اپنے نفس کی اور اسکے مال کی جب وہ
غائب ہو اور ازین قبیل اور بہت حدیثین ہین کہ ذکر انکا موجب طول ہی تا اینکہ جس
مقام مین فضیلت لکھی ہی سعی و کوشش کرنے مین واسطے تزویج کے ثواب
الاعمال سے نقل کیا ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو
شخص کوشش کرے تزویج مین درمیان دو مومنون کے تا اینکہ وہ دونون جمع
ہو جائین تو حق سبحانہ تعالے اپنی رحمت سے تزویج کریگا اسکی ہزار حوران بہشت سے
کہ ہر ایک حور کا قصر موتی کا یا یاقوت کا ہوگا آور جو قدم اس راہ مین اٹھائیگا یا جو
کلام اس باب مین کریگا تو ثواب اسکا مثل اس شخص کے ہی کہ سال بھر اسنے
راتون کو عبادت مین بسر کیا ہو اور دنون کو روزہ رکھا ہو اور جو شخص کوشش کرے
درمیان جدائی اور افتراق زوج و زوجہ کے تو خدا پر لازم ہی کہ اسپر غضب ناک ہو اور
لعنت کرے دنیا و آخرت مین اور سزاوار ہی خدا پر کہ سر اسکا جہنم کے پتھرون سے

توڑے اور جو شخص سعی کرے درمیان فساد کے اور فساد واقع نہو تو مستوجب عذاب
خدا کا ہوگا اور دنیا و آخرت مین خدا اُسپر لعنت کریگا اور حرام ہی خدا پر کہ اسکی طرف نظر
رحمت فرمائے مؤلف عرض کرتا ہی سبحان اللہ کیا رحمت یزدانی اور عنایت سبحانی
ہی جس امر مین کہ لذت نفسانی اور رغبت انسانی ہو اُسمین بھی ثواب مقرر فرمایا ہی چنانچہ
حضرات سے سنا جو کچھ حدیثون مین آیا ہی پس کیا شامت نفس ہی کہ انسان امر حلال
کو چھوڑ کر فعل حرام اختیار کرے اور خدا کو بیزار اور شیطان کو اپنا دوستدار کرے
حال آنکہ کچھ فرق سوائے دو کلمہ صیغہ کے حلال و حرام مین نہین ہی صرف زر حلال مین
بطریق مہر جاتا ہی اور حرام مین بھی اسی قدر بلکہ اُس سے زیادہ اور بیچ پر آدمی لکھو تا ہی
اور لذت و حظ نفس دونون صورتون مین ایک ہی مگر انسان نہایت غافل و کاہل ہی
کہ ایسے امر حلال کو کہ باعث ثواب جناب ہی ترک کرے اور رسوائی و بدنامی دنیا اور زنا کا
اور بد انجامی عقبیٰ مین گرفتار ہو اور مذمت زنا کی زیادہ اس سے ہی کہ اس مختصر مین
بیان ہو سکے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا توریت مین لکھا ہی زنا نکرو کہ اگر تم زنا کروگے تو تمھاری عورتین بھی زنا کرینگی
اور دوسری حدیث قدسی امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ حق تعالے نے حضرت موسٰی پر
وحی کی کہ زنا نکر کہ مین اپنے نور سے تجکو محروم رکھونگا اور تیری دعا کرنے کے وقت
دروازے آسمان کے بند ہو جاوینگے وائے برحال اُن اشخاص کے کہ محض اغوائے
نفس شوم اور ترغیب ابلیس ملعون سے ایسی رحمت و نعمت سے محروم ہو کر سزاوار
عذاب و مستحق عقاب ہوتے ہین اعاذنا اللہ و ایاکم من شرور انفسنا و سیات اعمالنا

**فصل دوسری** آداب و احکام خواستگاری مین ہی سنت ہی کہ اختیار کرے اُس عورت کو
کہ کریمۃ الاصل ہو اور لکھا ہی کہ مراد کریمۃ الاصل سے یہ ہی کہ وہ عورت زنا یا نطفہ حیضی نہو اور
والدین اُسکے خلق مین بدنام نہون اور ظاہر اتخصیص اسکی نہین ہی بلکہ بہتر یہ ہی

کہ وہ عورت نجیب الطرفین ہو مان باپ اُسکے مومن وصالح ہون اور اُسکی اصل مین کوئی
بات تدمت و عیب کی نہو اور وہ عورت ذی ولود ہو یعنی اُسکی شان سے صاحب اولاد
ہونا ہو اور بانجھ اور یائسہ اور صغیرہ نہو اور اُسکے عزیز قریب کی عورتین صاحب اولاد ہون
اور کوئی دلیل عقم کی رکھتی ہو اس لیے کہ حدیث مین وارد ہی وہ بوریا کہ گوشہ خانہ مین
افتادہ ہو بہتر ہی زن عقیمہ سے اور محض ارادہ مال یا جمال کا نکرے اسواسطے کہ
حدیث مین وارد ہی کہ بسا ایسا ہوتا ہی کہ طالب مال وجمال دونون سے محروم رہتا ہی
بلکہ اگر طالب زن دیندار کا ہو توحق سبحانہ تعالے مال وجمال سے بھی متمتع فرماتا ہی
پس چاہیے کہ اختیار کرے زن مومنہ صالحہ کو کہ صاحب عفت وعصمت ہو
اس لیے کہ بعض اخبار مین وارد ہی کہ عورت بمنزلہ قلادہ گردن کے ہی پس دیکھ کہ
کیسا قلادہ واسطے اپنے لیتا ہی اور زن صالحہ اور غیر صالحہ دونون کی کچھ قیمت نہین
زن صالحہ طلا و نقرہ سے بہتر ہی اور غیر صالحہ خاک سے بھی بدتر ہی اور خوش رو
اور صاحب خلق اور قلیل المہر گندم گون بزرگ سرین کشادہ چشم میانہ قد نکوکار ہم کفو
یعنی ہم مثل ہو اور عقیم اور زشت رو اور کج خلق اور احمق اور مجنونہ اور سفیہہ اور
حاسدہ اور بدخو اور سیاہ رنگ اور بلند آواز شور و غل کرنے والی اور شیب جو نہو
اور ایسی نہو کہ بہت چیز کو کم سمجھے اور قلیل کو قبول نکرے اور مربیہ اُس شخص کی
نہو کہ نکاح اُس سے اور اُسکی بیٹی سے مکروہ ہی اور منع ہی خواستگاری کرنا اُس
عورت کی کہ جسکی کسی نے خواستگاری کی ہو اور اُسنے یا اُسکے ولی نے قبول کیا ہی
اگرچہ بعض علما کراہت کے قائل نہین لیکن احتیاط لازم ہی بہر نوع عقد صحیح ہی
اگرچہ بنابر تحریم کے گنہگار ہوگا اور جو عورت کسی کے عدہ رجعیہ مین ہو اُسکی بھی
خواستگاری نکرے نہ بکنایہ نہ بصراحت مگر عدہ وفات مین اور عدہ بائن مین
بکنایہ خواستگاری کر سکتا ہی اور اگر بتصریح خواستگاری ایسے مقام مین کرے

اور بعد انقضاے عدہ کے اُس سے نکاح کرے تو وہ عورت حرام نہو گی اور حالت
احرام مین بھی خواستگاری منع ہی خواہ مرد و عورت دونون محرم ہون خواہ
ایک احرام حج کا ہو یا عمرہ کا اور ممنوع ہی کہ مرد مسلمان خواستگاری کرے
زن کافرہ کی اور زن مسلمہ مرد کافر کی اور جسوقت خواستگاری کرے مرد مومن کہ
قادر ہو اداے نفقہ پر تو واجب ہی قبول کرنا اُسکا اگرچہ نسب مین اُس سے کم ہو
اور اگر ولی انکار کریگا تو گنہگار ہوگا شیخ حر رحمہ اللہ نے ہدایہ مین بنا بر ورود اخبار
اس حکم کو حتماً لکھا ہی اور اُنسے عجب نہین ہی کہ اخباری ہین لیکن محقق علیہ الرحمہ نے
بھی شرائع مین اس حکم کو جزماً فرمایا ہی اور اطلاق اسکا محل تامل ہی چنانچہ صاحب
جواہر الکلام نے فرمایا ہی کہ یہ حکم منافی ہی اُس حکم کے کہ مصنف اور غیر مصنف نے
تصریح فرمائی ہی کہ فاسق سے شادی کرنا مکروہ ہی خصوصاً شارب خمر سے اور زانی سے
اور مخالف مذہب سے اور منافی ہی اُن احادیث کے کہ جنسے کراہت ظاہر ہوتی ہی
تزویج زن مہاجرہ کی مرد اعرابی سے پس ضرور ہی کہ یہ حکم مطلق مقید کیا جاوے
باین طور کہ ہرگاہ وہ شخص کہ جس سے نکاح کرنے مین کراہت نہین ہی خواستگاری
کرے تو اُسکا قبول کرنا واجب ہی بلکہ فاضل ہندی نے یہ بھی قید بڑھائی ہی
کہ جنون وغیرہ جو باعث فسخ کے ہوتے ہین نرکھتا ہو اور شہید ثانی نے
مسالک مین یہ قید دی ہی کہ اس شخص کو نکاح کرنا اُس سے اعلی بالفعل
یا بالقوہ کے ساتھ منظور نہو اور کوئی طالب سواے اس خواستگار کے
ہم کفو نہو اور اگر ایسا ہوگا تو اُس سے عدول کرنا جائز ہو جائیگا اور خواستگاری
بروز جمعہ سنت ہی اور اسی طرح سنت ہی کہ قبل از تجویز و تعیین کے
دو رکعت نماز بجا لاوے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم
انی ارید ان اتزوج فقدر لی من النساء اعفہن فرجا و احفظہن لی فی نفسہا

ویالی واوسعهن رزقا واعظمهن برکة وقدر لی ولدا طیبا یجعلہ خلفا صالحا فی حیوتی

وبعد وفاتی کمیلا اور دیکھ سکتا ہی منھ اور ہاتھ اُس عورت کے کہ جس سے ارادہ نکاح کا ہی اور بعض روایات مین تجویز نظر کی طرف بالون کے اور اور مقامات زینت کے بھی وارد ہی بغیر نظر تلذذ کے اور اسی طرح عورت بھی دیکھ سکتی ہی جس سے ارادہ نکاح کا کرے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ جواز نظر مشروط ہی چند شرطون سے ایک یہ کہ جانتا ہو کہ یہ عورت مجھپر حلال بھی ہو سکتی ہی دوسرے یہ کہ یقین ہو کہ صاحب شوہر نہین ہی تیسرے یہ کہ قبول بھی کریگی چوتھے یہ کہ خود ہی دیکھے اور وکیل نکرے پانچوین یہ کہ حال اُسکا معلوم بھی نہو اور اسی طرح دیکھنا کنیز کا بھی درست ہی جب خریداری اُسکی منظور ہو بنا بر مشہور کے بلکہ بعضے علمانے دعوی اجماع کا اسپر کیا ہی اور زنان ذمیہ کو بھی دیکھ سکتے ہین بغیر نظر شہوت وتلذذ کے لیکن اجتناب مین احتیاط ہی اور اسی طرح جو عورت بسبب کبرسنی کے باعث رغبت نہو اُسکو بھی دیکھنا مضائقہ نہین اور مرد مرد کو اور عورت عورت کو دیکھ سکتے ہین بغیر نظر تلذذ اور خیانت کے اور مرد اجنبی زن اجنبیہ کو اور زن اجنبیہ مرد اجنبی کو نہین دیکھ سکتی مگر بضرورت شرعیہ مثل شہادت اور علاج کے اور اگر بغیر قصد کے مرد اجنبی کی زن اجنبیہ پر نظر پڑ جاوے یا عورت اجنبیہ کی مرد اجنبی پر تو قباحت نہین مگر دوبارہ دیکھنا البتہ حرام ہی اور زوجین کو باہمدیگر نظر کرنا ظاہر و باطن جسم پر درست ہی اور اپنے محارم کو بھی دیکھ سکتے ہین سوا سے شرمگاہ کے اور احوط یہ ہی نسوان کو کہ اپنے مملوک کو اگرچہ خواجہ سرا بھی ہو نہ دیکھے اور اسی طرح نابینا کو بھی نہ دیکھے بلکہ آواز اپنی خلخال وغیرہ کی بھی نامحرمون کو نہ سنائین اور نہیں چاہیے عورتون کو کہ آپسمین مرتکب فعل شنیع کی ہون کہ سوا سے عذاب

اُٹھ [illegible] کی ہووینگی اور نہین چاہیے عورت کو کہ پہلو مین
[illegible] حائل ہو کہ آئین بھی حسب [illegible]
[illegible] سے ہمکلام ہو اور اگر امر ضروری ہو تو بآواز
پست کلمات [illegible] اور راز کو شوہر کے کسی پر ظاہر نکرے
اور کچھ [illegible] شوہر کے واقع ہو اُسکو بھی کسی سے بیان
نکرے اور کسی عورت [illegible] اپنے شوہر سے حکایت نکرے کہ موجب
فتنہ کا ہو اور [illegible] نابینا کو بھی [illegible] کہ آواز نامحرم کی سنے اور دیکھنا خواجہ سرا [illegible]
بھی [illegible] منجملہ آداب اور مستحبات تزویج کے ولیمہ ہے
یعنی ایک روز یا [illegible] دعوت کرنا اور اُنکو کھانا کھلانا چنانچہ حدیث مین
وارد ہے کہ فرمایا جناب [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ولیمہ روز اول
لازم ہے اور [illegible] دن [illegible] ہے اور تیسرے دن ریا اور سمعت ہے اور دوسری
حدیث مین وارد ہے کہ ولیمہ ایک دن یا دو دن مکرمت ہے اور تین دن ریا اور سمعت ہے
اور اگر فقرا [illegible] مومنین ہوان تو افضل ہے اور قبول کرنا دعوت ولیمہ کا مستحب ہے
اگرچہ روزہ سنتی رکھتا ہو اور جانا مجالس عروسی مین مستحب ہے جب خالی ہو محرمات سے
مثل رقص و غنا کے کہ ایسی محفل مین جانا حرام ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ اُسکے سبب سے
وہ امور برطرف ہونگے تو درست ہے اور اگر نادانستہ ایسی محفل مین گذر ہو جاوے تو
نہ بیٹھے اور جو چیز کہ عروس پر سے نثار کرین لینا اُسکا اور کھانا اُسکا درست ہے اگر اجازت
مالک کی معلوم ہو ٭ مطلب پہلا بیان مین اُن عورتون اور مردون کے کہ حرام ہین خواہ
بسبب نسب کے ہون خواہ بعوارض دیگر حرام ہوئی ہین مخفی نرہے کہ حرام ہین مان اور
بہن اور دادی اور نانی اور مائین اُنکی جہان تک سلسلہ اُنکا بڑھتا جاوے اور بیٹی
اور پوتی اور نواسی اور بھتیجی اور بھانجی اور اولاد اُنکی خواہ بہن اور بھائی

حقیقی کی اولاد ہون خواہ مادری کی خواہ پدری کی اور پھوپھی اور خالہ حقیقی ہون خواہ
سوتیلی اور حرام ہی عورتون پر باپ اور دادا اور نانا اور بھائی اور بیٹا اور پوتا اور نواسا
اور بھتیجا اور بھانجا اور ماموں اور چچا اور یہ رشتے بسبب نکاح یا بوطی شبہ ثابت
ہوتے ہین اور وطی شبہ اُسے کہتے ہین کہ کسی عورت سے بگمان حلت وطی کرے اور
بعد اُسکے معلوم ہو کہ وہ عورت حلال نہ تھی اور جو لڑکا بوطی شبہ پیدا ہوا ہی وہ اپنے
والدین سے ملحق ہوگا اگر شبہ جانبین سے ہو والا جسکو اشتباہ ہوا ہی اُس سے ملحق
ہوگا اور مان اور بیٹی زن مدخولہ کی وطی کرنے والے پر اور باپ اور بیٹا اُس شخص کا
مدخولہ پر حرام ہوگا اور حرام ہی مردون پر مان زوجہ کی یعنی خوشدامن حقیقی اور
اُسکی دادی اور نانی خواہ زوجہ سے ہمبستر ہوا ہو یا نہین بخلاف اور بیبیون کے
خسر کی کہ اسمین اختلاف ہی بنا بر مشہور کے عدم حرمت ہی اور اگر زوجہ مدخولہ کی مان سے
زنا کرے تو زوجہ اُسپر حرام نہوگی اور بیٹی زن مدخولہ کی اور اولاد اُسکی دختر کی خواہ
پہلے شوہر کی ہو خواہ بعد مفارقت اُسکے اور شوہر سے پیدا ہوئی ہو حرام ہی بخلاف دختر
زن غیر مدخولہ کے کہ وہ جمعاً حرام ہی نہ عیناً یعنی بعد مفارقت شرعی اُس سے اُسکی دختر سے
نکاح کر سکتا ہی اور پوتی اور نواسی زوجہ کی خواہ بنکاح صحیح ہمصحبت ہوا ہو خواہ بشبہ خواہ
بطور زنا بنا بر مشہور کے حرام ہی اور پھوپھی کی بیٹی اور خالہ کی بیٹی کہ یہ بھی حرام ہو جاتی ہین اگر
معاذ اللہ اُنکی ماؤن سے زنا کیا ہو بنا بر مشہور کے بلکہ بعضے علماسے اجماع بھی اس باب مین
منقول ہی اور مدخولہ باپ کی بیٹے پر اور مدخولہ بیٹے کی باپ پر حرام ہین بلکہ جسکو باپ نے بشہوت مس
کیا ہی یا بنظر شہوت دیکھا ہی تو وہ بھی بیٹے پر حرام ہی بنا بر مشہور کے اور اس مسئلہ مین چندان
اختلاف نہین اور جسکو بیٹے نے بشہوت مس کیا ہی یا دیکھا ہی وہ باپ پر علی الاشہر حرام
ہی اور شہید اول نے لمعہ مین ملموسہ اور منظورہ ابن کو باپ پر مکروہ کہا ہی اور باپ کی
ملموسہ منظورہ کو بیٹے پر حرام فرمایا ہی اور شہید ثانی دونون صورتون کو حرام لکھتے ہین

اور صاحب جواہر نے بھی اسی کو تقویت دی ہی اور یہی احوط ہی اور یہ سب حکم کنیز کے
ہین اور زوجہ ہر ایک کی انمین سے بمجرد عقد کے دوسرے پر حرام ہی مخفی نہ رہے
جو محرمات کہ بیان ہوے یہ سب حرام مؤبد ہین کہ کبھی حلال نہین ہوتے اور سوا
انکے اور بھی صورتین حرمت ابدی کی ہین چنانچہ عنقریب بیان ہوگا اور مثل ان رشتون کے
اگر رضاعت سے حاصل ہون تو انمین بھی نشر حرمت ہوتا ہی چنانچہ تفصیل اسکی آگے
مذکور ہوگی اور بہن زوجۂ مدخولہ کی خواہ حقیقی ہو خواہ سوتیلی حرہ ہو یا کنیز جمعاً حرام
ہوتی ہی یعنی دو بہنون سے عقد ساتھ ہی نہین کر سکتا اور جبتک ایک اسکے عقد مین ہی
یا عدۂ رجعیہ مین دوسری بہن اسکی حرام ہی ہان اگر بہن سے زوجہ کی وطی کرے
تو زوجہ حرام نہوگی اور اگر دونون کنیزین ہین تو مالک دونون کا ہو سکتا ہی لیکن
مقاربت سے ایک کی دوسری سے وطی حرام ہوگی تا وقتیکہ پہلی کو اپنی ملکیت سے
خارج کر دے اور اگر وطی کرے کنیز سے اور پھر اسکی بہن سے نکاح کرے تو وہ کنیز
حرام ہو جاویگی جبتک کہ یہ اسکے حبالۂ عقد مین ہی بسبب حرمت اور بزرگی نکاح کے
چنانچہ صاحب جواہر الکلام نے فرمایا ہی اگرچہ باعتبار وطی کے ہو سکتا ہی کہ
حرمت دائر ہو درمیان وطی کنیز اور تزویج کے پس اختیار ہی چاہے کنیز کو دور کرے
چاہے نکاح کو باطل کرے جیسا کہ علامہ نے تحریر مین اختیار فرمایا ہی اور بھانجی یا
بھتیجی سے زوجہ کی بغیر اجازت اسکی عقد نہین کر سکتا ہی اور اگر مبادرت کرے تو اجازت پر
زوجہ کی موقوف ہی بنا بر اکثر اقوال کے اور بعضے فقہا نے فرمایا ہی کہ زوجہ کو
اختیار ہی چاہے انکے عقد کو برقرار رکھے چاہے فسخ کر دے چاہے اپنے عقد کو
فسخ کر دے بغیر طلاق کے اور اگر پھوپھی سے یا خالہ سے زوجہ کی عقد کرے تو
اجازت زوجہ کی درکار نہین اسی طرح اگر نکاح کرے کسی کی کنیز سے باوجود
اذن مالک کے اور اسکے حبالۂ عقد مین زوجۂ حرہ ہو تو یہ بھی موقوف ہی اسکی اجازت پر

اور بغیر اُسکی اجازت کے درست نہین اور اگر مبادرت کریگا تو بعضے فقہانے فرمایا ہی کہ زوجہ حرہ کو اختیار ہی خواہ اُسکا نکاح باطل کردے خواہ برقرار رکھے خواہ اپنا نکاح فسخ کردے اور محقق علیہ الرحمہ قائل قول اول کے ہین یعنی نکاح باطل ہی اور جسطرح عقد کنیز مین شرط ہی اجازت زوجۂ حرہ کی اسی طرح یہ بھی شرط ہی کہ قدرت نکاح حرہ پر نہ رکھتا ہو یعنی ادائے مہر اور نان ونفقہ پر قادر نہو اور ترک مین خوف عنت کا یعنی مشقت کا اور زنا مین مبتلا ہونے کا ہو اسواسطے کہ قرآن مین جواز نکاح کنیز مقید ہی اُس صورت مین کہ خوف عنت کا ہو اور بہت حدیثین اسکے موافق ہین ہر چند مشہور یہ ہی کہ بغیر خوف عنت کے بھی جائز ہی اور بعض احادیث سے بھی عموم ظاہر ہوتا ہی لیکن مقتضائے ضوابط اصول یہ ہی کہ عدم خوف عنت مین جائز نہو اور اسی مین احتیاط ہی اور ان دونون امر مین آپسمین منافات نہین اس لیے کہ خوف زنا کا باوجود زوجہ کے بسبب مریض ہونے زوجہ کے مستبعد نہین اور اگر کسی کی زوجہ کنیز منکوحہ ہو اور پھر زن آزاد سے عقد کرے پس اگر وہ قبل سے واقف نہ تھی تو اختیار رکھتی ہی اپنے نکاح کے فسخ اور برقرار رکھنے مین اور اگر باوجود علم کے اُسنے عقد کیا ہی تو رضا مندی اُسکی ظاہر ہی پھر اختیار فسخ کا نہین اور جس عورت کو لعان کیا ہی یعنی شوہر نے اُسکو تہمت زنا کی کی ہو اور گواہ نہون اور حاکم شرع نے باہم اُنکے صیغہ لعان کا جاری کیا ہو پس بعد لعان کے وہ عورت اُس مرد پر حرام مؤبد ہو جائیگی اور جو عورت گونگی یا بہری ہو اور اُسکو اُسکا شوہر متہم کرے تو وہ بھی حرام مؤبد ہی بغیر لعان کے اور اگر کوئی شخص زنا کرے کسی عورت سے پس اگر وہ صاحب شوہر تھی تو حرام مؤبد ہو جائیگی اور اگر صاحب شوہر نہ تھی تو پھر اُس سے نکاح کر سکتا ہی اور اگر وہ عورت کسی کے عدہ مین ہو اور کوئی دانستہ اُس سے عقد کرے تو بمجرد عقد کے حرام مؤبد ہو گی اور اگر نادانستہ عقد کیا ہو تو بعد مقاربت کے حرام مؤبد ہو جاویگی اور اگر کسی کی کنیز مدخولہ

زنا کرے یا ایام استبرا مین اُس سے عقد کرے تو اُسکے حرام مؤبد ہونے مین تردد ہی اور شارح لمعہ مائل طرف عدم حرمت کے ہین اور اگر کوئی عقد کرے اُس عورت سے جو کسی کے متعہ مین ہو تو اُسکے بھی حرام مؤبد ہونے مین اختلاف ہی اگرچہ ہم صحبت نہوا ہو اور دونون مقامون مین احتیاط ترک مین ہی اور اگر کسی کی عورت زنا کرے تو اپنے شوہر پر حرام نہوگی ہان اگر اصرار کرے تو بنظر اسکے کہ نطفہ مین حرام کا شمول ہوگا احتیاط کرنا چاہیے اور اگر حالت احرام مین کسی عورت سے دیدہ و دانستہ عقد کیا ہو خواہ دونون محرم ہون خواہ ایک احرام حج کا ہو یا عمرہ کا واجبی ہو یا سنتی تو وہ عورت بھی اُس مرد پر حرام مؤبد ہوگی اور اگر جاہل مسئلہ تھا تو عقد باطل ہوگا اور اگر اپنی زوجہ سے حالت احرام مین وطی کرے تو وہ بھی حرام مؤبد ہوگی اور جس عورت کو ظہار کیا ہو وہ بھی حرام رہتی ہی تا وقتیکہ کفارہ ظہار کا نہ دے چنانچہ مفصلاً بیان اسکا ہوگا انشاءاللہ اور زن کافرہ غیر کتابیہ باجماع مرد مسلمان پر حرام ہی اور کتابیہ مین اختلاف ہی بنا بر مشہور کے نکاح منقطع یعنی متعہ اُس سے جائز ہی اور احتیاط اُسکے ترک مین ہی اور مراد کتابیہ سے یہود و نصاری ہین کہ جنکا عمل توریت و انجیل پر تھا اور ناصبیہ اور خارجیہ بھی حکم مین زن کافرہ کے ہین اور نکاح کرنا پانچوان بھی حرام ہی جب چار عورتین اسکے عقد دائمی مین ہون یا کوئی اُنھین سے عدۂ رجعیہ مین ہو جبتک کہ کسی کو اُنھین سے طلاق نہ دے اور عدۂ رجعیہ بھی گذر نہ جاوے اور کوئی شخص فعل بد کرے کسی طفل سے یا کسی مرد سے تو وطی کرنے والے پر حرام ہی مان اور بہن اُن دونون کی اگر وہ فعل بد پہلے ہو عقد سے ساتھ اُسکی مان او بہن کے اور اگر اُسسے عقد مقدم ہو چکا ہو تو پھر حرام نہونگی اور اگر کسی عورت کو طلاق دے اور پھر عدہ مین رجوع کرے اور پھر طلاق دے اسی طرح بعد تیسری طلاق کے وہ عورت اُسپر حرام ہی تا وقتیکہ وہ عورت کسی اور شخص سے نکاح کرے اور وہ بعد مقاربت کے طلاق دے اور مدت عدۂ رجعیہ کی گذر جاوے اور اگر نو طلاقین

گذر جاوین اسی طرح پر کہ درمیان مین دو محلل گذرے ہون تو وہ عورت اُسپر حرام مؤبد ہوگی
پھر اُس سے نکاح نہین کرسکتا اور یہ حکم عورت حُرّہ کا ہی اور کنیز مین بعد دو طلاقون کے
احتیاج محلل کی ہی اور بعد چھٹے طلاق کے وہ حرام مؤبد ہوگی خواہ شوہر حُر ہو خواہ
غلام اور اگر دختر کم از نہ سال سے بوجہ حلال مقاربت کرے اور مخرج بول وحیض یا
مخرج غائط وحیض بنابر دوسری تفسیر کے ایک ہوجائین تو وطی اُسکی ہمیشہ حرام ہوگی اور آیا
وہ لڑکی حکم زوجیت سے اُسکے نکل جاویگی یا نہین اسمین اختلاف ہی شہید ثانی نے
قول ثانی اختیار فرمایا ہی اور اسمین احتیاط ہی اور بہر تقدیر نفقہ اُسکا شوہر کے ذمہ
رہیگا اور معلوم کرنا چاہیے وہ رضاعت یعنی دودھ پینا کہ باعث نشر حرمت کا ہی
اُسمین چند شرطین معتبر ہین کہ اگر وہ پائی جائینگی تو رضاعت محقق ہوگی پہلی شرط یہ ہی
کہ شیر دہندہ عورت ہو دوسری یہ کہ دودھ بسبب وضع حمل کے حاصل ہوا ہو خود بخود
نہ اترا ہو تیسری یہ کہ دودھ زنا سے نہ بہم پہونچا ہو چوتھی یہ کہ مرضعہ کی حیات مین پیا ہو
پانچوین یہ کہ شیر پستان سے پیا ہو دوہ کے ندیا ہو چھٹی یہ کہ محض دودھ ہو کسی چیز مین
مخلوط کرکے ندیا ہو ساتوین یہ کہ اسقدر پیا ہو کہ جسمین گوشت نمو کرے اور ہڈیان
سخت ہون یا یہ کہ ایک شبانہ روز پیا ہو یا پندرہ مرتبہ پیا ہو پے درپے اور ہر مرتبہ
سیر ہوکر خود پستان کو چھوڑ دیا ہو اور دس مرتبہ بھی بنابر قول بعض علما کے موجب
نشر حرمت کا ہی اور خالی احتیاط سے نہین اگرچہ قول اول مشہور ہی آٹھوین یہ کہ اس
مدت مین کسی اور نے دودھ نہ پلایا ہو نوین یہ کہ اپنے ایام رضاعت مین پیا ہو کہ وہ
دو سال ہین دسوین یہ کہ صاحب شیر یعنی شوہر مرضعہ کا ایک ہو پس اگر کوئی عورت
ایک شوہر کے دودھ سے کسی لڑکے کو پلادے اور پھر اُس شوہر سے مفارقت
شرعی کرکے دوسرا شوہر کرے اور اُسکے دودھ سے کسی کی دختر کو پلادے تو
نکاح اُن دونون شیر خوارون کا آپس مین حرام نہوگا اور اگر کسی کی چند بیبیان

ہون اور علیحدہ علیحدہ بشرائط مذکورہ دودھ پلائین تو شیرخوارون مین باعث نشر حرمت کا
ہوگا پس جسوقت کہ شرائط مذکورہ پائی جاینگی تو رضاعت ثابت ہوگی اور مرضعہ مان
رضیع کی اور شوہر مرضعہ کا پدر رضیع کا ہوجائیگا اور اولاد اُن دونون کی خواہ
نسبی ہو خواہ رضاعی بھائی اور بہن اُس شیرخوار کی ہوجائیگی پس جو قرابتین کہ
بسبب نسب کے موجب حرمت کی ہین وہی قرابتین اگر رضاعت سے حاصل ہونگی تو
موجب نشر حرمت کی ہونگی اور نہین نکاح کرسکتا ہی باپ شیرخوار کا اولاد سے مرضعہ کی
جو نسبی ہو اور اسی طرح مرضعہ کے شوہر کی اولاد سے خواہ اولاد اُسکی نسبی ہو خواہ
رضاعی اور آیا بھائی بہن رضیع کے کہ جو نسبی ہین اولاد سے مرضعہ کی یا اُسکے شوہر کی
جو نسبی ہین نکاح کرسکتے ہین یا نہین اسمین اختلاف ہی اور احتیاط ترک مین ہی اور
اگر کسی عورت نے دودھ پلایا ہو ایک لڑکے کو اور پھر کسی کی دختر کو بشرائط مذکورہ تو
بھائی اور بہن نسبی ایک دوسرے کے بھائی بہن نسبی سے بنا بر مشہور کے نکاح کرسکتے ہین
لیکن شیخ الطائفہ نے منع کیا ہی اور شہید اول نے بھی بعض تحقیقات مین اسی قول کو
اختیار کیا ہی پس احتیاط اسمین ہی اور جسطرح مقدم ہونا رضاع کا نکاح پر مانع ہوتا ہی
نکاح کرنے سے اسی طرح اگر بعد عقد کے رضاعت متحقق ہوجاسے تو سبب بطلان
نکاح سابق کا ہوگا مثلاً اگر نانی نواسا یا نواسی کو دودھ پلاوے اور شرائط
رضاعت کے متحقق ہوجائین تو بیٹی اُسکی اُسکے داماد پر حرام ہوجائیگی اس لیے کہ
اولاد مرضعہ کی رضیع کے باپ پر حرام ہی بخلاف دادی کے کہ اگر پوتا یا پوتی کو دودھ پلاوے
تو بھو اُسکی اُسکے پسر پر حرام نہوگی اور اگر دادی یا نانی زوجہ یا شوہر کی کسی کو ان
دونون مین سے دودھ پلاوے اور شرائط دودھ پلانے کے پائے جائین تو
باعث فسخ کا ہوگا اس لیے کہ اگر شوہر کو پلایا ہی تو وہ چچا یا ماموں دختر کا ہوا اور
اگر دختر کو پلایا ہی تو خالہ یا پھوپھی لڑکی کی ہوئی اور اگر مان کسی شخص کی اُسکی زوجہ

صغیرہ کو دودھ پلاوے تو وہ صغیرہ اُسپر حرام ہوجاویگی اس لیے کہ بہن رضاعی اُسکی
ہوگئی اور اگر بہن نے یا بھائی کی زوجہ نے اُسکی بی بی کو بشرائط دودھ دیا ہوگا تو بھانجی
یا بھتیجی ٹھہریگی اور اگر سوتیلی ماں نے پلایا ہو تو بہن پدری ہوگئی بشرطیکہ دودھ بھائی
اور باپ کا ہو اور اگر زوجہ کبیرہ کسی شخص کی اُسکی زوجہ صغیرہ کو دودھ پلاوے تو
دونوں اُسپر حرام ہوجائینگی اگر کبیرہ مدخولہ اُسکی ہو اس لیے کہ کبیرہ ماں زوجہ کی ہوگئی
اور صغیرہ اِس لیے حرام ہوگئی کہ اگر دودھ اسی کا تھا تو اُسکی دختر رضاعی ہوگئی اور
اگر شوہر اول کا دودھ تھا تو ربیبہ ہوگئی اور اگر زوجہ کبیرہ اُسکی مدخولہ نہ تھی تو فقط کبیرہ
حرام ہوگئی اس لیے کہ ماں زوجہ کی ہوگئی اور ماں زوجہ کی خواہ زوجہ مدخولہ ہو خواہ
غیر مدخولہ مطلقاً حرام ہی بخلاف ربیبہ کے کہ ربیبہ زوجہ مدخولہ کی حرام ہی اور غیر مدخولہ کی
حرام نہین ہی لیکن نکاح اِس صورت مین فاسد ہوگا اس لیے کہ ربیبہ اور ماں اُسکی
جمعاً حرام ہی نہ عیناً اور تفریعات اس مسئلہ کی بہت ہین تتمہ مستحب ہی کہ مرضعہ
مسلمان اور عاقلہ اور عفیفہ اور حسین ہو اور بوقت اضطرار زن ذمیہ سے دودھ
پلوا سکتا ہی مگر اُسکو شراب پینے سے اور گوشت خوک سے مانع ہو اور مکروہ ہی
کہ لڑکی کو مرضعہ ذمیہ کے حوالہ کرے کہ وہ اپنے گھر لیجاوے اور کراہت شدید ہی
اگر مرضعہ مجوسیہ ہو اور باقی احکام اُسکے مفصلاً بیان ہونگے انشاء اللہ مطلب
دوسرا اُن عیوب مین کہ جو باعث فسخ نکاح ہوسکتے ہین بغیر طلاق کے
پس عیب مرد کے تین ہین مجنون ہونا خواہ جنون دائمی ہو اور خواہ دوری قبل
عقد کے ہو یا بعد عقد کے حادث ہوا ہو وطی کی ہو یا نہ دوسرے خصی ہونا تیسرے
عنین ہونا کہ قادر دخول پر نہو بشرطیکہ عورت کو پہلے معلوم نہو اور بعد مقاربت کے
نہ عارض ہوا ہو پس بعد علم کے اختیار فسخ کا ہی اور اگر بعد علم کے راضی ہوجاوے
تو اختیار فسخ کا پھر نہین رہتا پس اگر بعد مقاربت کے ظاہر ہو کہ یہ عیب سابق مین

تھا تو مستحق مہر معین کی ہوگی اور اگر مقاربت نہین ہوئی تو مہر کی مستحق نہین اور مشہور
یہ ہی کہ سواے اِن تین مرضون کے مرد مین کوئی اور عیب باعث فسخ کا نہین ہوتا اور
بعضے علمانے جذام کو بھی محسوب کیا ہی اور عیب عورت کے سات ہین جنون اور
جذام اور برص اور قرن اور افضا اور نابینا ہونا اور زمین گیر ہونا قرنا اُس عورت کو
کہتے ہین کہ جسکی فرج مین ہڈی یا گوشت ایسا عارض ہو کہ مانع وطی کا ہو اور افضا یعنی
ایک ہوجانا مخرج حیض و بول کا یا مخرج حیض و غائط کا بنا بر اختلاف تفسیر کے جیسا کہ
گذرا پس مرد کو بسبب عیوب مذکورہ کے اختیار فسخ کا ہی وقتیکہ قبل از عقد سنجا بنتا ہو یا بعد
علم کے سکوت کرے پس اگر فسخ کرے تو قبل از مقاربت مستحق اداے مہر کا نہین اور بعد
مقاربت کے مہر معین دیگا اور اگر بسبب فریب کے ایسا ہوا ہو تو فریب دہندہ سے
مہر لیگا اور عیوب باطنی عورت کے اُسکے اقرار سے یا عورتون کی گواہی سے
ثابت ہوتے ہین اور باقی عیوب مردون کے ہون یا عورتون کے گواہی سے دو
عادلون کے یا زیادہ کے ثابت ہوتے ہین اور فسخ مین احتیاج صیغہ طلاق کی
اور رجوع بحاکم نہین سواے عیب عنین ہونے کے کہ اسمین خود فسخ نہین
کر سکتی بلکہ مرافعہ حاکم شرع کی طرف لازم ہی اور مستحق نصف مہر معین کی ہی اور
اسی طرح اور بھی چیزین موجب فسخ نکاح کی ہوتی ہین بغیر طلاق کے ایک
اُنمین سے تدلیس ہی یعنی فریب دہی مثل اسلئے کہ تزویج کرے کسی عورت سے
بشرط حریت کے اور وہ کنیز ظاہر ہو پس فسخ کر سکتا ہی اور قبل دخول کے مہر
نہین اور بعد دخول کے مہر معین دینا ہوگا علی الاشہر اور جسنے فریب دیا ہی
اُس سے تاوان لیگا اور اسی طرح اگر عورت حرہ تزویج کرے بشرط حریت اور وہ
غلام ظاہر ہو تو اختیار فسخ کا ہوگا اور قبل مقاربت مستحق مہر کی نہین اور بعد
مقاربت کے مہر مقرر ہے گی اور اسی طرح اگر شرط کی ہو کہ ماں اُسکی حرہ منکوحہ

عیوب عورت

تدلیس

ہو اور بعد عقد کے ظاہر ہو کہ یہ کنیز زادی ہی تو بھی اختیار فسخ کا ہوگا اور منجملہ اسباب
بطلان عقد کے اسلام یا ارتداد احد الزوجین کا ہی پس اگر زوجہ کافر کی اسلام لاوے
تو نکاح اُسکا باطل ہو جاویگا اگر مدخول بہا ہی تو بمجرد قبول اسلام کے عقد باطل ہو جاویگا
والا بعد گذرنے عدہ کے اور اگر عدہ تک شوہر بھی مسلمان ہو جاوے تو بطلان عقد نہوگا
اور اگر شوہر مسلمان ہو جاوے اور زوجہ قبول اسلام نکرے تو بھی عقد باطل ہوگا اور
اسی طرح حکم ارتداد کا ہی اور اسی طرح خریدنا عورت کا شوہر کو باعث بطلان نکاح کا ہی
لیکن اگر زوج خریدے زوجہ کو تو اگرچہ نکاح باطل ہی مگر وطی بملکیت جائز ہو جاویگی اور
اگر کنیز آزاد ہو جاوے اور شوہر اُسکا غلام رہے تو اُسکو اختیار فسخ کا ہی اور اسی طرح
اگر غلام آزاد ہو جاوے اور زوجہ کنیز ہو تو اختیار فسخ کا رکھتا ہی اور مالک کو اختیار ہی
اگر خریدے کنیز شوہر دار کو یا غلام صاحب زوجہ کو چاہے فسخ کردے نکاح اُنکا
چاہے برقرار رکھے اور اسی طرح اگر دونوں مملوک ہوں تو بھی اختیار ہی **مطلب**
**تیسرا** اولیاء عقد میں ہی پوشیدہ نہ رہے کہ ولایت عقد کی شرعاً واسطے چند شخصوں کے
ہی پہلے ولایت باپ اور دادا کی اور پردادا کی اور علیٰ ہذا القیاس پسر غیر بالغ
اور دختر غیر بالغہ پر یعنی جب باپ یا دادا اپنے لڑکے غیر بالغ یا دختر غیر بالغہ کا نکاح
کردیں تو پھر اُنکو بعد بلوغ اور رشد کے اختیار فسخ کا نہیں اور عقد لازم ہی پس اگر
قبل بلوغ کے شوہر یا زوجہ مرجائے تو ایک دوسرے کا وارث ہوگا لیکن اگر باپ یا
دادا نے نکاح غیر بالغہ کا غیر کفو سے یا اُس شخص سے کردیا ہو جسمیں کوئی عیب عیوب
مذکورہ سے ہو مثل جنون اور خصی ہونے کے تو اُسوقت میں غیر بالغہ کو اختیار ہوگا
بعد بلوغ اور رشد کے بنابر مشہور کے اور اسی طرح اگر طفل نابالغ کا نکاح ایسی
عورت سے کردے کہ جسمیں کوئی عیب موجب فسخ کا ہو اور اگر دختر نابالغہ کا عقد کسی
غلام سے کردے تو اختیار فسخ کا نہوگا اور اگر پسر نابالغ کا عقد کنیز سے کردے

تو جن علما نے نکاح کنیز مین شرط عنت یعنی خوف وقوع فی الحرام کی کی ہی اُنکے نزدیک
یہ نکاح جائز نہوگا اسواسطے کہ طفل سے خوف زنا کا نہین اور جنھون نے یہ شرط نہین کی ہی
اُنکے نزدیک صحیح ہی اور عقد لازم ہوگا اور بعد بلوغ ورشد کے اختیار فسخ کا نہوگا اور
تحقیق اس مسئلہ کی سابق مین گذری اور پسر بالغ اور دختر بالغہ پر ولایت انکی نہین بلکہ
وہ خود مختار ہین لیکن دختر بالغہ دوشیزہ رشیدہ مین اختلاف ہی بعض علما نے نکاح
دائمی مین ولایت کو ساقط کیا ہی نہ نکاح منقطع مین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی
اور ظاہر یہ ہی کہ اُسے اپنے نفس کا اختیار ہی خواہ نکاح دائمی ہو خواہ منقطع لیکن
احتیاط اسمین ہی کہ ولی سے بھی اجازت لیلے اگر ولی موجود ہو اور اگر بالغہ رشیدہ
ہو دوشیزہ نہو تو ولایت جد وپدر کی بالاتفاق ساقط ہی اور جسطرح ولایت باپ
اور دادا کی نابالغون پر ثابت ہی اسی طرح وقتیکہ حالت جنون مین بالغ ہون
جسوقت کہ تزویج اُنکے حق مین اصلح ومناسب ہو اور اگر غیر جد وپدر نکاح کر دین
صغیر یا صغیرہ کا تو وہ نکاح فضولی ہی اور عند البلوغ ورشد اُنکو اختیار ہی چاہین فسخ
کر دین چاہین برقرار رکھین اس لیے کہ ولایت نکاح کی سواے باپ اور دادا کے
اور عزیزون کو مثل چچا اور ماموں اور بھائی اور بہن اور ماں اور نانی اور دادی کے
نہین تاں جو ان دونون مین سے بعد بلوغ ورشد کے راضی ہو جاویگا اُسکی طرف سے
عقد لازم ہوگا اور جب اختلاف ہو تجویز جد وپدر مین تو جس شخص کو دادا تجویز کرے
وہ مقدم ہی اور باپ کو چاہیے کہ اُسپر راضی ہو اور اگر کسی نے اُن دونون
مین سے پہلے عقد کر دیا ہو تو دوسرا اُسکو باطل نہین کر سکتا اور ولایت جد وپدر مین
مسلمان ہونا انکا شرط ہی پس اگر کافر ہون یا ایک کافر ہو تو مسلمان پر انکو
ولایت نہین اور اسی طرح اگر دیوانہ یا بیہوش ہون یا کسی کے غلام ہون یا
احرام حج کا یا عمرہ کا باندھے ہون تو ان سب حالتون مین ولایت اُنکے

نکاح نہین ہوسکتا تا وقتیکہ عذر برطرف ہو اور اگر ایک ان دونون مین ایسا ہو
اور دوسرا صحیح ہو تو ولایت صحیح کی صحیح ہی اور مستحب ہی کہ بالغہ رشیدہ نکاح مین
اجازت ولی کی بھی لیلے دوشیزہ ہو یا نہ اور اگر جد و پدر نرکھتی ہو تو مستحب ہی کہ
بھائی کو اپنی طرف سے مختار و وکیل امر نکاح مین کرے اور اگر کئی بھائی ہون
تو بڑے بھائی کو اختیار دے اور جسوقت بالغہ رشیدہ ناکتخدا خواہش کرے نکاح کی
اپنے کفو سے اور باپ یا دادا مانع ہون تو جائز ہی کہ وہ نکاح کرلے اگرچہ وہ ناخوش
ہون اور اگر باپ اور دادا بالغہ رشیدہ دوشیزہ کا بے اجازت اُسکے نکاح کردین
تو اُسکی اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر لڑکا یا لڑکی دیوانہ ہون بالغ ہون یا غیر بالغ
اور نکاح کرنا اُنکا اصلح اور مناسب ہو تو ولایت جد و پدر کی ثابت ہی دوسرے
ولایت آقا کی مرد ہو یا عورت لونڈی و غلام پر ثابت ہی مملوک بالغ ہو یا غیر بالغ
عاقل ہون یا مجنون نکاح دائمی ہو یا منقطع ہو اور اگر لونڈی یا غلام بغیر اجازت
آقا کے نکاح کرلین تو موقوف ہی آقا کی اجازت پر چاہے فسخ کرے چاہے
برقرار رکھے اور جسوقت نکاح کرے کنیز بغیر اجازت آقا کے اور آقا فسخ کردے
اور مقاربت واقع ہو چکی ہو تو اگر وہ کنیز دوشیزہ تھی تو دسوان حصہ اُسکی قیمت کا
ناکح سے لے سکتا ہو اور اگر دوشیزہ نہ تھی تو بیسوان حصہ قیمت کا اگر ناکح حر تھا
اور اگر کسی کا غلام تھا تو اُسکے آقا سے اگر اُسنے اجازت نکاح کی دی ہو ورنہ
ذمہ پر اُس غلام کے رہیگا جبتک وہ آزاد ہو اور بعد آزادی اُسکو ادا کرنا لازم
ہی اور جسوقت نکاح مملوک کا باجازت آقا کے واقع ہو تو مہر ذمہ مین آقا کے
ہی اور اسی طرح مہر مملوک کا مال آقا کا ہی اور چاہیے مملوک کو کہ جسقدر مہر کی
مالک نے اجازت دی ہی اُسی پر اکتفا کرے والا زیادتی اُسکے ذمہ پر ہی تیسرے
ولایت حاکم شرع کی اُسپر ہوتی ہی جو بالغ ہو لیکن عقل و تمیز نہ رکھتا ہو اور

نکاح کرنا اُنکے حق مین اصلح ہو چوتھے ولایت وصی کی غیر بالغ پر نہین اور بالغ پر اُس
صورت مین ہی کہ غیر رشید ہو اور ضرورت بھی نکاح کی ہو اور باپ و دادا موجود نہون محقق
علیہ الرحمہ نے شرایع مین اسی قول کو اختیار فرمایا ہی اور علامہ نے مختلف مین
اور شہید ثانی اور صاحب جواہر الکلام نے ولایت وصی کو مطلقاً قوت دی ہی
اور بعضے علمانے اُس صورت مین تجویز کیا ہی کہ باپ یا دادا نے تصریح اُنکے نکاح کی
وصیت مین کی ہو بہر حال مسئلہ خالی اشکال سے نہین ہر چند قول اخیر چندان بعید
نہین اور رشد معلوم ہوتا ہی وقتیکہ نفع اور ضرر اپنا سمجھ سکین اور جسوقت کہ وکیل کرے
واسطے ایقاع صیغہ نکاح کے تو اختیار کرے ایسے شخص کو کہ بالغ و عاقل و
رشید و حُر ہو اور نابالغ اور مجنون اور سفیہ اور محرم نہو اور اگر کسی کا غلام ہو تو اُسکے
آقا نے اجازت وکالت کی دی ہو عموماً یا خصوصاً اور وکیل کو چاہیے کہ صیغہ
ایجاب و قبول صحیح پڑھ سکے اور بغیر اسکے جرات نکرے اس لیے کہ مقدمات
فروج مین نہایت احتیاط لازم ہی کہ اسپر مدار نسب اور توریث کا ہی اور بطمع و
حرص دنیا وزر وبال اخروی و نکال ابدی گوارا نکرے اور توکیل مین جو الفاظ
دلالت کرین وکیل کرنے پر اور قبول وکالت پر وہ کافی ہین اور عربیت صیغہ
توکیل کی ضرور نہین خواہ جانب ولی سے وکیل کیا جاوے خواہ جانب ناکح سے
خواہ جانب منکوحہ سے اور سکوت بالغہ رشیدہ دوشیزہ کا دلیل اجازت کی ہے
وقتیکہ معلوم ہو کہ حیا مانع کلام ہی اور جسوقت کہ وکیل کرے بالغہ رشیدہ واسطے
ایقاع نکاح کے مطلقاً اور ناکح کو معین نکرے پس نہین جائز ہی وکیل کو کہ اپنے
ساتھ عقد کرلے مگر اسکی اجازت سے اور اگر وکیل کرے کہ اپنے ساتھ میرا
عقد کرنا تو بھی بنا بر قول بعضے علما کے صحیح نہین کہ اپنے ساتھ عقد واقع کرے
اس لیے کہ روایت عمار ساباطی عدم جواز پر دلالت کرتی ہی اھ اس لیے کہ متولی ایجاب

[حاشیہ: بعضے علما نے ... جانب ... (ہاتھ سے لکھا ہوا، ناخوانا)]

و قبول کا ایک ہی شخص ہوا جاتا ہے لیکن مشہور جواز ہے اور محقق اور شہید ثانی اور جناب شیخ
نجفی علیہم الرحمۃ بھی قائل اسی قول کے ہین اور عمومات سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے اور
حدیث مذکور ضعیف ہے اور دلیل عقلی مخدوش ہے اس لیے کہ تولی طرفین کی جہان ناکح و
منکوحہ غیر ہون درست ہے حالانکہ وہان بھی یہی لازم آتا ہے پس جواز خالی از قوت نہین
لیکن احتیاط ترک مین ہے اور لااقل مکروہ ہوگا اسواسطے کہ مقام تہمت کا ہے و اتقوا مواضع
التہم اور اگر دادا اپنے پوتے کا عقد دوسرے بیٹے کی دختر سے کر دے یا باپ اپنی دختر کا
عقد اپنے موکل سے کر دے تو درست ہے اگرچہ متولی ایجاب و قبول کے خود ہی ہون
اور عورت وکیل ہو سکتی ہے مرد کی اور عورت کی جسطرح مرد وکیل ہو سکتا ہے عورت
و مرد کا اور وکالت مین بالغہ و رشیدہ کی اگرچہ اذن اُسی کا کافی ہے مگر اولے
یہ ہے کہ اگر ولی بھی اُسکا ہو تو اُسکی بھی اجازت لے لے مطلب چوتھا بیان عقد
دائمی اور لوازم مین اُسکے اور اُسمین چار فصلین ہین فصل پہلی تعیین زوج و
زوجہ مین مخفی نرہے کہ تعیین اور تقرر زوج و زوجہ کا شرط صحت نکاح ہے اور اسی طرح
کفو ہونا اُنکا بھی شرط ہے اور مراد کفو سے دونون کا مسلمان ہونا ہے پس اگر احدہما
کافر ہون تو نکاح صحیح نہین مگر زن کتابیہ سے صحت نکاح مین اختلاف ہے بنابر مشہور کے
عدم جواز ہے اور عورت مین اکتفا اسلام پر ہے مومن ہونا لازم نہین اور اسمین اختلاف
ہے کہ آیا مومن و شیعہ ہونا مرد کا لازم ہے جسوقت کہ عورت مومنہ اور شیعہ ہو لیکن احوط
یہ ہے کہ سنی سے زن شیعہ عقد نکرے اور خارجی اور ناصبی اور غالی کافر ہین نکاح
اُنسے جائز نہین مرد ہو یا عورت اور نکاح کرنا زن مومنہ کا مرد فاسق سے خصوصاً
شراب خوار سے مکروہ ہے اور مستضعف سے مضائقہ نہین اور اسی طرح تزویج
کرنا اپنی کھلائی سے یا اُسکی بیٹی سے مکروہ ہے اور جب کوئی شخص کسی عورت سے
عقد کرے پھر طلاق دے اور وہ عورت شوہر ثانی سے اولاد بہم پہنچا وے

تو مکروہ ہی کہ شوہر اول اُسکا اپنے پسر کو جو دوسری عورت سے ہووے دختر سے اُس
عورت کی کہ جو شوہر ثانی سے بہم پہونچی ہی منعقد کرے اور جو عورت کہ سوت کسی شخص کی
مان کی ہو باعتبار دوسرے شوہر کے تو اُس شخص کو نکاح کرنا اُس سے
مکروہ ہی مثلاً ہندہ نے نکاح کیا زید سے اور زید کی زوجہ محمودہ ہی پھر ہندہ نے
بعد مفارقت زید کے عمرو سے نکاح کیا اور خالد پیدا ہوا تو خالد کو محمودہ سے
نکاح کرنا مکروہ ہی یا مثلاً ہندہ زوجہ ہی زید کی اور اُس سے بشیر پیدا ہوا اور بعد
مفارقت زید کے ہندہ نے عمرو سے نکاح کیا اور عمرو کی بی بی زینب بھی تھی پس
بشیر کو زینب کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ ہی لیکن محقق صاحب شرائع کے کلام سے
فقط پہلی صورت کی کراہت نکلتی ہی اور شہید ثانی نے مسالک مین دوسری صورت کو
مکروہ کہا ہی اور روایت زرارہ سے بھی عموم ظاہر ہوتا ہی اور زن زانیہ سے قبل اسکے
کہ توبہ کرے نکاح کرنا مکروہ ہی علی الاشہر اور موجود ہونا اور اجازت دینا ولی کا نکاح
بالغہ رشیدہ مین شرط نہین جیسا کہ گذرا اور اسی طرح اعلان نکاح کا اور موجود
ہونا گواہون کا بھی بنا بر مشہور کے شرط نہین ہان مستحب ہی کہ ظاہر بظاہر عقد کو
واقع کرے اور حضور عادلین کا اور گواہی دیگر گواہون کی بھی سنت ہی چنانچہ
مذکور ہوگا پس اگر دونون متعاقدین باہمدیگر پوشیدہ نکاح کر لین یا ولی اپنے
پوشیدہ اطفال کا عقد کر دین تو صحیح و درست ہی بلکہ اگر کتمان کی شرط کرین تو بھی
نکاح باطل نہوگا اور اسی طرح قادر ہونا زوج کا ادائے نان و نفقہ پر علی الاشہر
شرط صحت نکاح کی نہین ہی اور جائز ہی کہ زن آزاد تزویج کرے غلام سے اور زن
عربیہ مرد عجمی سے اور زن ہاشمیہ غیر ہاشمی سے اور بر عکس اور صاحبان حرفہ ہاے
پست صاحبان علم و ثروت سے جس وقت کہ قبل سے حال معلوم ہو اور حیل و فریب
نہو چنانچہ اگر زوج ظاہر کرے انتساب اپنا کسی قبیلہ کی طرف اور بعد ظاہر ہو خلاف

اسکا اور عورت کو اختیار ہی فسخ کا بنا بر قول بعضے علما کے اور مسئلہ خالی اشکال سے نہیں
اور احتیاط لازم ہی پس اگر مرد عورت کو تجدید نکاح پر راضی کرے یا عورت مرد کو
راضی کرکے طلاق اس سے لیوے تو بیشک عقد درست ہوگا فصل دوسری
بیان مہر مین ہی پوشیدہ نرہے کہ ذکر اور تعیین مہر کی عقد دائمی مین شرط صحت نکاح کی
نہین ہی بلکہ بعد عقد کے اور مباشرت کے بھی تعیین مہر کی برضاے طرفین ہوسکتی ہی
لیکن مستحب یہ ہی کہ ذکر مہر کا پہلے عقد کے ہوجاوے اور اگر قبل تعیین مہر اور بعد
مباشرت کے طلاق دے تو مہر مثل دینا ہوگا اگرچہ مستحب یہ ہی کہ قبل از تعیین مہر کے
مباشرت کرے اور مہر مثل اُسے کہتے ہین کہ جو اسکے امثال اور عورتین مہر
رکھتی ہون اور شرف وجمال مین برابر اُسکے ہون خواہ اقربا پدری ہون خواہ مادری
تا وقتیکہ مہر سنت سے تجاوز نہو والا مہر سنت دینا ہوگا اور زیادتی مہر کی مطلقاً
مہر سنت سے مکروہ ہی اور مہر سنت پانسو درہم ہین کہ بحساب اہل ہند ایک سو سات
روپیہ تخمیناً ہوتے ہین اور کمی مہر کی مطلقاً سنت ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل میری امت کی عورتون مین وہ عورت
ہی کہ زیادہ جمال رکھتی ہو اور مہر اُسکا کم ہو اور نحوست عورت کی ہی کہ مہر اُسکا زیادہ ہو اور
جس چیز پر کہ باہم رضا واقع ہوجاوے وہ مہر ہوسکتا ہی عین ہو یا منفعت مثل تعلیم قرآن
کے یا سکھانا اور کسی صنعت کا بشرطیکہ وہ صنعت مباح ہو اور جس صورت مین کہ عین ہو
پس شرط یہ ہی کہ وہ چیز مملوک مسلمان کی ہوسکے اور مالیت بھی رکھتی ہو اور چاہیے کہ
مجہول نہو بلکہ شناخت اور تعیین اُسکی دیکھنے یا وصف سننے سے ہوسکے اور اگر تجویز
کرے کتاب خدا اور سنت پیغمبر پر اور معین نکرے مہر کو پس بنا بر مشہور اور اجماع علما کے
یہ ہی کہ مہر اُسکا پانسو درہم ہونگے کہ مہر سنت ہی اور اگر مہر کی ادا کی مدت معین کیجاوے
تو چاہیے کہ ایسی مدت ہو کہ جسمین کمی اور زیادتی نہوسکے اور قبل ادا کرنے

تمام مہر کے یا بعض مہر کے مباشرت کرنا مکروہ ہی بلکہ مستحب یہ ہی کہ منجملہ مہر کے یا علاوہ مہر کے
اگر چہ بطریق ہدیہ کے یا تبرع کے ہو کچھ قبل از مباشرت اُسکو دے اور جسوقت مدت
ادائے مہر کی معین نہو تو ہر وقت زوجہ کو مطالبہ اپنے حق کا درست ہی اور قبل وصول
مہر کے زوجہ کو پہونچتا ہی کہ مقاربت کو قبول نہ کرے اور بعد مباشرت کے یا تعیین مدت
ادائے مہر کے البتہ امتناع کرنا نہین درست ہی اور بعد مباشرت کے تمام مہر ذمے
شوہر کے مستقر ہو جاتا ہی اور اگر قبل مباشرت اور بعد تعیین مہر کے طلاق دے
تو نصف مہر معین دینا ہوگا اور اگر سب ادا کر چکا ہی تو نصف پھیر لیگا اور اگر قبل
مباشرت اور قبل تعیین مہر کے طلاق دے تو زوج موافق اپنے حال کے
کچھ اُسکو دے غنی موافق اپنے رتبہ کے اور محتاج موافق اپنے حال کے
اور اُسکو متعہ کہتے ہین چنانچہ تصریح اسکی قرآن مین موجود ہی علی الموسع قدرہ
وعلی المقتر قدرہ اور اگر زوجہ یا شوہر قبل از مقاربت مر جاوے اور ہنوز تعیین مہر کی
نہوئی ہو تو نہ مہر ہی نہ متعہ دینا ہوگا اور اگر تعیین کرے ایک مقدار مہر کی واسطے
زوجہ کے اور پدر زوجہ کو یا واسطہ کو بھی کچھ دینے کا اقرار کرے تو ادا کرنا مہر کا
لازم ہی اور جو واسطے ولی یا واسطے کے اقرار کیا تھا دینا اُسکا لازم نہین ہان اگر
شرط کی ہو کہ مہر مین سے زوجہ کے باپ کو بھی کچھ دونگا تو بعضے علما سے منقول ہوا ہی
کہ اس صورت مین وفا کرنا شرط کا لازم ہی ہر چند کہ مشہور اس صورت مین یہی ہی کہ
لازم نہین ہی لیکن احتیاط مقتضی ہی کہ شرط کو وفا کرے اور اگر شرط کرے عقد مین اس
چیز کی کہ جو مخالف ہو شرع کے یا رجحان شرعی نہ رکھتی ہو تو وہ شرط باطل ہی اور عقد
صحیح ہی اور اگر مشروع ہو تو درست ہی مثلاً اگر شرط کرے عورت مرد سے کہ نکاح دوسرا نہ کرنا
یا کسی عورت سے متعہ نہ کرنا یا کسی لونڈی کو حرم نہ بنانا تو ایسی شرط باطل ہی اور
عقد صحیح ہی اور اسی طرح اگر شرط کرے کہ فلان وقت مہر دیدینا ورنہ عقد باطل ہوگا

تو یہ بھی شرط باطل ہی اور عقد صحیح ہی اور اگر شرط کرے کہ مجکو میرے شہر سے باہر نہ لیجانا تو ظاہر
یہ ہی کہ ایسی شرط لازم ہوگی اور اگر شرط کرے کہ اگر باہر وطن سے لیجاوے تو اسقدر مہر ہی
اور اگر نہ لیجاوے تو اسقدر مہر کم ہوگا پس اگر بلاد اسلام کی طرف لیجاوے تو اطاعت
شوہر کی لازم ہی اور اگر بلاد کفر کی طرف تکلیف دے تو اطاعت واجب نہین اور
مستحق اسی مہر زائد کی ہی اور مہر مال زوجہ کا ہی لینا اور عفو کرنا اسکے اختیار مین ہی
اور اگر نکاح بولایت ہوا ہی تو ولی یعنی باپ یا دادا بنا بر مصلحت کے عفو کر سکتا ہی اور
بنا بر قول اکثر علما کے ولی تمام مہر صغیرہ کا معاف نہین کر سکتا اور ہبہ کرنا مہر موعود کا
درست نہین اس لیے کہ ہبہ مین قبضہ شرط ہی اور دین موعود مقبوض بالفعل نہین
ہان عفو اور ابراء ہو سکتا ہی اور عفو کرنا مہر کا موجب ثواب عظیم کا ہی چنانچہ
قرآن مجید مین وارد ہی وان تعفوا ہو اقرب للتقوی یعنی عفو کرنا تمہارا زیادہ تر
نزدیک ہی تقوی اور پرہیزگاری سے اور روایات صحیحہ مین وارد ہی کہ جو عورت مہر
اپنا شوہر کو عفو کر دے عقد دائمی ہو یا منقطع حق تعالی بعوض ہر درہم کے
ایک نور اسکی قبر مین عنایت فرماتا ہی اور بعوض ہر درہم کے ہزار فرشتون کو حکم
فرماتا ہی کہ واسطے اسکے نیکیان لکھین قیامت تک اور اگر پسر نابالغ کو تزویج کرین
بولایت پس اگر وہ لڑکا وقت تزویج کے صاحب مال ہو تو مہر اسی کے ذمہ مین
ہوگا والا ولی کے ذمہ پر ہی اور اگر اختلاف کرین زوج و زوجہ اصل مہر مین یا
صفت مہر مین یا مقدار مہر مین اور بینہ نہو تو قول زوج کا مع القسم معتبر ہی
اور اگر زوج دعوی کرے ادا ے مہر کا اور زوجہ منکر ہو اور بینہ موجود نہو تو قول
زوج کا معتبر ہی ساتھ قسم کے اور اگر زوجہ کہے کہ تو نے بطور تبرع کے دیا ہی
نہ بطور مہر کے اور زوج منکر ہو تو قول زوج کا معتبر ہی اور اگر اختلاف کرین
مقاربت مین بعد خلوت کے اور عورت دعوی کرے مقاربت کا اور قبل عقد کے

دوشیزہ نہ تھی تو قول زوج کا معتبر ہی اور اگر تعیین مہر کی مفوض ہو اسے زوج پر تو بمقدار
چاہے معین کرسکتی اور زیادتی کی حد نہین اور اگر اسے پر زوجہ کی ہو تو زیادتی مہر
سنت سے نہین کرسکتی فصل تیسری ایجاب و قبول مین عقد دائمی ہو یا منقطع ایجاب و
قبول اسمین شرط ہی ایجاب عورت کی طرف سے اور قبول مرد کی طرف سے ہوتا ہی
اور یہ دونون خواہ بالاصالت ہون خواہ بولایت خواہ بوکالت اتحاد مجلس کا اسمین
شرط ہی یعنی ایجاب کے بعد قبول بغیر تاخیر کے ہو اور تقدیم ایجاب کی نزدیک اکثر علماکے
شرط نہین بلکہ بہتر ہی لیکن اگر ناکح قبول کو مقدم کرے تو چاہیے کہ اسطرح سے
کہے تزوجت پس ولی یا وکیل کہے زوجتک اور واسطے ایجاب کے عقد دائمی مین
لفظ انکحت اور زوجت کی واقع ہی پس اگر دونون صیغہ پڑھے جائین ایک بلفظ
انکحت اور دوسرا بلفظ زوجت تو احتیاط سے قریب ہوگا اور واسطے قبول کے
لفظ قبلت النکاح یا قبلت التزویج یا فقط لفظ قبلت یا زوجت کہے کافی ہی اور
ادا کرنا ان صیغون کا بلفظ عربی درکار ہی اگرچہ درصورت تعذر غیر زبان عربی بھی کافی ہی
وقتیکہ ایجاب و قبول بر نہج معتبر واقع ہو بلکہ اگر عاجز ہو گویائی سے تو اشارہ مفیدہ
بھی کافی ہی اور باوجود قدرت ادائے صیغہ کے وکیل کرنا درست ہی اور لازم ہی کہ صیغہ
ایجاب و قبول کو بلفظ ماضی واقع کرے نہ بلفظ مستقبل اور قصد کرے انشا کا نہ خبر دینے کا
یعنی یہ خیال کرے کہ اسی صیغہ سے نکاح ہوجاویگا نہ یہ کہ نکاح ہوچکا ہی اسکا حال
بیان کرتا ہون اور قبل پڑھنے صیغہ ایجاب و قبول کے پڑھنا خطبہ کا جو مشتمل ہو
حمد و ثنا اور درود و صلوات پر مستحب ہی اور خطبے نکاح کے بہت ہین مگر وہ خطبہ کہ جو
امام محمد تقی علیہ السلام نے بوقت اپنی تزویج کے فرماتا ہون بطور انشاء فرمایا تھا تبرکا اور تیمنا مذکور ہوتا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اقرارا بنعمتہ و لا الہ الا اللہ اخلاصا لوحدانیتہ و صلی اللہ علی محمد سید بریتہ اما بعد

فقد کان من فضل اللہ علی الانام ان اغناہم بالحلال عن الحرام فقال سبحانہ و انکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم و امائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم اور چونکہ لفظ نکاح بنا بر استعمال عرب کے کبھی متعدی دوسرے مفعول کی طرف بنفسہ ہوتا ہی یعنی بغیر واسطے کسی حرف تعدیہ کے اور کبھی بواسطہ من کے اور لفظ تزویج کی کبھی متعدی بنفسہ اور کبھی متعدی بواسطہ با کے اور بنابر ارشاد اخوند مجلسی علیہ الرحمہ کے تعدیہ تزویج کا بحرف من بھی آیا ہی لہذا اگر سب طرح سے صیغہ ادا ہو جاوے تو بہتر ہی اور مخفی نہ رہے کہ کبھی متعاقدین خود بنفسہ صیغۂ ایجاب و قبول واقع کرتے ہین اور کبھی بوکالت دونون جانب سے اور کبھی ایک جانب سے اور کبھی بولایت دونون جانب سے کبھی ایک جانب سے اور کبھی فضولی دونون طرف سے کبھی ایک طرف سے پس خوانندہ جہان جو جیسا مقام ہو اُسطرح کا صیغہ پڑھے اور تعیین زوج و زوجہ کی باشارہ یا باسم کر لینا بہتر ہی اور بنا بر رعایت لفظ قرآن کے ذکر مرد کا درمیان صیغہ کے عورت کے ذکر پر مقدم کرنا بہتر ہی اگرچہ عکس بھی درست ہی پس ایک نقشہ لکھا جاتا ہی کہ وہ حاوی ہی اکثر صورتون مزبورہ کا اور اگر کوئی صورت رہگئی ہو تو اُسکا استنباط بھی اسی نقشے سے ہو سکتا ہی

# نقشہ صیغون کا

## ولی دونون کے صیغہ پڑھین

| | | | |
|---|---|---|---|
| انکحت ابنتی ہذہ ولایۃ عنہا ابنک علی المہر المعلوم<br>انکحت ابنتی ولایۃ عنہا من ابنک علی المہر المعلوم | قبلت النکاح لابنی علی المہر المعلوم | زوجت ابنتی زینب ولایۃ عنہا ابنک علی الخ<br>زوجت ابنتی ولایۃ عنہا من ابنک علی الخ<br>زوجت ابنتی ولایۃ عنہا بابنک علی الخ | قبلت التزویج لابنی علی المہر المعلوم |

## وکیل دونون کے ولی کے صیغہ پڑھین

| | | | |
|---|---|---|---|
| انکحت بنت موکلی ابن موکلک علی المہر المعلوم<br>انکحت بنت موکلی من ابن موکلک علی المہر المعلوم | قبلت النکاح لابن موکلی علی المہر المعلوم | زوجت بنت موکلی ابن موکلک علی الخ<br>زوجت بنت موکلی من ابن موکلک علی الخ<br>زوجت بنت موکلی بابن موکلک علی الخ | قبلت التزویج لابن موکلی علی المہر المعلوم |

## صیغہ فضولی

| | | | |
|---|---|---|---|
| انکحت زینب محمدا علی المہر الخ<br>انکحت زینب من محمد علی المہر المعلوم | قبلت النکاح لہ علی المہر المعلوم | زوجت زینب محمدا علی المہر المعلوم<br>زوجت زینب من محمد علی المہر المعلوم<br>زوجت زینب بمحمد علی المہر المعلوم | قبلت التزویج لہ علی المہر المعلوم |

## مرد و عورت خود صیغہ ایجاب و قبول پڑھین

| | | | |
|---|---|---|---|
| انکحت نفسی علی المہر المعلوم<br>انکحت نفسی منک علی المہر المعلوم | قبلت النکاح لنفسی علی المہر المعلوم | زوجت منک نفسی علی المہر المعلوم<br>زوجت بک نفسی علی المہر المعلوم<br>زوجتک نفسی علی المہر المعلوم | قبلت التزویج لنفسی علی المہر المعلوم |

## وکیل مرد و عورت کے صیغہ پڑھین

| | | | |
|---|---|---|---|
| انکحت موکلک موکلتی علی المہر الخ<br>انکحت من موکلک موکلتی علی المہر المعلوم | قبلت النکاح لموکلی علی المہر المعلوم | زوجت موکلتی ہذہ موکلک علی المہر المعلوم<br>زوجت موکلتی من موکلک علی المہر المعلوم<br>زوجت موکلتی بموکلک علی المہر المعلوم | قبلت التزویج لموکلی علی المہر المعلوم |

اور جسوقت صیغہ پڑھنے والے مختلف ہون مثلاً ایک وکیل ہو اور دوسرا ولی
تو ہر ایک موافق اپنے منصب کے صیغہ پڑھے اور اگر ولی دادا ہو تو بجاے ابنتی کے
بنت ابنی کہے اور قبول مین بجاے لابنی کے لابن ابنی اور اگر ولی حاکم شرع ہو یا
وصی تو نام دونون کا لے جنکا نکاح پڑھا جاتا ہی اور اگر وکیل بالغہ رشیدہ کا ہو تو احوط
یہ ہی کہ اسکے ولی سے بھی اجازت لے لے اور صیغہ اسطرح پڑھے انکحت موکلتی موکلک
وکالۃ عنہا وعن ولیہا علی المہر المعلوم اور بلفظ عقر اور صداق کے بھی معنی مہر کے ہین پس
بجاے علی المہر المعلوم کے علی الصداق وعلی العقر بھی کہہ سکتے ہین اور واقع کرنا عقد کا
شب کو مستحب ہی اور دن کو موجب عدم موافقت کا ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ خبر پہونچی
جناب امام محمد باقر علیہ السلام کو کہ فلان شخص نے دن کو کہ ہوا گرم تھی عقد کیا حضرتؑ نے فرمایا
مجھے گمان نہین کہ باہم انکے الفت و اتفاق ہووے پس بہت جلد انہین نفاق اور جدائی ہو گئی
اور منع ہی عقد کرنا یا زفاف اُس ایام مین کہ قمر در عقرب ہو یا تحت الشعاع ہو اور
درمیان عیدین کے عقد کرنا جائز ہی کچھ قباحت نہین اور جب عروس کو گھر مین لاوے
تو سنت ہی کہ خود بھی وضو کر کے دو رکعت نماز بجا لاوے اور اسکو بھی حکم کرے تا نماز پڑھے
اور بعد نماز کے خود یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ارزقنی الفہا وودہا ورضاہا
وارضنی بہا واجمع بیننا باحسن اجتماع وانس وائتلاف فانک تحب الحلال وتکرہ الحرام
اور جو لوگ وہان موجود ہون انسے کہے کہ آمین کہین اور موزہ اسکے پانوٴن سے اتارے
اور پاؤن کو اسکے پانی سے دھووے اور وہ پانی منتہاے خانہ تک چھڑک دے
اس لیے کہ حدیث مین وارد ہی کہ جو ایسا کریگا تو خداے تعالی ستر ہزار نوع کی پریشانی
اُس گھر سے دور فرماتا ہی اور ستر ہزار نوع کی برکت اس گھر مین داخل فرماتا ہی اور ستر ہزار
طرح کی رحمت عروس پر نازل فرماتا ہی تا آنکہ وہ برکت پہونچتی ہی ہر گوشہ خانہ مین اور محفوظ
ہوگی ہر عروس دیوانگی اور جذام اور مرض سفیدی سے جبتک اُس گھر مین رہے اور منع کرے

عروس کو سات دن تک دودھ کھانے سے اور سرکہ کھانے سے اور دھنیا اور سیب ترش سے کہ باعث عقیم ہونے کا ہی **فصل چوتھی** آداب مجامعت مین منقول ہی کہ جب ارادہ مجامعت کا کرے پہلے ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور یہ دعا پڑھے اللھم علی کتابک تزوجتھا وفی اما نتک اخذتھا وبکلماتک استحللت فرجھا فان قضیت فی رحمھا شیئا فاجعلہ سلما سویا ولاتجعلہ شرک الشیطان اور وقت القاع کے پہلے بسم اللہ کہے کہ شرک شیطان سے محفوظ رہے اور منع ہی کہ مثل جانورون کے نہ دوڑاوے بلکہ چاہیے تعجیل نکرے اور دست بازی اور خوش طبعی کرے پھر آمادہ ہو اور ایسے مقام پر واقع کرے کہ جہان کوئی ناظر ہو کہ اُنکو دیکھے یا کلام اُنکا یا آواز اُنکے نفس اور سانس لینے کی سُنے اسلیے کہ حدیث مین وارد ہی کہ جو ایسا کریگا تو جو لڑکا پیدا ہوگا وہ راست کار ہوگا بلکہ زناکار ہوگا اور وقت مجامعت کے فرج زن کی طرف نہ دیکھے کہ موجب اندھے ہونے فرزند کا ہی اور باتین نکرے کہ باعث گونگے ہونے فرزند کا ہی اور اول شب واقع نکرے اگر شکم سیر ہو کہ خوف درد قولنج اور فالج اور لقوہ اور نقرس اور سنگ مثانہ اور سلس البول اور ضعف چشم کا ہی بلکہ چاہیے کہ آخر شب واقع کرے کہ مصلح بدن ہی اور بہترین اوقات جماع شب دوشنبہ اور شب سہ شنبہ اور شب پنجشنبہ اور شب جمعہ ہی خصوصاً بعد نماز عشا اور وقت زوال روز پنجشنبہ اور بعد عصر روز جمعہ اور منع ہی مقاربت کرنا اپنی زوجہ یا مملوکہ سے حالت حیض مین اور اگر ایسا کریگا تو اول حیض مین ایک دینار اور وسط حیض مین نصف دینار اور آخر حیض مین ربع دینار کفارہ دیگا اور بعضے علما یہ کفارہ دینا واجب جانتے ہین اور خالی احتیاط سے نہین ہی اور حالت نفاس مین بھی نزدیکی درست نہین اور زن مستحاضہ جب اغسال اور اعمال متعلقہ اپنے بجا لاوے تو حکم طاہر مین ہی اور اُس سے وطی درست ہی والا منع ہی اور حالت احرام مین بھی منع ہی دونون محرم ہون یا ایک

اور حالت اعتکاف مین اور حالت صوم واجب مین خواہ روزہ ماہ رمضان کا ہو یا
قضاے ماہ رمضان کا یا نذر معین کا اور اگر روزہ واجب مین اپنی زوجہ روزہ دار سے
جبراً مجامعت کریگا تو کفارہ اسکا بھی اُسی کے ذمہ واجب ہے اگر وہ عورت ابتدا سے
انتہا تک راضی نہوئی ہو اور سواے اسکے مستحق پچاس تازیانون کا بھی ہوگا بنا بر
تعزیر کے اور جسوقت کہ وقت نماز کا تنگ ہو اور اتنا زمانہ نہو کہ بعد ایقاع غسل کرے
اور نماز بجا لاوے تو چاہیے کہ مباشرت سے باز رہے اور مسجد مین اس فعل سے
پرہیز کرے اور اگر کسی عورت سے وطی شبہہ واقع ہوئی ہو تو اُسکے شوہر کو چاہیے
کہ اُس سے وطی نکرے تا وقتیکہ وہ عورت عدہ اُسکا تمام نہ کرے اور اگر کنیز حاملہ کو
خریدے تو قبل اسکے کہ حمل اُسکا چار مہینہ کا ہو جاوے اُس سے مقاربت نہ کرے
اور بعد گذرنے مدت مذکورہ کے وطی اُس سے مکروہ ہے مگر یہ کہ عزل کرے یعنے
بیرون فرج منزل ہو اور اسی طرح اگر مالک ہو کنیز کا تو قبل اسکے کہ وہ حائض ہو
اُس سے وطی نہ کرے اگر حائض ہوئی ہو اور اگر سن حیض کا رکھتی ہو لیکن حائض
نہوتی ہو تو بعد گذرنے پینتالیس دن کے اُس سے وطی کرے مگر یہ کہ اُسکے
آقا نے استبرا کیا ہو یا مالک اُسکی عورت ہو یا حالت حیض مین اُسکی ملک مین
داخل ہوئی ہو یا یائسہ ہو یا حاملہ ہو اور مکروہ ہے مقاربت کرنا بعد احتلام کے
قبل از وضو یا غسل کے اسلیے کہ بنا بر ایک حدیث کے جو لڑکا پیدا ہوگا خوف
ہے کہ دیوانہ ہو اور اگر بعد مقاربت کے پھر مقاربت کرے تو مکروہ نہین اور
برہنہ مجامعت کرنا اور کشتی مین اور زیر آسمان اور زیر درخت میوہ دار
اور درمیان طلوع صبح تا طلوع آفتاب اور جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی
ہو خواہ قریب بطلوع خواہ قریب بغروب اور بعد غروب کے تا وقتیکہ سرخی
جانب مغرب سے زائل ہو اور اول ساعت شب مین اور درمیان اذان

واقامت کے اور وقت ظہر کے مگر روز پنجشنبہ اور شب چہار شنبہ اور اول ہر ماہ مین
مگر اول ماہ رمضان مین کہ مستحب ہی اور آخر اور وسط ہر ماہ مین اسلیے کہ حدیث مین
وارد ہی کہ اگر نطفہ ان اوقات مین قرار پائیگا تو خوف ہی کہ ساقط ہوجاوے یا فرزند
دیوانہ ہو اور وقت چاند گہن یا سورج گہن کے یا آندھی سیاہ یا زرد کے یا وقت زلزلے کے
یا ایسے مقام پر کہ کوئی طفل غیر تمیز دیکھتا ہو اور روبقبلہ اور پشت بقبلہ اور
محاذی آفتاب کے اور استادہ اور سفر مین جسوقت کہ پانی واسطے غسل کے نہو اور
اُس کنیز سے جو غیر سے اسکے حاملہ ہو بعد استبراء کے اور زن زنا زادی سے اور
قبل ادا ے تمام مہر یا بعض مہر کے اور اگر وقت عقد کے مہر مشخص نہوا ہو تو قبل تعین مہر کے
اور بعد حیض و نفاس کے قبل از غسل اور شب عید قربان اور اُس شب کو کہ جسکی
صبح کو ارادہ سفر کا ہو یا روز سفر کے اور مقاربت کرنا اپنی حلیلہ سے بخواہش و
خیال دوسری عورت کے اور وطی کرنا عورت کی دبر مین مکروہ ہی بکراہت شدید
اور بعضے علما حرام جانتے ہین اور ظاہر یہی ہی کہ حرام ہی اور عزل کرنا یعنی منزل
ہونا باہر فرج زن حرہ کے کہ منکوحہ بنکاح دائمی ہو نزدیک شیخ الطائفہ
اور شیخ مفید اور شہید اول کے درست نہین اور اگر ایسا کریگا تو دیت
نطفہ کی یعنی دس دینار دینا ہونگے اور نزدیک محقق ثانی اور شہید ثانی
اور علامہ حلی اور جناب شیخ نجفی کے مکروہ ہی اور دیت واجب نہین اور
محقق صاحب شرائع عزل کو مکروہ جانتے ہین اور دیت کو واجب اور یہ امر غریب
ہی اور مسئلہ مین اشکال ہی ہرچند قول ثانی خالی قوت سے نہین ہی لاشہرتہ
وکثرۃ الاحادیث اور اگر شرط کرلی ہی یا وہ عورت کنیز ہی تو درست ہی اور
ترک کرنا وطی کا زیادہ چار مہینہ سے درست نہین بغیر عذر شرعی کے
اور بہتر یہ ہی کہ دوسال زن و شوہر کا علیحدہ ہونا لا باعث عداوت

ومفارقت کا ہوتا ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہی اور فوائد ونقصان ان اوقات کے
ایک حدیث طویل مین ابوسعید خدری سے منقول ہین کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ضمن وصیت کے
فرمائے ہین بنظر اختصار تفصیل اسکی موقوف ہوئی مطلب پانچوان نکاح منقطع مین ہی
مخفی نہ رہے کہ نکاح منقطع کو متعہ کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ زن ومرد نے واسطے نکاح کے
ایک مدت معین کی ہو زمان نکاح سے اُس مدت تک وہ عورت اُسکے نکاح مین رہے
اور متعہ شرع کی رو سے ثابت ہی بلکہ مستحب ہی مگر مخالفین نے انکار کیا ہی سوائے مالک کے
کہ وہ قائل جواز کا ہی اور غایت وغرض شارع کی متعہ سے محفوظ رکھنا زنا اور لواطت سے
ہی چنانچہ جناب امیر المومنینؑ ایک حدیث مین بنابر بعضے تفاسیر کے فرماتے ہین کہ اگر عمر لوگون کو
منع نہ کرتے متعہ سے تو کوئی شخص زنا نہ کرتا مگر ایسا ہی شقی اور بدبخت ہوتا اور بنابر دوسری
تفسیر کے فرمایا ہی کہ کوئی زنا نہ کرتا مگر اقل قلیل اور فضائل متعہ کے زائد اس سے ہین کہ
اس مختصر مین بیان ہوسکین مگر چند روایتین بیان ہوتی ہین کہ باعث رغبت کی ہون
ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین جناب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادقؑ سے
روایت کی ہی کہ اُن حضرت نے فرمایا جو حرام جانے متعہ کو وہ ہمسے نہین اور اُنھین
حضرت سے کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ جو شخص متعہ کرے خالصاً لوجہ اللہ جو کلمہ اُس
عورت سے کہے ایک حسنہ واسطے اُسکے لکھتے ہین اور ہرگاہ اُس سے نزدیکی کرتا ہی
حق تعالے اُسکے گناہ عفو فرماتا ہی اور ہرگاہ غسل کرتا ہی بعدد ہر بال کے کہ اُسپر پانی
جاری ہوتا ہی رحمت اور مغفرت درگاہ احدیت سے ارزانی ہوتی ہی اور دوسری
حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص متعہ کرے پھر غسل بجا لاوے تو حق تعالے پیدا فرماتا ہی
ہر قطرہ سے کہ ٹپکتا ہی اُس سے ستر ستر فرشتے کہ استغفار کرتے ہین اُسکے لیے
قیامت تک اور لعنت کرتے ہین اُسپر جو پرہیز کرے متعہ سے قیامت تک اور منقول ہی

کہ ایک شخص نے خدمت باسعادت حضرت ابو الحسن مین عرض کی کہ مین نے قسم کھائی ہی
کہ متعہ نہ کرونگا اب پشیمان ہون آیا جائز ہی کہ اب متعہ کرون حضرت نے فرمایا کہ تو نے
قسم کھائی کہ اطاعت خدا کی نہ کرے اگر تو اطاعت خدا کی نہ کریگا تو گنہگار ہوگا
اور ازین قبیل اور روایتین فضائل متعہ مین بہت وارد ہین کہ ذکر اُنکا باعث طول
ہی اب جاننا چاہیے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہل کتاب سے درست ہی اور
زنان بت پرست سے اور ناصبیہ اور خوارج سے درست نہین اور زنان
ذمیہ سے متعہ درست ہی مگر انکو منع کرے اکل نجاسات اور شرب خمر سے اور
نہ جانے دے اُنکو معابد مین اُنکے اور کسی کی کنیز سے بغیر اجازت اُسکے
آقا کے متعہ درست نہین اور اگر زن حرہ اُسکے عقد مین ہو تو اجازت زوجہ کی
بھی درکار ہی اور اسی طرح اگر بھانجی یا بھتیجی سے زوجۂ حرہ کی متعہ کرے تو
اجازت زوجہ کی درکار ہی اور سنت ہی متعہ کرنا زن مومنہ عفیفہ سے اور زن
زانیہ سے متعہ مکروہ ہی خصوص ذوات الاعلام سے زیادہ تر مکروہ ہی اور
اسی طرح زن دوشنیزہ سے بھی بے اجازت اُسکے باپ کے مکروہ ہی اور
شرائط متعہ سے ہی واقع کرنا ایجاب و قبول کا بلفظ انکحت یا زوجت یا متعت کے
اور قبول بلفظ قبلت یا رضیت اور مثل اسکے جس سے رضا و قبول معلوم ہو
اور مثل عقد دائمی کے صیغہ اسکا بھی بلفظ ماضی بقصد انشا واقع کرے جیسا کہ
سابق مین گذرا خواہ بوکالت ہو خواہ با ہمدیگر متعاقدین خود پڑھین خواہ
احد ہما وکیل کرین اور عربیت صیغہ کی شرط نہین لیکن تا وقتیکہ ممکن ہو زبان عربی سے
عدول نہ کرے اور گواہ مقرر کرنا ضرور نہین مگر وقتیکہ خوف اتہام کا ہو اور دوسری
شرط معین کرنا مہر کا ہی اس لیے کہ بے تعین مہر کے متعہ درست نہین اور مہر مین
درکار ہی وہ شی کہ مالیت رکھتی ہو اور اہل اسلام کے ملک مین آسکتی ہو یعنے

مثل شراب اور سور کے نہو اور کمی اور زیادتی کی کچھ حد نہین جسپر تراضی طرفین کی ہوجاوے
اور تیسری شرط مقرر کرنا مدت متعہ کا ہی ایسی مدت کہ جسمین احتمال کمی اور زیادتی کا
نہو اور بمجرد عقد کے مہر لازم ہوتا ہی اور بعد مقاربت کے مستقر ہوجاتا ہی پس اگر قبل از
مقاربت مدت متعہ کی ہبہ کر دے تو نصف مہر دینا ہوگا اور اگر عورت بعد عقد متعہ کے
مباشرت پر راضی نہو تو موافق اُس مدت کے مہر سے کمی ہوجاویگی مثلاً مدت متعہ کی
چار دن تھے اور ایک دن وہ عورت مقاربت پر بے عذر شرعی راضی نہوئی تو مہر مین سے
ربع کم ہوجاویگا اور اگر متن عقد مین ذکر مدت کا نہ کرین تو اسمین اختلاف ہی محقق علیہ الرحمہ
شرائع مین قائل اسکے ہین کہ وہ عقد دائمی ہوجاویگا وہو المشہور اور شہید ثانی نے
شرح لمعہ مین بطلان عقد کو اقوی کہا ہی اور دلیل اُسکی واضح ہی لیکن صاحب
جواہر الکلام نے ایک دقت کی ہی اور مشہور کو قوت دی ہی اور ذکر اُسکا اس
رسالہ مین مناسب نہین اور اگر مرّات کی شرط ہو اور ذکر مدت کا مطلق نہو تو وہ عقد
باطل ہوگا اسواسطے کہ مدت متعہ کی معلوم نہوئی اور اسی طرح اگر ذکر مہر کا نہو تو
بھی عقد باطل ہی بخلاف نکاح دائمی کے کہ اُسمین مہر مثل دینا ہوگا اور ہبہ کرنا
مدت متعہ کا باعث مفارقت و افتراق کا ہی اور طلاق و لعان متعہ مین نہین
اور ظہار مین اختلاف ہی اور بنا بر قول محقق اور شہید اول اور ثانی کے ظہار واقع
ہوسکتا ہی اور عقد متعہ مین میراث ملتی ہی یا نہین اس مسئلہ مین اختلاف عظیم ہی
بعض علما نے فرمایا ہی کہ میراث نہین ہی مگر جس صورت مین کہ دونون نے
باہمدیگر یا ایک نے شرط میراث کی کرلی ہو یہ قول محقق اور شہید اول و ثانی کا ہی
اور بعضے قائل اسکے ہین کہ باوجود شرط کے بھی میراث نہوگی اور بعضے قائل
اسکے ہین کہ بغیر شرط کے بھی میراث ہوگی اور ایک قول یہ ہی کہ اگر عدم میراث کی
شرط نہ کی ہو تو میراث ہوگی اور قول دوسرا یعنی نہونا میراث کا مشہور و منصور ہی

اور قول اول کو بعضے وجوہ سے قوت ہی لیکن خالی اشکال سے نہین اور جب
مدت متعہ کی منقضی ہوجاوے اور مباشرت واقع ہوچکی ہو یا زوج نے
بعد مباشرت کے مدت متعہ کی بخش دی ہو تو عدہ رکھنا اُس عورت کو لازم ہی
اور عدہ اُسکا مثل عدۂ طلاق کے دو حیض ہین اگر صاحب حیض ہو اور اگر سن حائض کا
رکھتی ہو اور حائض نہو پس پینتالیس دن ہین خواہ وہ عورت حرہ ہو خواہ کنیز اور باقی
سب احکام متعہ کے مثل عقد دائمی کے ہین یعنی مثل اُسکے کہ جو عورتین حرام
ہین نسباً یا رضاعاً یا اور سبب سے جسطرح اُنسے عقد دائمی جائز نہین ہی اسی طرح
اُنسے عقد منقطع بھی درست نہین ہی اور اگر حرہ ہی تو عدہ وفات بین مثل زوجہ
حرہ کے ہی اور اگر کنیز ہی تو مثل عدہ کنیز منکوحہ کے ہی اگر حاملہ ہو تو ابعد اجلین
اسکا عدہ ہی یعنی اگر وضع حمل پیشتر ہوگیا تو عدہ تک انتظار کرے اور اگر عدہ کی
مدت پہلے گذر جاوے تو جبتک وضع حمل نہو عدہ باقی ہی اور اس باب بین کنیز
اور حرہ کا حکم ایک ہی

مطلب چھٹا غلام و کنیز کے بیان بین ہی جاننا چاہیے
کہ مباشرت کرنا کنیز سے یا بملک ہی یا بہ تحلیل یا بعقد دائمی ہو یا منقطع اور
احکام ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ بیان ہوتے ہین

فصل پہلی معلوم ہو کہ اگر
کوئی شخص مالک کنیز کا ہو تو اُسپر وہ کنیز حلال ہی بشرطیکہ وہ کنیز بملک صحیح اُسکی
مملوک ہوئی ہو اور اُن عورتون سے نہو کہ اُسپر حرام ہین نسباً یا رضاعاً یا
بسبب عقد وغیرہ کے عیناً ہو یا جمعاً جیسے مان اور بہن اور پھوپھی اور خالہ
اور دیگر محرمات نسبی کہ یہ عیناً حرام ہین اور اسی طرح مان اور بیٹی زن
مدخولہ کی بھی نہون اور بہن اُسکی کہ یہ جمعاً حرام ہین مگر یہ کہ پہلے سے
افتراق شرعی کرے تو اُسکی بہن سے وطی کرسکتا ہی خواہ بعقد خواہ بملک
اور موطوئہ باپ کی مملوک بیٹے کی ہو سکتی ہی جسطرح کہ موطوئہ بیٹے کی مملوک

باپ کی ہو سکتی ہی مگر وطی کرنا اُس سے دونون کو درست نہین جیسا کہ مذکور ہوا اور جسقدر کہ کنیزین ہون اُنسے وطی کرنا درست ہی کچھ حصر و تعداد شرعاً اُنکی نہین ہی اگر موانع نہون اور نکاح مملوک کا بغیر اجازت آقا کی درست نہین خواہ مملوک ایک کا ہو خواہ مشترک کا پس اگر بے اجازت آقا کی واقع ہو تو موقوف ہی اُسکی اجازت پر اگر برقرار رکھے تو درست ہی والا باطل ہی اور اگر مالک کنیز کا ہو تو یا خود اُس سے وطی کرے یا کسی سے اُسکا نکاح کر دے اس لیے کہ بعض اخبار مین وارد ہی کہ اگر ایسا نکریگا اور وہ مرتکب زنا کی ہو تو گناہ اُسکا ذمۂ آقا کے ہوگا پس اگر اپنی کنیز کا عقد کسی سے کر دیا ہو تو وہ کنیز آقا پر حرام ہی جبتک افتراق شرعی فیما بین اُنکے واقع نہوا اور مدت عدہ کی گذر نہ جاوے اور اگر اپنی کنیز کا اپنے غلام سے عقد کر دے تو ہر وقت مالک کو اختیار ہی جب چاہے فسخ کر دے اور طلاق دینے کا مالک آقا ہی اور سنت ہی کہ اگر اپنے غلام و لونڈی کا باہمدیگر نکاح کر دے تو کچھ اپنے مال سے اُنکو دے اور بعضے علما مثل شیخ ابو جعفر اور شیخ مفید علیہما الرحمۃ اور ابو الصلاح وغیرہ قائل وجوب کے ہین اور قول اول مشہور ہی اور بیع کرنا اور ہبہ کرنا اپنے مملوک کا درست ہی اگرچہ نکاح اُنکا کر دیا ہو پس اگر بیع کرے کنیز کو یا غلام کو تو خریدار کو اُسی وقت اختیار ہی چاہے نکاح اُسکا فسخ کر دے چاہے برقرار رکھے اور اگر دونون کو ایک ہی شخص نے مول لیا ہو تو اُسکو ہر وقت اختیار ہی اور اسی طرح اگر دو شخصون نے ملکر خریدا ہو تو اُن دونون کو اختیار ہی جب چاہین فسخ کر دین اور اگر آزاد کر دے اُس کنیز کو کہ جسکا نکاح کر دیا تھا تو اُسکو اختیار ہی اپنے نکاح مین چاہے فسخ کرے چاہے برقرار رکھے اگر شوہر اُسکا غلام ہو چنانچہ منقول ہی کہ جب عائشہ رضؓ نے اپنی کنیز بریرہ کو آزاد کیا تھا تو فرمایا تھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم نے بریرہ سے کہ تجکو اختیار ہی اپنے نکاح مین چاہے برقرار رکھ چاہے
فسخ کردے اور اگر زوج اُسکا حر ہی تو اکثر علما کا قول یہی ہی کہ اس صورت مین بھی
اُسکو اختیار رہیگا اور احادیث بھی عموم پر دلالت کرتی ہین اور یہ اختیار
فوری ہی یعنی بعد آزادی کی خواہ فسخ کردے خواہ برقرار رکھے اور اگر آزاد کردے
غلام کو تو بنا بر مشہور کے نہ اُسکو اختیار ہی فسخ کا اور نہ اُسکی زوجہ کو کنیز ہو یا حرہ
اور اگر اپنے غلام کا نکاح کردیا ہو اپنی کنیز سے اور پھر دونون کو آزاد کردے
یا فقط لونڈی کو آزاد کردے تو کنیز کو اختیار ہوگا اور اسی طرح اگر دونون کے
دو مالک علیحدہ علیحدہ ہون اور ساتھ ہی دونون کو آزاد کردین تو بھی کنیز کو اختیار
ہی فسخ کا نہ شوہر کو اور بھاگنا غلام کا باعث اُسکے بطلان نکاح کا نہین اگرچہ
بعد گذرنے ایام عدہ کے عود کرے مگر شیخ ابو جعفر طوسی نے نہایہ مین اور
ابن حمزہ نے وسیلہ مین فرمایا ہی کہ اگر غلام نے باذن آقا کے کسی کی کنیز سے
عقد کیا ہو تو فرار اُسکا باعث فسخ نکاح کا ہوگا اور سند اُنکی روایت ہی
عمار ساباطی کی کہ اُسنے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی کہ ایک
شخص نے اپنے غلام کو اجازت دی نکاح کی پس اُسنے نکاح کیا ایک عورت سے
پھر وہ غلام بھاگ گیا حضرت نے فرمایا کہ نفقہ اُسکی زوجہ کا ذمہ آقا کے نہین اور
وہ عورت اُس سے جدا ہوگئی اس لیے کہ بھاگنا غلام کا طلاق ہی واسطے اُسکی
زوجہ کے اور بمنزلہ ارتداد اسلام کے ہی عرض کی راوی نے کہ اگر وہ پھر آوے
تو نکاح بھی اُسکا باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ اگر اثناء عدہ مین پھر آئے تو زوجہ
زوجہ اُسکی ہی اور اگر بعد گذرنے ایام عدہ کے آیا ہی اور اُسنے نکاح دوسرا
کر لیا ہی تو اُسکو کچھ چارہ نہوگا شہید اول اور شہید ثانی قائل قول اول کے ہین
اور روایت مذکورہ کو فرماتے ہین کہ سند اسکی ضعیف ہی اور نفقہ زوجہ کا ذمہ آقا کے

ہی اور بغیر طلاق کے وہ اُس سے جدا نہین ہوسکتی اور جناب شیخ نے بھی جواہر الکلام مین
اسی قول کو قوت دی ہی اور خالی رجحان سے نہین ہی اور بیع کرنا ام ولد یعنی
اچھی حرم کا درست نہین جبتک کہ فرزند اُسکا زندہ ہی اس لیے کہ بعد وفات
آقا کے وہ کنیز اپنے فرزند کے حصہ مین آکر آزاد ہو جائیگی ہان بعد مرنے فرزند کے
حیات مین آقا کی بیع ہوسکتی ہی اور اُس صورت مین کہ اُسکی قیمت اُسکے آقا کے
ذمہ مین ہو اور بعد موت آقا کے کچھ مال نہو کہ قیمت اُسکی ادا کیجاوے تو بھی بیع
اُسکی درست ہی اگرچہ اولاد جو اُس سے ہوئی ہی زندہ بھی ہو اور اگر اپنے غلام کا
نکاح کر دیا ہو زن آزاد سے یا کسی کی کنیز سے یا اجازت نکاح کرنے کی اُسکو دے
تو مہر اُسکا اور نفقہ اُسکا اور اُسکی زوجہ کا آقا کے ذمہ مین ہوگا اور آقا اُسکا واسطے
طلاق کے اُسپر جبر نہین کرسکتا ہی اور نہ مانع طلاق دینے کا ہوسکتا ہی اور چاہیے
کہ جسوقت اپنے مملوک کا عقد کر دے تو اُنکو شب کو مہلت دے کہ باہمدیگر
ہم بستر ہون اور اگر ایسی کنیز کو ہمراہ اپنے سفر مین لیجاوے اور شوہر بھی اُسکا
آمادہ ہو تو ممانعت نہین کرسکتا اور اگر احد الابوین آزاد ہون تو اولاد بھی آزاد
ہوگی وقتیکہ مالک شرط نکرلے اور اگر دونون مملوک ہون تو اولاد بھی مملوک ہوگی پس
اگر دونون کا مالک ایک ہی شخص ہی تو اولاد بھی اُسی کی مملوک ہوگی اور اگر علحدہ علحدہ
ہین تو اولاد بھی مشترک اُن دونون مین ہوگی بشرطیکہ احدہما شرط نکرلین اور اگر
اپنے غلام کا عقد کر دے کسی کی کنیز سے پھر اجازت دے غلام کو اُس کنیز کے
خریدنے کی پس اگر وہ غلام اُسکو مولا کی طرف سے خریدے تو نکاح
برقرار رہیگا اور اگر آپ خریدے یا مالک اُس کنیز کا اُسے ہبہ کر دے
تو بنابر قول اُن علما کے کہ جو غلام کو مالک کہتے ہین عقد باطل ہوگا اور بنابر
قول اُن علما کے کہ جو غلام کو مالک کسی چیز کا نہین جانتے عقد صحیح رہیگا اور

جب کوئی شخص لونڈی خریدے تو بغیر استبری کے وطی اُس سے درست نہین اور
تفصیل استبری کی سابق مین مذکور ہوچکی ہی اور جسوقت آزاد کرے اپنی کنیز مدخولہ کو اور
پھر چاہے کہ اُس سے عقد کرے تو احتیاج استبری کی نہین اور اگر غیر اسکا اُس سے
عقد کریگا تو عدہ طلاق کا انتظار درکار ہی فصل دوسری تحلیل مین ہی یعنی اپنی
کنیز کو کسی شخص پر حلال کرنا پس اگر وطی کو بلا قید حلال کیا ہی تو اُس شخص کو وطی کرنا
اور بوسہ لینا اور سوا اسکے اور تمتعات جائز ہین اور اگر ایک مہینہ یا دو مہینہ کی مثلاً
قید کی ہی تو اُسی مدت مین حصر ہی اور اگر اجازت دے تمتع کی اور ذکر وطی کا نہ کرے
تو اُسی پر اکتفا کرے اور وطی نہ کرے اور اسمین بھی ایجاب و قبول شرط ہی یعنی مالک
کہے احللت لک وطی ہذہ الامۃ اور وہ کہے قبلت اور اسمین یہ بھی شرط ہی کہ
تحلیل کنندہ مالک اور مکلف اور جائز التصرف ہو اور جسپر حلال کیا ہی وہ مرد اُس کنیز پر
حرام نہو اور وہ کنیز شوہر دار بھی نہو اور اگر واسطے کاروبار خانہ کے تحلیل کیا ہی تو
مباشرت اُس سے نہین کر سکتا ہی اور اسی طرح اگر وطی کی اجازت دی ہو تو
کاروبار خانہ نہین لے سکتا اور بعد تحلیل کے جب اولاد پیدا ہو تو حکم اُسکا یہ ہی کہ
اگر باپ اُنکا آزاد تھا اور مالک کنیز نے شرط عبدیت کی نہین کی تو اولاد
بھی آزاد رہیگی اور اگر باپ اُنکا غلام تھا یا مالک نے شرط کی ہو تو اولاد بھی
محکوم بعبدیت ہوگی فصل تیسری عقد کرنا ہی کنیز سے خواہ دائمی ہو خواہ
منقطع پس معلوم ہو کہ حر کو کنیز سے عقد کرنے مین دو شرطین ہین ایک یہ کہ
بسبب مفلسی کے زن حرہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو دوسرے یہ کہ خوف ہو
وقوع زنا کا اور اسمین بھی ایجاب و قبول شرط ہی بطور نکاح حرہ کے
جیسا کہ مذکور ہوا اور بے اجازت آقا کی نکاح کرنا درست نہین اور اگر بغیر اجازت
مالک کے واقع ہو تو موقوف ہی اجازت پر اُسکی اگر اجازت دے

تو صحیح ہے ورنہ فاسد ہوگا پس اگر تزویج کرے کسی کی کنیز سے بغیر اجازت اُسکے مالک کے
اور باوجود علم حرمت کے اُس سے وطی کرے تو حد زنا کی اُسپر جاری ہوگی اور اگر کنیز نے
بھی اطاعت اُسکی کی تھی تو کچھ مہر بھی نہوگا اور جو اولاد حاصل ہوگی وہ مملوک ہوگی کنیز کے
آقا کی اور اگر جاہل مسئلہ تھا یا وطی بشبہ واقع ہوئی ہو تو حد زنا کی ساقط ہے اور مہر دینا ہوگا اور
اولاد حر ہوگی لیکن لازم ہے کہ قیمت لڑکے کی اُسدن کی کہ جو بروز ولادت ٹھہرائی جاوے
آقا کو دے اور اسی طرح اگر کنیز نے دعوی حریت کا کیا تھا تو بھی مہر دینا لازم ہوگا اور بنا بر
ایک روایت کے دسوان حصہ قیمت کنیز کا دیگا اگر وہ دوشیزہ تھی ورنہ بیسوان حصہ اور
اگر تزویج کرے غلام حرہ سے اور عورت پہلے سے جانتی ہو کہ اسکے مالک نے اجازت
نہین دی ہے تو دعوی مہر کا اور نفقہ کا ساقط ہے اور اولاد مملوک آقا کی ہے اور اگر جاہل تھی تو
اولاد آزاد ہوگی اور قیمت اُنکی عورت پر واجب نہین ہوگی اور مہر اُسکا ذمہ مین غلام
کے ہے اور ایک شخص کا غلام دوسرے کی کنیز سے عقد کرے تو اُسکی تین صورتین
ہین یا دونون کے آقا نے اجازت دی ہے یا کسی نے اذن نہین دیا یا ایک نے
اجازت دی ہے اور دوسرے نے نہین دی پس محقق علیہ الرحمہ نے شرائع مین
فرمایا ہے کہ صورت اول اور دوم مین اولاد جو حاصل ہوگی وہ مملوک دونون
کی ہے بالاشتراک اور صورت آخر مین مالک اُنکا وہ شخص ہے کہ جسنے اجازت نہین
دی ہے اور شہید ثانی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ مسالک مین فرماتے ہین کہ ان
احکام پر اتفاق علما کا ہے لیکن کوئی حدیث نظر سے نہین گذری اور شیخ یوسف
بحرانی نے بھی حدائق مین عدم اطلاع حدیث کا اعتراف فرمایا ہے اور
بعضے علما نے کچھ وجہ اعتباری حکم اُسپر کی بیان کی ہے اور اگر تزویج کرے
اُس کنیز سے کہ جو مشترک ہو درمیان دو شخصون کے یا زیادہ کے اور پھر
حصہ ایک کا خرید لے تو حرام ہوگی اُسپر وطی اُسکی اگرچہ باقی شریکا

نکاح برقرار رکھین یا تحلیل کردین اسلیے کہ سبب حلت و اباحت مین تبعیض نہین
ہوسکتی یعنے اباحت وطی کی یا فقط ملکیت سے ہوتی ہو یا فقط تحلیل سے
یا فقط نکاح سے اور اسی طرح اگر مالک ہو بعض کنیز کا اور بعض اسکا آزاد ہوا ہے
بھی وطی درست نہین بموجب اُسی وجہ کے کہ مذکور ہوئی مگر یہ کہ اُسے آزاد
کردے اور پھر اُس سے نکاح کرلے اور سونا درمیان دو کنیزون کے درست ہی
بخلاف دو زن آزاد کے کہ یہ مکروہ ہو اور مکروہ ہی وطی کرنا کنیز فاجرہ سے اور زنازادی
سے

## مطلب ساتوان بیان مین متعلقات نکاح کے اور اُسمین چار فصلین ہین

## فصل پہلی بیان مین اُن حقوق کے جو شوہر کے زوجہ پر ہین

اور وہ زیادہ اس سے ہین کہ اس مختصر مین بیان ہوسکین ازانجملہ
حدیث صحیح مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ ایک عورت نے خدمت
بابرکت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین عرض کی کہ اے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لازم ہو کہ اطاعت شوہر کی بجا لاوے اور نافرمانی اُسکی نکرے اور اُسکے گھر سے
بے اجازت اُسکی کچھ تصدق نکرے اور روزہ سنتی نہ رکھے اور جسوقت طالب نزدیکی
کا ہو تو مضائقہ نکرے اگرچہ پشت پالان شتر پر ہو اور اُسکے گھر سے بے اجازت اُسکی
کہین نجائے اور اگر جاویگی تو ملائکہ زمین و آسمان اور ملائکہ غضب و رحمت
سب اُسپر لعنت کرینگے تا اینکہ وہ پھر آوے عرض کی اُسنے کہ اے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد پر کسکا حق بہت ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
حق باپ کا عظیم ہو عرض کی اُسنے عورت پر کسکا حق زیادہ ہو فرمایا حق شوہر کا عرض
کی اُسنے جسقدر ہمپر حق شوہر کا ہو اُسقدر حق ہمارا شوہر پر نہین فرمایا نہ مگر سو حصہ مین سے
ایک حصہ اور ایک حدیث مین وارد ہو کہ فرمایا اُس جناب نے چاہیے زوجہ کو کہ کوئی چیز

بے اجازت شوہر کے کسی کو نہ دے کہ ثواب اُسکا واسطے شوہر کے اور گناہ اس فعل کا زوجہ پر
ہوگا اور کسی شب کو نہ چاہیے کہ شوہر اُسکا اُس سے آزردہ ہو عرض کی عورت نے کہ ہر چند شوہر
نے اُسپر ظلم کیا ہو فرمایا ہاں اور جناب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو
عورت شب کو بسر کرے اسطرح پر کہ شوہر اُسکا اُس سے آزردہ ہو نماز اُسکی مقبول نہین تا اینکہ
وہ راضی ہو اور جو عورت خوشبو لگائے واسطے غیر شوہر کے نماز اُسکی مقبول نہین تا اینکہ
اُس خوشبو کو دھو ڈالے اور فرمایا کہ تین شخص ایسے ہین کہ کوئی عمل اُنکا بلند نہین ہوتا
ایک وہ غلام کہ اپنے آقا سے بھاگا ہو دوسرے وہ زوجہ کہ شوہر اُسکا اُس سے ناراض
ہو تیسرے وہ شخص کہ تکبر سے لباس اپنا لٹکاوے اور حدیث معتبر مین وارد ہے کہ جہاد مردون کا
یہ ہے کہ جان و مال اپنا راہ خدا مین صرف کرین اور جہاد عورتون کا یہ ہے کہ آزار شوہر کے
صبر کرین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا مین کہ واسطے غیر خدا کے
سجدہ کرین تو ہر آئنہ حکم کرتا مین کہ عورتین اپنے شوہرون کو سجدہ کرین اور فرمایا کہ عورتین
نماز کو طول نہ دین اسلیے کہ مانع ہے خواہش شوہر کو اور فرمایا جو عورت کہ شوہر اُسکا اُس سے
طالب ہو اور وہ تاخیر کرے تا اینکہ وہ سو جاوے ملائک اُسپر لعنت کرتے ہین جب تک
کہ وہ بیدار ہو اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ کوئی چیز عورت اپنے مال سے بھی
بغیر اجازت شوہر کے کسی کو نہ دے مگر حج یا زکوٰۃ یا نیکی مان باپ سے یا صلہ
رحم اپنے عزیزون سے اور ایک حدیث مین جناب صادقؑ سے مروی ہے کہ
جو عورت کہے اپنے شوہر سے کہ مین نے ہرگز تجھسے کوئی نیکی نہین دیکھی تو ثواب اُسکے
اعمال کا برطرف ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ اگر عورت اسقدر مال شوہر کے
گھر مین لاوے کہ جسقدر چاندی یا سونا روے زمین پر ہے بعد اسکے اذیت دے
طعن و تشنیع سے کہے کہ تو کون ہے مال میرا ہے تو باطل ہوگا عمل اُسکا اگرچہ وہ عورت
عابد ترین مردم ہو مگر یہ کہ توبہ کرے اور عذر خواہی کرے اپنے شوہر سے اور وہ بخشدے اور فرمایا

کہ جو عورت حکم کرے اپنے شوہر پر اُس چیز کا کہ اُسکے مقدور سے باہر ہو قبول نہ فرمائیگا خدا
توبہ اُسکی اور منجملہ حقوق شوہر یہ ہی کہ چراغ روشن کرے کھانا درست کرے
جب شوہر گھر مین آوے تو استقبال کرے ہاتھ مُنھ دُھلاوے احوال پُرسی کرے
**مؤلف** عرض کرتا ہی ایسی زوجہ کو جو راضی رکھے شوہر کو اور ہر وقت طاعت
اُسکی پیش نظر رکھے خوشی سے اُسکی خوش ہو رنج سے اُسکے رنجیدہ ہو عطاے قلیل کو
اُسکی کثیر سمجھے جبر پر اُسکے راضی ہو جب دیکھے اُسکی طرف بشاش ہو رنجیدگی مین اُسکی
کلمات تسکین کہے اپنے مال کو اُس سے دریغ نکرے غیبت مین اسکی حفاظت کرے
اُسکے مال کی اور اپنے نفس کی رضا اُسکی رضا پر مقدم رکھے اپنی آواز اُسکی آواز پر بلند
نہ کرے امور خانہ داری درست رکھے ایسی عورت نعمت ہی نعمتہاے خدا سے کہ باعث
آسائش دین و دنیا ہی اور زن بدکردار ترش رو خود پسند نافرمان دریدہ چشم زبان دراز
بدخلق زشت رو طالب اطاعت عیب جو فحاش عذاب ہی عذاب خدا سے ع
زن بد در سراے مرد نکو * ہم درین عالم ست دوزخ او *

## فصل دوسری

بیان مین اُن حقوق کے کہ زوجہ کے شوہر پر ہین اول حق یہ ہی زوجہ کا شوہر پر کہ اُسکو
احکام ضروریہ دین و آئین تعلیم کرے اگر نہ جانتی ہو اور اُسکو کھانے سے سیر رکھے اور
لباس موافق اپنی اور اُسکی حیثیت کے پہنے جسطور پر کہ اُسکی امثال عورتین بسر
کرتی ہین اور اگر اہل تجمل سے ہی تو خدمت گذار وغیرہ جو ضروری ہو مہیا کرے
اور نفقہ اُسکا بھی اُسپر واجب ہی اور مکان واسطے سکونت کے جو حافظ ہو نظر
نامحرم سے اور محفوظ رکھے سرما اور گرما سے اور جو ضروریات خانہ داری ہین مثل
فرش خواب و ظروف و آلات طبخ وغیرہ کے اور جو چیزین کہ زینت و
آرایش کی ہین مثل روغن اور حنا وغیرہ کے اور مراد نفقہ سے یہی ہی اور
وجوب نفقہ مین شرط ہی کہ زوجہ دائمی حرہ ہو یا کنیز مسلمان ہو یا ذمیہ بشرطیکہ

امتناع نہ کرین تمکین شوہر سے یعنی اُسکو استمتاع سے مانع ہو کسی وقت اور کسی مکان مین جہان طالب ہو پس ایسی زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہی اگرچہ خود صاحب مال ومقدور ہو اور زوجہ متمتع بہا اور صغیرہ اور نافرمان اور مرتدہ اور مطلقہ بائن کا نفقہ ساقط ہی اور مطلقہ رجعیہ کا عدت تک واجب ہی اور زن حاملہ کا زمان وضع حمل تک جب اُسکو طلاق دے اور نفقہ حاملہ کا بعد وفات شوہر کے بنابر روایات مشہورہ کے کچھ نہین اور بنابر ایک روایت کے حصہ ولد مین ہوگا اور نفقہ ازواج کا بعد انفاق اپنے نفس کے مقدم ہی نفقہ اقارب پر مثل ابوین اور اولاد کے یعنی اول نفقہ اپنے نفس کا واجب ہی پھر اُس سے جو بچے اُسکو صرف کرنا نفقہ ازواج مین واجب ہی اور جو اُس سے زائد ہو اُسکو والدین واولاد پر صرف کرے پھر صلہ رحم بجا لاوے اور جس زوجہ کا نفقہ واجب ہی بعد مرگ تجہیز وتکفین بھی اُسکی بقدر واجب ذمہ شوہر کے واجب ہی اگرچہ وہ عورت خود صاحب مال ہو اور منجملہ حقوق زوجہ کے یہ ہی کہ جب کوئی تقصیر اُس سے واقع ہو تو عفو کر دے اور اُس سے بحسن خُلق اور کشادہ پیشانی پیش آوے اور محنت شاقہ کی تکلیف نہ دے یہانتک کہ اگر زوجہ شوہر کو مال دیوے کہ اُسمین تصرف کر تو مکروہ ہی کہ شوہر اُس مال سے کنیز خریدے اور اُس سے مقاربت کرے بغیر اذن زوجہ کے چنانچہ علامہ نے تحریر مین تحریر فرمایا ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ زوجہ بمنزلہ اسیر کے ہی پس نیکی کر اپنے اسیر سے اور اُنکو ایسے مقام پر کہ جہان موجب بدنامی اور رسوائی اور خوف حرمت کا ہو نہ جانے دے اور بالاخانہ مین اور غرفہ دار مکان مین نہ رہنے دے بلکہ اُسے مکان محفوظ پردہ دار مین رکھے اور اسطرح رکھے کہ وہ سوا شوہر کے اور کسی مرد کو نہ پہچانے اور لکھنا نہ سکھائے اور سورۂ یوسف نہ تعلیم کرے اور اُنکی سعی کسی کے باب مین قبول نہ کرے اور اُنکی راے پر عمل نکرے اس لیے کہ حدیث مین وارد ہی

کہ نسوان ضعیف العقل ہین چنانچہ جناب امیر المومنینؑ کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی تھی
تو حضرت عورتون سے مشورہ فرماتے تھے اور خلاف اُنکے مشورہ کے عمل کرتے تھے
اور چاہیے کہ اطاعت مرد اُنکی نہ کرے اگرچہ کار نیک مین بھی ہو اس لیئے کہ موجب اُنکی
جرأت کا ہوگا اغوا سے کار بد پر اور اُنسے اپنی راے اور راز بیان نہ کرے اور ہو اپنے
اُنکی راے پر نہ رکھے اسلیے کہ جناب امیر المومنین علؑ سے مروی ہی کہ عورت اختیار نہین رکھتی
سوا اُن امور کے جو اُسکی ذات سے متعلق ہین اسواسطے کہ عورت بمنزلہ پھول کے ہی
مدار المہام اور مختار کار نہین اور جملہ حقوق زوجیت یہ ہی کہ واسطے ہر ایک زوجہ کے
ایک ایک شب معین کرے اگر چار ہون اور اگر تین ہون یا دو ہون تو بھی تقسیم کرنا چاہیے
اور باقی راتون مین اختیار ہی یعنی اگر تین بیبیان ہون تو ایک رات مین اختیار ہی
اور اگر دو ہون تو دو راتین ان دونون کی ہین اور دو راتون مین اختیار ہی اور اگر
ایک زوجہ ہی تو چار شبون مین سے ایک شب اُسکی ہی اور تین شبون مین اختیار ہی
جہان چاہے بسر کرے اور اس حکم مین کمی نہ کرے مگر بسبب عذر شرعی کے مثل بیماری
اور سفر کے یا اجازت سے اُس زوجہ کی کہ جسکے حصہ کی وہ رات ہی اور تقسیم لیالی کے
وجوب مین اختلاف ہی اکثر علما قائل اسکے ہین کہ مطلقاً واجب ہی اور بعضے علما
مثل شیخ اور علامہ اور شہید ثانی کا قول یہ ہی کہ وجوب اُس صورت مین ہی کہ اسنے
تقسیم کی ابتدا کی ہو یعنی اگر واسطے ایک زوجہ کے شب معین کی ہو تو باقی
ازواج کے واسطے بھی تقسیم واجب ہوگی اور تقسیم لیالی مین شرط ہی کہ زوجہ منکوحہ
دائمی ہو اور متمتع بہا نہو اور مسلمان ہو یعنی کافرہ نہو اور بالغہ ہو یعنی صغیرہ نہو اور
آزاد ہو یعنے کسی کی کنیز نہو اسلیے کہ متمتع بہا اور کافرہ اور صغیرہ اور
مملوکہ کے واسطے تقسیم لیالی نہین اسی طرح اگر مجنونہ یا نافرمان ہی تو اُسکو بھی تقسیم
لیالی مین حصہ نہین اور اگر زوجہ حرہ اور کنیز منکوحہ ہو تو تقسیم اسطور پر ہوگی کہ واسطے

زوجہ حرہ کے دو شبین اور واسطے کنیز منکوحہ کے ایک شب اور زن کتابیہ بھی تقسیم
لیالی مین برابر کنیز منکوحہ کے ہی اور اگر زن دوشیزہ سے عقد کرے تو سات شبین ابتدا
عقد سے مخصوص اسکی ہین اور اگر غیر دوشیزہ سے نکاح کیا ہو تو تین شبین اسکی ہین
اور کوئی زوجہ شب اپنے حصہ کی اپنی سوت کو نہین بخش سکتی بے اجازت شوہر کے اسلیے
کہ تقسیم لیالی حق مشترک ہی فیمابین زوج و زوجہ کے پس ہبہ کرنا ایک کا بے اجازت
دوسرے کے جائز نہین اور تقسیم مین فقط سونا ہمراہ اسکے یا مکان مین اسکے واجب ہی
مقاربت واجب نہین ہان چار مہینے مین ایک دفعہ البتہ واجب ہی اور اختیار ہی شوہر کو
خواہ اسکے مکان مین جا کر شب باش ہو خواہ اسکو اپنی خوابگاہ مین طلب کرے اور
تقسیم لیالی مین کم ایک شب سے حصہ نہین اور زیادتی راتون کی بغیر رضا ان سب کے
درست نہین پس اگر واسطے ہر ایک کے مثلاً دو شبین مقرر کی ہین تو کسی کے حق مین
کمی نہ کرے اور اگر کمی کریگا تو قضا اسکی یعنی اسکے حق کو پورا کردے اور اگر سفر کرے
تو چاہیے کہ جس زوجہ کا نام قرعہ مین باہر آوے اسکو ساتھ لے یا جسپر سب کی رضا
ہو اور اگر عورت سفر غیر واجب کرے بغیر اجازت شوہر کے تو حکم ناشزہ مین ہی
ہان اگر سفر اسکا واجب ہو یا اجازت شوہر نے دی ہو تو قضا اسکی ذمہ شوہر کے ہی
اور جو اشخاص ایسے ہین کہ رات انکی واسطے معاش کے ہی مثل پاسبان وغیرہ کے
پس دن انکا قائم مقام شب کے ہی تقسیم لیالی مین اور جس زوجہ کے یہان
رہے مستحب ہی کہ صبح بھی وہین کرے اور دن بھر رہنا ضرور نہین اسلیے کہ دن واسطے
فکر معاش کے ہی اور مستحب ہی کہ مساوات رکھے درمیان ازواج کے نان و نفقہ مین
اور موافقت مین اور حسن خلق اور کشادہ روئی مین اور اگر بعض ازواج ایک
شہر مین ہون اور بعض دوسرے شہر مین تو جسقدر ایک کے پاس رہے اسی قدر
دوسری کے پاس بھی بسر کرے اور اس حکم مین کچھ فرق نہین درمیان حرہ اور

اور غلام کے اور اسی طرح زوجۂ بیمار اور حائض اور نفسا اور محرمہ مین بھی فرق نہین یعنی
تقسیم لیالی مین ان سب کا ایک حال ہے مگر مقاربت ایسے اوقات مین درست نہین تا وقتیکہ
عذر برطرف ہو اور جسوقت کہ عورت نافرمانی کرے اپنے شوہر کی امور واجبہ مین تو نان و نفقہ
اور حصۂ شب خوابی اسکا ساقط ہوجائیگا اور جب شوہر کو بیزاری زوجہ کی معلوم ہو
تو چاہیے کہ اول اسکو نصیحت کرے اگر سودمند نہو تو اس سے روگردانی کرے اسطور پر
کہ شب کو اسکی طرف پشت کرکے سوئے اور اگر یہ بھی مفید نہو تو اس سے علحدہ ہوئے اور
اگر یہ بھی فائدہ نہ بخشے تو اسکو تعزیر دے اسی قدر کہ جسمین وہ نافرمانی سے باز آوے
اور اسکی تصریح کلام اللہ مین موجود ہے واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی
المضاجع واضربوہن یعنی وہ عورتین کہ خوف کرتے ہو تم انکی نافرمانی کا پس نصیحت کرو انکو
اگر نہ مانین تو روگردانی کرو انسے خوابگاہ مین اگر نہ مانین تو مارو انکو مگر چاہیے کہ
ضرب شدید نہو کہ انکے کسی عضو مین نقص یا خلل آجاوے والا ضامن ہوگا اسکی
دیت کا اور قصاص کا اور اگر بلا سبب زوجہ کو تادیب کرے یا اذیت پہونچاوے
یا ادائے حقوق واجبہ مین مثل نان و نفقہ وغیرہ کے کمی کرے تو عورت مطالبہ
اپنے حق کا کرسکتی ہے پس حاکم اسکا حق دلوادیگا اور اگر اپنے افعال پر اصرار کریگا
تو تعزیر دیگا موافق مصلحت کے اور اگر ایک دوسرے کی زیادتی بیان کرے تو حاکم بعد
تحقیق حال کے مانع ہوگا ظالم کو ظلم سے اور اگر نزاع جانبین سے ہو اور خوف
استمرار اور جدائی کا ہو تو چاہیے کہ حاکم اصلاح ذات البین کردے اگر امتناع
کرے کوئی ان دونون مین سے اور نہ مانے تو حاکم شرع دو شخص انکے
قوم و قبیلہ کے بالغ و عاقل عادل مصلح انمین حکم کرے ایک شوہر کی جانب سے
دوسرا زوجہ کی طرف سے پس جس بات پر وہ دونون متفق ہون وہی حکم
انکا جاری ہوگا ہان اگر اتفاق کرین دونون جدائی اور افتراق پر تو بغیر رضا کے

شوہر کے طلاق واقع نہو گی اور اسی طرح بے اجازت زوجہ کے خلع نہو گا **فصل**
**تیسری** احکام اور حقوق اولاد مین اور حقوق والدین مین جسوقت کہ زوجہ
منکوحہ سے فرزند سالم پیدا ہو اور زمان وطی سے چھ مہینے سے کم نہ گذرے ہون
یا دس مہینے سے زیادہ نہو ے ہون اور بنا بر قول بعضے علما کے ایک سال
سے تجاوز نہ کیا ہو تو وہ فرزند اسی شخص سے ملحق ہوگا اور ایسا فرزند بغیر
لعان کے اپنے باپ سے منتفی نہین ہو سکتا اور اگر اختلاف کرین زوج و زوجہ
مدت حمل مین یا مدت موافقت مین اور بینہ موجود نہون تو قول زوج کا
معتبر ہے ساتھ قسم کے اور فرزند زن متمتع بہا اور مملوکہ کا بھی ملحق ہوگا اگر وطی کرنا متحقق
ہو اور ولادت موافق حد مذکورہ کے ہو مگر نفی ولد اور لعان ان دونون
صورتون مین نہین ہے اور اگر بعد انکار کے پھر اقرار کریگا تو وہ لڑکا ملحق ہو جائیگا
بخلاف اسکے کہ اگر بعد اقرار کے انکار کرے تو مسموع نہین اور اگر کوئی شخص
کسی عورت سے زنا کرے تو لڑکا زانی سے ملحق نہو گا اگرچہ بعد حمل کے اُس سے
نکاح بھی کرے ہان اگر زن شوہردار سے کوئی زنا کرے تو فرزند شوہر سے ملحق ہوگا
اگر شوہر اُسکا حاضر ہو اور اگر خریدے کنیز حاملہ کو اور اُس سے وطی کرے تو فرزند
مالک اول سے ملحق ہوگا اور اگر وطی کرے آقا اپنی مملوکہ سے اور غیر اُسکا بھی تو لڑکا
آقا سے ملحق ہوگا اور اگر علامات نفی کے بھی پائے جائین تو قول اکثر علما کا یہ ہے
کہ نفی کرے اُسکی نہ ملحق کرے اُسکو اپنی اولاد مین بلکہ مستحب ہے کہ اُسکو اپنی میراث
سے کچھ حصہ دلوائے بطور وصیت کے نہ بطور میراث کے اور ظاہرا فقط مشابہت
اُس سے موجب الحاق کی نہین ہوتی اور اگر وطی کی ہو کنیز سے بائع اور مشتری نے
تو لڑکا مشتری سے ملحق ہوگا مگر یہ کہ کم چھ مہینے سے گذرے ہون اور کنیز مشترک سے کسی
شریک کو وطی جائز نہین مگر با جازت اور شرکا کے اور اگر کوئی شریک بغیر اجازت شرکا کے

وطی کریگا تو گنہگار ہوگا لیکن حکم زانی اُسپر نہ جاری ہوگا اور اگر سب شرکا نے اُس سے وطی
کی ہو اور تمیز نہو کہ لڑکا کسکا ہو پس جو اقرار کرے یا تمیز ہوجاوے تو لڑکا اُس سے ملحق ہوگا اور
قیمت کنیز کی اور طفل کی بقدر حصہ شرکا کے اُنکو دیگا اور اگر سب مدعی ہوں یا تمیز نہو سکے
تو بنا قرعہ پر ہوگی جسکا نام نکلیگا لڑکا اُس سے ملحق ہوگا اور قیمت کنیز کی اور لڑکے کی اُسے
دینا ہوگی اور اگر عزل کیا ہو یعنی بیرون فرج منی گرائی ہو تو یہ دلیل نفی ولد کی نہیں ہوسکتی
مگر یہ کہ اور علامات زنا کے پائے جائیں اور اگر کسی نے زن اجنبیہ سے وطی کی ہو بنا بر
خیال حلت کے تو جو فرزند متولد ہوگا وہ وطی کرنے والے سے ملحق ہوگا اور اگر غیر کی کنیز
سے وطی شبہہ واقع ہو اور لڑکا پیدا ہو تو قیمت اُسکی آقا کو دے بشرطیکہ آقا اُس کنیز کا حاضر ہو
اور احتمال الحاق فرزند کا اُسکی طرف نہو سکے اور اگر تزویج کرے کسی عورت سے
بخیال اسکے کہ صاحب شوہر نہیں ہے یا مطلقہ ہے یا شوہر اُسکا مر گیا ہے اور بعد اسکے
خلاف اسکا ظاہر ہو تو وہ عورت شوہر اول کی طرف رد ہوگی بعد عدہ طلاق کے
اور جو اولاد کہ اس سے ملحق ہوسکیگی وہ بھی ملحق ہوگی اور وطی شبہہ میں اگر دونوں
کو شبہہ ہو تو حد زنا کی دونوں سے ساقط ہوگی والا جو عالم ہوگا اُسپر حد جاری ہوگی
مرد ہو خواہ عورت اور جسوقت کہ عورت حاملہ ہو تو بہتر ہے کہ اُسکو ایام حمل میں
سفرجل یعنے بہی کھلائیں کہ باعث خوشبوئی طفل اور صفائی رنگت کا اُسکی ہوگا جیسا کہ
روایت میں وارد ہوا ہے اور منقول ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے کہ زن حاملہ کو کندر کھلاؤ کہ دل لڑکے کا محکم ہو اور عقل اُسکی زیادہ ہو
اور اسلیے کہ اگر لڑکا ہوگا تو موجب شجاعت و بہادری کا ہے اور اگر لڑکی ہوگی
تو باعث زیادتی مہربانی شوہر کا ہے اور جسوقت کہ عورت کو درد زہ ہو تو چاہیے
عورتوں کو کہ اُسکی امداد کریں اور اگر عورتیں ممکن نہوں اور شوہر بھی نہو تو اور
مرد محرم اُسکی امداد کر سکتے ہیں اور جس عورت کے لڑکا پیدا ہو مستحب ہے

کہ اول جو چیز وہ کھائے خرما یا رطب ہو اسلیے کہ حدیث مین وارد ہی کہ حق سبحانہ
و تعالی بقسم فرماتا ہی کہ جو عورت بعد ولادت کے رطب کھاویگی فرزند کو اسکے بردبار
کرونگا اور جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب لڑکا پیدا ہو جاوے شیر
برابر مسور کے لو اور پانی مین مخلوط کر کے اسکے دونون نتھنون مین قطرہ قطرہ ٹپکاؤ
اور پھیر دہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہو پھر ناف اسکی قطع کرو
اگر ایسا کروگے تو لڑکا ام الصبیان سے اور شر شیطان سے محفوظ رہیگا اور نہلانا
لڑکے کا سنت موکدہ ہی بعد ولادت کے اسطور پر کہ اول سر و گردن اسکا دھووے
پھر داہنی جانب پھر بائین جانب اور اسکو پارچہ سفید مین رکھین اور زرد کپڑے مین
رکھنا مکروہ ہی اور حنک یعنے تالو اسکا خاک اور آب فرات سے اٹھاوین اور اگر بہم پہونچے
تو آب شیرین سے اور اگر وہ بھی ہاتھ نہ آوے تو پانی کو خرما یا شہد سے شیرین کرنے شہید ثانی
علیہ الرحمہ نے اسی ترتیب سے لکھا ہی اور بعضے علما کے کلام سے تخییر پائی جاتی ہی
اور جسکے یہان لڑکا پیدا ہو اسکو مبارکباد کہنا مستحب ہی بلکہ اگر اسطرح کہین تو
بہتر ہی رزقک اللہ شکر الواہب الوہاب و بارک لک فی الموہوب و بلغ بہ اشدہ
و رزقک برہ اور دعوت کرنا مومنین کا ایک دن یا دو دن سنت ہی کہ اسکو ولیمہ
مولود کہتے ہین اور ساتوین دن روز ولادت سے نام اسکا رکھین اور بہترین
اسما وہ نام ہی کہ جو دلالت کرے عبودیت خدا پر مثل عبداللہ و عبدالرحیم وغیرہ کے
یا کسی انبیا علیہم السلام کے نام پر چنانچہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
مروی ہی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ جسکے
یہان چار فرزند پیدا ہون اور ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے اسنے
مجھپر ظلم کیا اور جناب امام رضا ع سے مروی ہی کہ فقر و درویشی نہین
داخل ہوتی اس گھر مین کہ جسمین نام محمد یا احمد یا علی یا حسن یا حسین ہو

یا جعفر یا طالب ہو یا عورت کا نام فاطمہ ہو اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ
جب نام محمد رکھے تو ہمیشہ اُسکی پاسداری کرے اور جب فاطمہ نام رکھے تو اُسکو
بد اور بُرا نہ کہے اور بدترین اسما نام حکم یا حکیم یا خالد یا حارث یا ضرار یا مالک رکھنا ہے
اور کنیت کرنا لڑکے کی بہتر ہے مثل ابو الحسن یا ابو طالب وغیرہ کے اور کنیت کرنا ساتھ
ابو مالک یا ابو عیسی کے مکروہ ہے اور اگر نام محمد ہو تو کنیت اُسکی ابو القاسم نہ کرے
کہ یہ مخصوص واسطے جناب رسالت مآب کے ہے اور مستحب ہے کہ ساتوین دن دونون
کانون مین لڑکے کے سوراخ کرین داہنی لومین اور بائین کے بلے مین اور تمام بال سر کے
اُتروانا اور موافق وزن بالون کے طلا یا نقرہ تصدق کرنا کہ یہ بھی ساتوین دن سنت ہے
اور مکروہ ہے کہ کچھ بال سر کے اُتروا دے اور کچھ مثل زلفون کے باقی رکھے اور یہ جو بعض
احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حسنین علیہما السلام کے زلفین تھین پس ظاہرا یہ امر
مخصوص اُنھین حضرات کا تھا علاوہ یہ ہے کہ جس ہیئت پر کہ فی زماننا مرسوم ہے اسکا
ہونا اُن حضرات کے سر پر معلوم نہین ہوتا اور بنا بر مشہور کے سر تراشی مقدم
ہو عقیقہ سے لیکن حدیثون سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سر تراشی اور عقیقہ اور
تولنا بالون کا اور تصدق کرنا طلا کا یا نقرہ کا برابر اُسکے یہ سب ایک ہی جگہ
اور ایک ہی وقت مین واقع ہو اور بعد سر تراشی کے زعفران سر پر ملنا یہ بھی سنت
ہے اور عقیقہ کرنا لڑکے کا ساتوین دن سنت موکدہ ہے بلکہ بعضے علما نے واجب جانا ہے
اور یہی احوط ہے حتی کہ حدیث مین وارد ہے کہ جو لڑکا ساتوین دن بعد ظہر کے مرجاوے
تو بھی عقیقہ اسکا ساقط نہین ہوتا اور اگر کسی کا عقیقہ نہوا ہو تو اوان بلوغ تک باپ پر اور
بعد بلوغ کے آخر عمر تک خود اُس شخص پر لازم ہے کہ اپنا عقیقہ کرے اور جس لڑکے کا
عقیقہ نہوا ہو وہ معرض ہلاکت اور انواع بلا اون مین مبتلا رہیگا چنانچہ اکثر
احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور جسکو نہ معلوم ہو کہ عقیقہ اسکا ہوا ہے یا نہین

چاہیے کہ وہ بھی اپنا عقیقہ کرڈالے چنانچہ حدیث معتبر مین عمر بن زید سے منقول ہی
کہ عرض کی اُسنے نہین معلوم مجکو کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا تھا یا نہین
حضرت نے فرمایا کہ عقیقہ کرلیں اُسنے ایام پیری مین عقیقہ اپنا کیا اور چاہیے
وہ جانور کہ جسپر عقیقہ کرین اگر اونٹ ہو تو پانچ یا چھ برس کا ہو اگر گوسفند ہو
تو چھ یا سات مہینہ کا ہو اور صحیح اور سالم اور بےعیب ہو لنگڑا اور شاخ شکستہ
وغیرہ نہ ہو اور چاہیے کہ ہم شکل ہو فرزند کا یعنے اگر لڑکا ہو تو نر ہو اور اگر دختر ہو تو
مادہ ہو اور نر ہونا بہرحال بہتر ہو اور قیمت دینے سے عقیقہ کی ثواب عقیقہ کا حاصل
نہین ہوتا اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہو کہ جناب صادق سے کسی نے عرض کی
کہ مین نے بہت تلاش کیا گوسفند ہاتھ نہ آیا کہ عقیقہ کرتا پس قیمت اُسکی
دیدون حضرت نے فرمایا نہ تلاش کر تاانیکہ ملے اسلیے کہ خدا دوست رکھتا ہی
کہ مساکین کو کھانا کھلایا جاوے اور جانوران حلال کا خون گرایا جاوے پس اگر
واسطے عقیقہ کے شتر ہو تو اُسکو بشرائط نحر نحر کرین اور اگر گوسفند ہو تو بشرائط ذبح اُسکو
ذبح کرین اور مستحب ہی کہ وقت ذبح یا نحر کے یہ دعا پڑھین بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ
وباللہ اللہم ہذہ عقیقۃ عن فلان (اور نام اُسکا لیوے) لحمہا بلحمہ ودمہا بدمہ وعظمہا
بعظمہ اللہم اجعلہ وقاءً لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور سوا اسکے اور بھی دعائین ماثور ہین
اور اگر دختر ہو بجاے ضمیر مذکر کے ضمیر مؤنث کی کہے اور بعد ذبح کے گوشت اُسکا جوڑ جوڑ
علیحدہ کرین اور ہڈیان نہ توڑین اور ثلث یا چوتھائی بنابر اختلاف روایت کے جانب
بائین سے حصہ قابلہ کا ہی اور اگر قابلہ کافرہ ہو تو قیمت اُسکی اُسکو دین اور اگر قابلہ نہو تو
لڑکے کی مان کو دین کہ تصدق کردے اور باقی گوشت کے کم سے کم دس حصہ کرین
اور دس مومنین کو دین اور فقیر ہونا مومنین کا ضرور نہین بلکہ متقی اور صالح ہون
اور اگر پکا کر دین تو بہتر ہی والا ہمراہ اُسکے کچھ نقد بھی دین اور ختنہ کرنا لڑکے کا

واجب ہی اور لڑکیون کا سُنت ہی اور واقع کرنا اسکا ساتوین دن سنت موکدہ ہی
اور اس باب مین تاکید بہت ہی چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ زمین بول
سے اُس شخص کے کہ جسکا ختنہ نہ کیا گیا ہو چالیس دن تک نجس رہتی ہی اور بنا بر
ایک روایت کے چالیس دن تک نالہ کش رہتی ہی خدا کی طرف اور ختنہ ہونا
از جملہ شرائط صحت طواف خانہ کعبہ ہی اسلیے کہ جسکا ختنہ نہ کیا گیا ہو طواف خانہ
کعبہ اُس سے صحیح نہین مگر بعذر شرعی اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی
کہ جسکا ختنہ نہ ہوا ہو پیش نمازی اُسکی درست نہین اور گواہی اُسکی مقبول نہین اور
اگر مر جاوے تو نماز اُسپر نہ پڑھو کہ اُسنے بہترین سنت کو ترک کیا ہی مگر در صورتیکہ
خوف ہلاکت سے ختنہ نہ کیا ہو اور ختنہ لڑکیون کا بھی سنت ہی مگر بعد سات برس
کے روز تولد سے کہ باعث گرامی ہونے کا ہی نزدیک شوہرون کے اور منقول ہی کہ
اول اُن عورتون کی کہ جنکا ختنہ کیا گیا حضرت ہاجرہ مادر حضرت اسماعیلؑ ہین کہ
حضرت سارا مادر حضرت اسحاقؑ نے از روے غضب کے ختنہ اُنکا کیا تھا اور وہ
باعث اُنکی زینت و خوبی کا ہوا اور اُس دن سے یہ سنت جاری ہوئی اور جو لڑکا
کہ اُسکا ختنہ نہ ہوا ہو زمان بلوغ تک تو بعد بلوغ ختنہ اُسپر واجب ہی اور اگر کافر
اسلام لاوے تو ختنہ اُسپر بھی واجب ہی اگرچہ سن اُسکا زیادہ ہو اور دعا پڑھنا
وقت ختنہ مستحب ہی اور کئی دعائین ماثور ہین از انجملہ منقول ہی کہ اس دعا کو پڑھے
کہ حرارت آہن سے محفوظ رہتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ہذہ سنتک و سنۃ
نبیک صلواتک علیہ واتباع منا لک ولنبیک وبمشیتک وارادتک وقضائک لامر
اردتہ وقضاء حتمتہ وامر انفذتہ فاذقتہ حر الحدید فی ختانہ وحجامتہ لامر انت اعرف بہ منی
اللہم فطہرہ من الذنوب وزد فی عمرہ وادفع الآفات عن بدنہ والاوجاع عن جسمہ وزدہ
من الغنی وادفع عنہ الفقر فانک تعلم ولا نعلم اور جملہ حقوق اولاد سے یہ ہی کہ خدا سے

اُسکے مرضعہ یعنی انا مسلمان عاقلہ عفیفہ خوش رو تلاش کرے اور اگر مان لڑکے کی دودھ پلاوے تو وہ اولے ہی اسلیے کہ بہترین شیر شیر مادر ہی بلکہ بعضے علما نے فرمایا ہی کہ جو شیر اول پستان مادر مین آیا ہی اگر وہ دودھ لڑکے کو ندے تو لڑکا ہلاک ہو جاتا ہی اور شوہر کو جبر کرنا زوجہ پر واسطے دودھ پلانے کے نہین ہو سکتا مگر یہ کہ مملوک اُسکی ہو اور اگر مان طالب اجرت کی ہو تو شوہر پر اجرت دینا لازم ہی مگر یہ کہ عورت بیگانہ اُس اجرت سے کم پر یا بے اجرت کے دودھ پلاوے اور اگر اجرت لینے مین دونون برابر ہون تو مان اولی ہی اور سنت ہی کہ مرضعہ احمق اور بدخلق اور ولدالزنا اور مجوسیہ اور یہودیہ نہو مگر حالت اضطرار مین کراہت برطرف ہوگی لیکن چاہیے کہ اُسکو شرب خمر اور اکل خنزیر سے منع کرے اور لڑکے کو ندے کہ وہ اپنے گھر لیجاوے اور جو دودھ کہ زنا سے بہم پہونچا ہو احادیث معتبر مین ممانعت اُس سے وارد ہوئی ہی مگر ایک روایت مین وارد ہی کہ اگر کسی کنیز کو زنا سے دودھ بہم پہونچا ہو اور بعد اُسکے آقا اُسکا اجازت دیدے تو دودھ بھی اُسکا حلال ہو جاتا ہی اور چاہیے کہ ایام رضاعت مین لڑکے کو دودھ پلایا جاوے کہ انتہا اُسکی دو سال ہین اور کم اس سے اُسپر ظلم ہی مگر بسبب کسی عذر کے اور زیادہ اس سے دو ایک مہینے پلا سکتا ہی اور مدت رضاعت تک واسطے حضانت اور پرورش کے مان اولی ہی اگرچہ لڑکا پسر ہو وقتیکہ وہ عورت حرہ مسلمہ ہو اور بعد دو سال کے زمانۂ بلوغ تک واسطے پرورش پسر کے باپ اولی ہی اور اگر دختر ہو تو سات برس تک یا نو برس تک علے اختلاف القولین مان اولی ہی اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ جب تک مان اُسکی دوسرا شوہر نکرے اور باپ بھی اُسکا نہو تو مان مان بلوغ تک اولی ہی اور سنت ہی کہ جب تک لڑکی کدخدا نہو مان کے پاس رہے اور اگر مان مر جاوے تو باپ واسطے پرورش کے بلوغ تک سزاوار ہی اور اسی طرح سے

بالعکس اور اگر دونون نہون تو حفاظت پسر کی متعلق دادا سے ہوگی اور حفاظت
دختر کی متعلق نانا سے لیکن جسوقت کہ مان کافرہ یا کنیز یا مجنون یا غیر مامون ہو یا
انکار کرے یا دوسرا شوہر کرے یا باپ سفر کرے تو اسوقت واسطے پرورش کے
باپ اولی ہی اور بعض احادیث سے مستفاد ہوتا ہی کہ پسر کو سات برس تک
کھیلنے دے اور پھر سات برس تک خط و کتابت تعلیم کرے اور پھر
سات برس تک حلال و حرام خدا سکھائے اور بعض احادیث سے کھانا شناوری
اور تیراندازی کا مستفاد ہوتا ہی اور اگر دختر ہو تو سورۂ نور سکھائین اور سورۂ یوسف
تعلیم نکرین اور بالاخانہ پر نجانے دین اور جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ اپنے لڑکون کو حدیثین یاد دلاؤ کہ مخالفین اُنکو گمراہ نہ کرسکین اور تادیب
کرو اُنکو محبت علیؑ بن ابی طالب پر اگر قبول نکرین تو سمجھو کہ یہ علامت زنازادگی کی ہی
اُنکی مان کی طرف سے اور ایک روایت مین وارد ہی کہ جب چھ سال تمام
کرین تو اُنکو وضو اور نماز تعلیم کرو اور جب یاد آجادے تو حکم کرو واسطے نماز کے
اور اگر ترک کرین تو مارو اور جب چھ برس کے ہون مان ایک لحاف مین باہم اُنکو
نہ سلائین اور بنابر ایک روایت کے جب لڑکے دس برس کے ہون تو فرش خواب
اُنکے علیحدہ کردین اور جب دختر چھ برس کی ہو نامحرم اُسکو پیار نکرین اپنی آغوش مین
نہ بٹھائین اور مان برہنہ اُسکو اپنے ساتھ نہ سلائے اور جب لڑکا سات برس کا ہو
تو عورتین نامحرم اُسکو گلے سے نہ لگائین اور شوخی اور کج خلقی لڑکے کی دلالت کرتی ہی
کہ زمانہ بزرگی مین دانا اور بردبار ہوگا چنانچہ امام موسی کاظم علیہ السلام سے
مروی ہی اور جسطرح فرزند عاق مان باپ کا ہوتا ہی اسی طرح مان باپ بھی عاق
اولاد کے ہوجاتے ہین اگر اُنکے حقوق کو ضائع کرین پس چاہیے کہ نیکی کرین اپنی
اولاد سے اور اُنکو کار دشوار کی تکلیف ندین اور سفاہت و تندی نکرین منقول ہی کہ

خدمت باسعادت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی کہ کس سے نیکی کرون فرمایا مان
باپ سے عرض کی اُسنے وہ انتقال کر گئے فرمایا اولاد سے نیکی کر اور فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوست رکھو اپنی اولاد کو اور رحم کرو
اُنپر اور اگر اُنسے کوئی وعدہ کرو تو اُسے وفا کرو کہ اُنکے گمان مین تم روزی دہندہ
اُنکے ہو اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نہین غضب
فرماتا مثل اُس غضب کے کہ بسبب ظلم زنان اور اطفال کے فرماتا ہی اور
منقول ہی کہ جو اپنی اولاد کو پیار کرتا ہی حق تعالےٰ واسطے اُسکے ایک حسنہ
تحریر فرماتا ہی اور جو شاد کرتا ہی اپنے فرزند کو حق سبحانہ و تعالیٰ روز قیامت اُسکو
شاد فرماتا ہی اور جو اپنے فرزند کو قرآن تعلیم کرے حق سبحانہ و تعالیٰ روز قیامت اُسکے
ماں باپ کو دو حلے نور کے ایسے عنایت فرمائیگا کہ تمام اہل محشر کے مُنھ اُس سے روشن
ہو جائینگے اور جو اپنے اطفال کو پیار نہ کرے وہ اہل جہنم سے ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک
شخص خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ
مین نے کبھی اپنے اطفال کو پیار نہین کیا جب وہ رخصت ہو کے چلا گیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ شخص اہل جہنم سے ہی اور چاہیے کہ محبت اولاد کی
برابر ہو مگر بسبب علم اور صلاح کے اگر بعض کو ترجیح دے تو مضائقہ نہین اور منقول ہی کہ
ملعون ہی وہ شخص کہ اپنے عیال کو ضائع کرے اور منقول ہی کہ جو بازار جائے اور تحفہ واسطے
عیال کے لائے بمنزلہ اُسکے ہی کہ گویا واسطے ایک جماعت فقرا کے تصدق لایا ہی اور
اُنکو پہونچایا ہی اور چاہیے کہ جو تحفہ لاوے پہلے لڑکیون کو دے پھر لڑکون کو تحقیق کہ جو
لڑکیون کو خوشحال کریگا گویا اُسنے ایک بندہ آزاد کیا فرزندان اسماعیلؑ سے
اور جو لڑکون کو خوش کرے گویا وہ خوف خدا سے رویا ہی اور جو خوف خدا سے گریان
ہوگا وہ اہل بہشت سے ہی اور جسطرح حقوق اولاد کے والدین کے ذمہ ہین

اسی طرح حقوق والدین کے ذمہ اولاد کے ہین اور وہ بہت ہین اور رعایت انکی حرمت کی عمدہ شرائع الاسلام سے ہی اور راضی رکھنا اُنکا اشرف طاعات آلہی ہی اور نافرمانی اُنکی اور آزردہ کرنا اُنکا منجملہ گناہان کبیرہ کے ہی اگرچہ ماں باپ کافر ہون چنانچہ منقول ہی کہ تین چیزین ایسی ہین کہ خدا نے کسی طرح اُنہین اجازت نہین دی ہی اول خیانت کرنا امانت مین خواہ نیک کی امانت ہو خواہ بد کی دوسرے وفا کرنا عہد و پیمان کا خواہ نیک سے عہد کیا ہو خواہ بد سے تیسرے نافرمانی کرنا اپنے ماں باپ کی خواہ نیک ہون خواہ بد لیکن امر واجب اور خلاف شرع مین اطاعت اُنکی نہین ہی اور فرمایا حضرت نے جو نیکی کرے اپنے عزیزون سے اور احسان کرے اپنے ماں باپ پر حق سبحانہ و تعالی اُسپر سکرات موت کو آسان فرماتا ہی اور ہرگز دنیا مین پریشانی اُس تک نہین پہونچتی اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ نظر کرنا ابوین کی طرف ازروے مہربانی اور ترحم کے عبادت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہین کہ برابری کر سکے حقوق پدر کی مگر دو چیزین ایک یہ کہ باپ غلام تھا اُسکو خریدلے دوسرے قرضہ اُسکا ادا کرے خواہ زندگی مین قرضہ اُسکا ادا کرے یا بعد مرنے کے اور حق ماں کا باپ سے زیادہ تر ہی چنانچہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ کس شخص سے نیکی کرون حضرت نے فرمایا ماں سے تین مرتبہ اُسنے یونہین عرض کی اور حضرت نے فرمایا ماں سے نیکی کر چوتھی مرتبہ جب اُسنے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا باپ سے بعضے علما نے اس حدیث سے یہ نکتہ استخراج کیا ہی کہ چاہیے انسان کو اپنے تئین مملوک و غلام ماں باپ کا بالاشتراک سمجھے کہ گویا تین ربع ماں کا مملوک ہی اور ایک ربع باپ کا اور چاہیے کہ ایک آن نافرمانی اُنکی نہ کرے اور انکی دعاے بد سے خوف کرتا رہے چنانچہ منقول ہی کہ تین دعائین مستجاب

ہین ہرگز نہین ہوتین ایک دعا مان باپ کی واسطے اولاد نکوکار کے اور دعاے بد انکی واسطے اولاد نافرمان کے دوسرے دعاے بد مظلوم کی حق مین ظالم کے اور دعاے خیر اُسکی واسطے اُسکے کہ جو دادرسی کرے اُنکی اور اُسکے ظلم کا انتقام لے تیسرے دعا مومن کی واسطے برادر مومن کے جب اعانت کرے اُنکی اور دعاے بد اُسکی جب باوجود قدرت اور استطاعت مکے اُسکی حاجت روانہ کرے اور منقول ہر کہ تین گناہ ایسے ہین کہ سزا اور عقوبت اُسکی دنیا مین بہت جلد ظاہر ہوتی ہر ایک عقوق و نافرمانی مان باپ کی دوسرے ظلم مخلوق خدا پر تیسرے کفران نعمت بندے کی نعمت ہو یا خدا کی اور منقول ہر کہ بوے بہشت جو ہزار سال کی راہ سے دماغ مین پہونچیگی محروم رہیگا اُس سے وہ شخص کہ جو عاق ہو والدین کا اور ادنی نافرمانی یہہ ہر کہ اُنکی خدمت گزاری سے دل تنگ ہو کر اُف کرے چنانچہ تصریح اِسکی قرآن شریف مین موجود ہر ولا تقل لہما اُف چہ جائیکہ نظر تند سے اُنکی طرف دیکھے یا اُنپر خشمگین ہو اور حسن سلوک ابوین سے یہ ہر کہ زندگی مین اُنکی اُنکو بہترین نفقہ دے اور نفیس نفیس لباس پہنائے اور خوشترین مقام مین اُنکو ساکن کرے اور مطیع ترین خادم اُنکی خدمت کو دے اور کلام کو اُنکے رد نہ کرے اور اُنکی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھے اور روبرو اُنکے آواز بلند اور تند کلام نہ کرے اور نام اپنا اُنکے نام سے مشہور کرے یعنے ابن فلان تا نام اُنکا صفحۂ دہر پر باقی رہے اور رفتار مین اُنپر پیش قدمی نہ کرے اور بیٹھنے مین اُنسے تقدم نہ کرے اور ایسا سلوک نہ کرے خلق سے کہ باعث اُنکے دشنام کا ہو اور بے اجازت اُنکی کسی امر مستحب پر اقدام نہ کرے اور بغیر رخصت اُنکی اُنسے مفارقت نہ کرے اسلیے کہ ایک حدیث مین وارد ہر کہ ایک شخص نے چاہا کہ واسطے جہاد کے جاوے اور مان باپ اُسکے پیر تھے اور اُس سے نہایت مانوس تھے اُنھون نے مفارقت اُسکی گوارا نہ کی صورت حال سُنے خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کو نہ جا اور قسم یاد فرمائی اور کہا کہ ثواب ایک شب کا تیرے اس حال مین
زیادہ ہی ثواب ایک سال کے جہاد سے اور جب مر جائین تو واجبات اُنکی ادا کرے اور
واسطے اُنکے طلب آمرزش کرے خدا سے اور جسطرح نفقہ اولاد کا ابوین پر واجب ہی اسیطرح
نفقہ ابوین کا اولاد پر واجب ہی اور نفقہ دینے مین غنا اور استطاعت اُسکی اور احتیاج اور
عجز واجب النفقہ کا شرط ہی پس اگر قدرت کسب معاش کی رکھتے ہون تو اُنکا نفقہ اُس
شخص پر واجب نہوگا خواہ والدین ہون خواہ اولاد اور یہ بھی شرط ہی کہ جسکا نفقہ واجب ہی
وہ کسی کا مملوک نہ ہو اگرچہ فاسق یا کافر ہو اور اگر باوجود شرائط کے نفقہ نہ دے تو حاکم اُسپر
جبر کریگا اور ادنی نفقہ یہ ہی کہ کافی ہو اُنکے کھانے اور پینے اور پہننے کو اور جسوقت کہ باپ نہو یا
محتاج ہو تو نفقہ پوتے کا دادا پر واجب ہی اور اسی طرح اگر بیٹا نہو یا محتاج ہو تو نفقہ دادا کا
پوتے پر واجب ہی اور باقی اقارب مثل بھائی اور بہن اور چچا اور ماموں اور خالا اور پھوپھی
واجب النفقہ نہیں ہین مگر احسان اور حسن سلوک اُنسے مستحب ہی اور موجب ثواب
عظیم ہی اور مراد ذوی الارحام سے یہی لوگ ہین کہ اعانت جنکی باعث قبول
اعمال اور افزونی عمر و مال ہی اور قطع رحم اُنکا سلب کرتا ہی عمر و دولت اور زوال
ملک و نعمت کو چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اگر تین برس کی
عمر ہوتی ہی بسبب صلہ رحم کے تیس برس کی ہو جاتی ہی اور اگر تیس برس کی
ہوتی ہی بسبب قطع رحم کے تین برس کی ہو جاتی ہی اور ایک حدیث صحیح مین
وارد ہی کہ تین چیزین ایسی ہین کہ جو مرتکب اُنکا ہوتا ہی قبل مرنے کے عقوبات
اور سزا اُسکی پاتا ہی ایک ظلم کرنا دوسری قطع رحم کرنا تیسری جھوٹے
قسم کھانا اور فرمایا کہ تین شخص داخل بہشت نہ ہونگے ایک جو ہمیشہ شراب
پیے دوسرے جو ساحر ہو تیسرے جو قطع رحم کرے پس لازم ہی کہ قطع رحم نکرے
اگرچہ صاحبان رحم مومن نہون اسلیے کہ اگر مومن ہونگے تو دوہرا

حق انکا ہی ایک حق رحم کا دوسرا حق اسلام کا چنانچہ ایک حدیث اسپر دلالت صریح کرتی ہی
اور منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو صلۂ رحم کرے
مین ضامن ہون اُسکا کہ خدا دوست رکھتا ہی اُسکو اور روزی اُسکی فراخ کرتا ہی
اور عمر اُسکی دراز فرماتا ہی اور داخل بہشت کریگا اُسکو بلکہ برلانا حاجت برادر
مومن کا باوجود قدرت واستطاعت کے واجب ہی اور جسطرح بغیر احتیاج کے
سوال کرنا حرام ہی اسی طرح باوجود استطاعت وقدرت کے محروم کرنا بھی
حرام ہی اور سعی کرنا حوائج مومنین مین باعث اجر عظیم ہی چنانچہ منقول ہی کہ جو
ایک حاجت کسی برادر مومن کی برلاوے خدا اُسکی لاکھ حاجتین برلاتا ہی بروز قیامت
کہ ایک اُنمین سے داخل ہونا بہشت کا ہی اور فرمایا کہ برلانا حاجت مومن کا
بہتر ہی ہزار بندے آزاد کرنے سے اور ہزار گھوڑے راہ خدا مین بھیجنے سے اور
جو شخص باوجود قدرت کے امتناع کرے حاجت روائی مومن سے حق سبحانہ
وتعالی روز قیامت اُسکو باروے سیاہ وچشم کبود محشور کریگا اور ہاتھ اُسکے
گردن مین بندھے ہونگے اور فرمائیگا کہ یہ وہ شخص ہی کہ جسنے خیانت کی
راہ خدا ورسول مین پس حکم فرمائیگا کہ اُسکو داخل جہنم کرین اور جو شخص
سعی کرے حوائج مومن مین پس جو قدم اس راہ مین اُٹھاتا ہی حق سبحانہ
وتعالی پچھتر ہزار فرشتے موکل فرماتا ہی کہ اُسپر اپنے پرون کا سایہ کرین
اور ہر قدم پر ایک نیکی واسطے اُسکے لکھین اور گناہ اُسکے محو کرین اور جب
کارسازی سے فارغ ہوتا ہی تو ثواب حج وعمرہ کا اُسکے نامۂ عمل مین لکھتا ہی اور
حدیث صحیح مین جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جس بندۂ مومن مین یہ چار خصلتین
جمع ہون حق سبحانہ وتعالی اُسکو بلند ترین غرفہاے علیین مین جگہ دیگا ایک
یہ کہ یتیمون کی پرورش کرے مثل پدر رحیم کے دوسرے یہ کہ دلداری

شکستہ دلون کی کرے اور متکفل ہو اُنکے حوائج کا تیسرے یہ کہ بار اُٹھائے اور امداد کرے
اپنے والدین کی اور ہرگز روادار اُنکی تکلیف اور آزردگی کا نہو چوتھے یہ کہ اپنے مملوک پر
ترحم کرے اور اُنکو کار دشوار کی تکلیف نہ دے اور اُنسے جہالت نہ کرے مخفی
نہ رہے کہ حقوق مملوک سے یہ ہی کہ اُنسے اگر سہواً خطا ہو جاوے تو معاف کردے اور
اگر عمداً خطا کرین اور مستحق تعزیر ہون تو حد پانچ تازیانہ تک تعزیر دے سکتا ہی
مگر بہ نرمی و آہستگی اور منقول ہی کہ اگر مملوک موافق طبیعت کے نہون تو اُنکو آزاد
کرو یا بیع کرو اور بدترین مردم وہ شخص ہی کہ اپنے غلام یا کنیز کو مارے اور چاہیے
کنیز و غلام کو بھی کہ اپنے آقا کی اطاعت اور فرمانبرداری کرین اور بغیر
اجازت اُنکے کوئی کام نہ کرین اگرچہ مستحب بھی ہو اور خوشی مالک کی مقدم رکھے
اپنی خوشی پر اور اگر بے اجازت آقا کے کہین چلا جائیگا تو نماز اُسکی مقبول نہین
تا اینکہ خدمت آقا مین حاضر ہو اور چاہیے آقا کو کہ اُنکے نان و نفقہ کا خیال رکھے
اسلیے کہ نفقہ مملوک کا آقا پر واجب ہی اور اگر کوئی کسب و کاریگری رکھتے ہون
یا جانتے ہون مگر اُنکے نفقہ کو کافی نہو تو تمام اُسکا آقا پر لازم ہی اور حد اتفاق کی
یہ ہی کہ موافق اور مملوک کے کہ اُسکے شہر مین ہون اُنکو بھی دین اور اگر بہائم
مثل اسپ و شتر وغیرہ کے جو اُسکے مملوک ہون خواہ اُنسے نفع ہوتا ہو خواہ نہ
نفقہ اُنکا بھی اُسپر واجب ہی بقدر کفایت حال اُنکے یعنے اُنکو بھوکا اور پیاسا
نہ رکھے اور اگر نہو سکے تو اُنکو چھوڑ دے کہ گھاس وغیرہ کھالین فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ واسطے چارپائے کے اُنکے صاحب پر چھ حق ہین نہ بار کرے
اُسپر زیادہ اُسکی طاقت سے اور اُسکی پشت کو مجلس قرار نہ دے کہ بیٹھا
باتین کرے اور جب اُترے تو پہلے اُسکے واسطے گھاس وغیرہ کی تدبیر کرے
اور زیادہ مشقت اُس سے نہ لے اور اُسکے منھ پر نہ مارے کہ وہ تسبیح خدا کرتا ہی اور جب پانی

گذرے تو پانی کو اُسپر عرض کرے کہ اگر پیاسا ہو پی لے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شب معراج دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ اُسپر عذاب ہوتا ہی پوچھا مین نے حال اُسکا کہا گیا کہ اسنے ایک بلی کو باندھا تھا نہ کھلایا اُسکو نہ سیراب کیا اُسکو اور نہ چھوڑا کہ کچھ کھا لیتی تا اینکہ وہ مرگئی پس بسبب اُسکے وہ معذب ہی اور فرمایا کہ دیکھا مین نے ایک عورت زانیہ کو خوشحال پس پوچھا حال اُسکا کہا گیا کہ یہ ایک کتے پر گذری کہ وہ پیاس سے ہانپتا تھا اسنے اپنا دامن کوئین مین تر کیا اور اُسکے مُنھ مین نچوڑا تا اینکہ وہ سیراب ہو پس بخش دیا خدا نے اسکو اور جو حیوانات مثل کبوتر اور مرغ کے اسکے مملوک ہون انفاق اُنکا بھی اسکے ذمہ مین ہی اور اگر کمی کریگا دینے مین تو حاکم اُسپر جبر کریگا یا انفاق کرے اُنپر یا اُنکو اپنی ملکیت سے رہا کرے اور جو لوگ اُسکے واجب النفقہ ہین اُنکو اپنی زکوٰۃ واجب اور صدقہ واجب نہین دے سکتا ہان صدقہ مستحب اگر واسطے توسع حال کے دے تو مضائقہ نہین خاتمہ بیان بعض احکام طلاق مین ہی اور اُسمین چار فصلین ہین فصل اول بیان طلاق اور اقسام طلاق مین ہی جان تو کہ صحیح ہی طلاق دینا بالغ وعاقل کا بقصد واختیار بلا جبر واکراہ پس اگر کوئی جبر کرے اور اسکو ظن ضرر ہو اپنا یا بعض عیال کا پس ایسے وقت مین طلاق دینا اگرچہ بہ تقیہ لازم ہی لیکن وہ طلاق شرعی نہین اور چاہیے کہ صیغہ طلاق کا حضور مین دو عادلون کے مجلس واحد مین خود یا وکیل اُسکا واقع کرے اور دونون عادل مجلس واحد مین متوجہ ہوکر سنین اور دونون مرد ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کے یا حضور مین ایک عادل کے یا ایک مجلس مین ایک مرد عادل کے سامنے اور دوسری مجلس مین دوسرے مرد عادل کے سامنے یا حضور مین فقط عورتون کے واقع کرے تو طلاق واقع نہوگی اور جس عورت کو طلاق دے چاہیے کہ

اُسکو معین کردے اور وہ اُسکی زوجہ دائمی ہو اور پاک ہو حیض و نفاس سے
اگر مدخولہ تھی اور شوہر بھی اُسکا حاضر ہو تو علم طہر کا رکھتا ہو جس طہر مین کہ طلاق
دی ہو اور وہ طہر موافقت نہو یعنے اُس طہر مین اُس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر
مقاربت کی ہو تو جب تک حیض نہ آئے اور وہ پاک نہو طلاق دینا صحیح نہین ہی
اور اسی طرح اگر طلاق دے زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین
باوجود حضور اور علم کے تو یہ بھی طلاق صحیح نہین ہوگی اور اگر پے در پے تین مرتبہ
طلاق دے کہ اُسکے درمیان مین رجوع نہ کی ہو تو نزدیک علمائے امامیہ کے
ایک طلاق ہوگی اور موافق مذہب اہل خلاف کے تین طلاقین ہونگی اور
یہ حقیقت مین طلاق بدعت ہی اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر و
حیض سے واقف نہو سکے تو صحیح ہی اگرچہ ایام حیض و نفاس مین واقع ہو جاوے
اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت
متعہ کا یا تحلیل کا یا بخش دینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا مین بجائے طلاق کے ہی
اور صیغۂ طلاق یہ ہی کہ کہے زوجتی زینب طالق یا ہذہ طالق یا انت طالق
یا زوجتی طالق اگر زوجہ ایک ہی ہو اور اشتباہ واقع نہو سکے والا جو لفظ دلالت
کرے تعیین زوجہ پر اُسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اسطرح کہے زوجۃ موکلی ہذہ طالق
اور چاہیے صیغہ طلاق کا بلفظ ماضی بقصد انشاء واقع کرے نہ بقصد مستقبل نہ بطور خبر کے
جیساکہ صیغۂ نکاح مین بیان ہوا اور تا مقدور عربیت سے عدول نہ کرے اور باوجود
قدرت کے زبان سے کہے اور تحریر و اشارہ کافی نہین اور چاہیے کہ لفظ صریح سے
طلاق دے پس اگر کہے زوجتی طلاق یا من المطلقات یا مطلقہ تو طلاق
صحیح نہوگی ہرچند لفظ آخر مین شیخ الطائفہ نے صحت کو قوت دی ہی لیکن ضعف سے
خالی نہین اسواسطے کہ یہ خبر ہی انشا نہین اور چاہیے کہ طلاق کی شرط معلق نہ کرے

تبعیض طلاق بین درست نہین مثل اسکے کہ کہے راسک طلاق یا صدرک طلاق یا
ثلثک طلاق یا ربعک طلاق اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمین ہین قسم اول طلاق
بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین اور وہ تین ہین پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو
اور عورت کو بعد دخول کے حیض مین یا نفاس مین طلاق دے یا سفر مین گیا ہو
اور اتنا زمانہ نہ گذرا ہو کہ عورت طہر مواقعت سے نکلے اور دوسرے طہر مین نہ داخل ہو
اُس شخص کا بھی طلاق دینا زن حائض کو بدعت مین داخل ہی دوسری طلاق دینا
عورت کا جس طہر مین دخول کیا ہی تیسری تین طلاق برابر دینا اسطرح سے کہ بیچ مین
رجوع نہ کی ہو اور محقق نے یہ تینون صورتین طلاق کی علی الاطلاق باطل کہی ہین
لیکن آخر کی صورت کے مطلقاً باطل ہونے مین تامل ہی قسم دوم طلاق سنت
بالمعنی الاعم یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہی اُسکی دو قسمین ہین - بائن اور
رجعی - بائن وہ طلاق ہی کہ جسمین ابتداءً رجعت نہ ہو اور وہ پانچ عورتین ہین اول ایک
زن غیر مدخولہ دوسرے وہ عورت کہ سن یاس کو پہونچی ہو یعنے حیض کے دیکھنے سے
مایوس ہو اور وہ پچاس برس ہین غیر قریشی اور نبطی مین اور ساٹھ برس ہین ان دونون مین
تیسرے وہ لڑکی کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتھے زن مختلعہ یا مبارات یعنے جسنے کچھ دیکر
شوہر سے طلاق لی ہو پس جب تک کہ وہ اُس چیز کو پھیر نہ لے شوہر رجوع نہین کر سکتا
پانچوین زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دے کے رجوع کی ہو اور پھر طلاق دے کے رجوع کی
تیسری مرتبہ جو طلاق دیگا تو پھر حرام ہو جائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے کہ اُسکو
محلل کہتے ہین آزاد ہو یا بندہ اور محلل مین شرط ہی نکاح دائمی کی اور مقاربت کی پس
جب وہ شخص بلا جبر و اکراہ بشرائط معتبرہ اُسکو طلاق دے اور عدۂ طلاق گذر جاوے
تب شوہر اول اُس سے نکاح کر سکتا ہی اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جسمین شوہر رجوع کر سکتا ہی
خواہ رجوع کرے خواہ نہ کرے پس اگر زن مختلعہ نے جو کچھ دیا تھا پھیر لیا تو وہ طلاق

رجعی کہلائیگی اسواسطے کہ اب مرد رجعت کرسکتا ہو اور بائن بھی ہو اسواسطے کہ
ابتدا اگر رجوع نہین کرسکتا تھا اور طلاق رجعی کے بہت اقسام ہین کہ حصر اُنکا
نہین ہوسکتا ازانجملہ ایک طلاق عدی ہو یعنے وہ طلاق کہ جسمین شوہر
اثناے عدہ مین رجوع اور وطی کرے پھر جسوقت چاہے بشرائط معتبرہ
طلاق دے دوسرے طلاق سنی بالمعنی الاخص ہو اور وہ یہ ہو کہ عدے مین
رجوع نہ کرے بلکہ بعد از عدہ عقد جدید کرے اور یہ طلاق کبھی بائن کے ساتھ
پائی جاتی ہو جسوقت طلاق بائن دے کے بعد انقضاے عدہ کے عقد جدید کرے
اور کبھی طلاق بائن ہوتی ہو اور سنی نہین ہوتی ہو جسوقت کہ عقد جدید نہ کرے
اور کبھی بالعکس ہوتا ہو مثلاً طلاق رجعی ہو اور عدے مین رجوع نہ کرے بلکہ بعد
از عدہ عقد جدید کرے اور اسی طرح سنی اور رجعی کبھی جمع ہو جاتی ہین جیسا کہ
اسی صورت مین مذکور ہوا اور کبھی طلاق سُنی بغیر رجعی کے ہوتی ہو جیسے کہ طلاق
بائن دیکر بعد از عدہ عقد کرے اور کبھی رجعی بغیر سنی کے پائی جاتی ہو مثلاً جسوقت کہ
رجوع اثناے عدہ مین ہو اور محقق نے شرائع مین طلاق کی تین قسمین بیان کی ہین
بائن اور رجعی اور عدی اور عدی کی صورت یہ لکھی ہو کہ بشرائط معتبرہ طلاق دے
اور اثناے عدہ مین رجعت اور مقاربت کرے پھر طہر موافقت سے نکلنے کے بعد
طلاق دے پھر رجوع اور مباشرت کرے پھر طلاق دوسرے طہر مین دے پس وہ حرام
ہو جائیگی اور محلل کی احتیاج ہو گی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد کریگا اور بطور
سابق عمل مین لائیگا تو پھر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہو گی اور بعد طلاق دینے
محلل کے اسی طرح اگر پھر کریگا تو حرام موبد ہو جائیگی اور اس تقسیم سے طلاق عدی قسیم
رجعی کی نہین ہوتی ہو بلکہ ایک قسم جداگانہ مطلق طلاق کی ٹھہرتی ہو اور بہتر یہی ہو کہ رجعی کی
قسم ٹھہرائی جاے اور فقط اصطلاح کا فرق نہین ہو جیسا کہ بعضے علما نے خیال کیا ہو

بلکہ جب قسم رجعی کی ٹھہریگی تو حکم بھی رجعی کا جاری ہوگا احکام طلاق رجعی ہر گاہ عورت کو
بشرائط مذکورہ طلاق دے اور وہ عورت غیر ہو اُن عورتون کی جو طلاق بائن مین
مذکور ہوئین تو اثنائے عدہ مین رجوع کرسکتا ہے اور جب تک وہ عورت عدہ تمام کرے
حکم زوجیت مین ہے یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہے اور باہم انکے توارث ہوگا اگر اثنائے
عدہ مین کوئی اُن دونون مین سے مرجاوے اور رجوع اُسے کہتے ہین کہ شوہر
اثنائے عدہ مین اُس سے کہے راجعتک یا کہے کہ مین نے طلاق نہین دی یا اُس سے
مقاربت کرے یا بوسہ لے یا شہوت سے مس کرے اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ
مقاربت اُس سے حرام ہو درست ہے مثل ایسکے کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو
اور جسطرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق مین ضرور نہین ہے اسیطرح رجوع مین بھی اطلاع ضرور نہین
پس اگر زوجہ غائب کو طلاق دے اور عدے مین رجوع کرے تو درست ہے اور گواہ کرنا
رجوع مین ضرور نہین بلکہ مستحب ہے اور اگر طلاق دیکر رجوع کی ہو پھر اختلاف ہو زوجہ کہے
کہ دخول پہلے نہین ہوا تھا پس نہ عدہ ہے نہ رجوع ہے اور مرد مدعی دخول کا ہو اور بینہ
موجود نہ ہون تو قول عورت کا ساتھ قسم کے معتبر ہے اور اسیطرح اگر عورت دعوی کرے
کہ عدہ تمام ہوا اور احتمال اتمام کا بھی ہو تو دعوی عورت کا معتبر ہے اور زوجہ کو
بے رنجش کے اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہے اور اگر مریض طلاق دے
اپنی زوجہ کو رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اُسکی ایک سال تک وارث اُسکی ہوگی مگر
یہ کہ اثنائے سال مین اُسنے دوسرا شوہر کرلیا ہو یا زوج اچھا ہوگیا ہو تو نہ ہوگی —
اور جسوقت زوجہ کی طرف سے دل مین کھٹکا ہو یا ادائے حقوق سے اُسکے
عاجز ہو یا آپس مین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام اور موافقت کی باقی نہ رہے تو ایسے
وقت مین طلاق دینا مستحب ہے اور اگر قسم کھائے وطی کی ایک مدت تک یا
ظہار کرے تو بعد حکم حاکم شرع کے طلاق دینا واجب ہوگا چنانچہ انشاءاللہ ذکر اسکا ہوگا

اور جب تک عورت عدہ رجعی مین ہو نان ونفقہ اُسکا شوہر پر واجب ہو تا وقتیکہ نافرمانی
نہ کرے خواہ حرہ ہو خواہ کنیز مملوکہ ہو یا غیر مملوکہ اور زن متمتع بہا کا ایام عدہ مین نان
ونفقہ واجب نہین اور حرام ہی زن مطلقہ پر کہ خانۂ شوہر سے کہین جائے جب تک
ایام عدہ کے تمام ہون اور اگر کوئی ضرورت داعی ہو تو بعد نصف شب کے جاوے
اور قبل طلوع صبح کے چلی آوے اور عدۂ بائن اور عدۂ وفات مین شب باشی خانۂ شوہر
مین واجب نہین اور نان ونفقہ بائن کا نہین مگر یہ کہ حاملہ ہو پس نفقہ اُسکا واجب ہی
بنا بر نص قرآنی کے وانکن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن ہر چند
اسمین اختلاف ہی کہ آیا یہ نفقہ اُسکی ذات کے واسطے ہی یا اُسکے حمل کے لیے ہو اور
جسطرح مطلقہ خانۂ شوہر سے نکل نہین سکتی اسی طرح شوہر پر بھی واجب ہی کہ اُسکو
گھر سے نہ نکالے مگر یہ کہ کوئی امر تازہ حادث کرے کہ باعث ملال کا ہو یا ایذائے اہل
وعیال کا **فصل دوسری** بیان عدہ مین ہی عدہ اُس مدت کو کہتے ہین کہ عورت
اُسمین منتظر رہے تا کہ رحم اُسکا نطفہ سے پاک ہو جاوے یا محض تعبد کی راہ سے یا
واسطے سوگ اور غم شوہر کے اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدۂ طلاق دوسرا
عدۂ وفات پس معلوم ہو کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولۂ شوہر کی ہو اور صاحب عادت
معین ہو تو عدۂ طلاق اُسکا علی الاشہر تین طہر ہین اس طرح سے کہ ایک طہر وہ ہی کہ
جسمین طلاق دی گئی ہی اگرچہ وہ طہر کامل نہ ہو بلکہ بقیہ طہر کا ہو اور پھر حیض کے بعد دوسرا
طہر شروع ہو گا اور بعد دوسرے حیض کے تیسرا طہر اور جب یہ طہر بھی کامل ہو جاویگا
اور حیض دیکھے گی تو عدہ اُسکا تمام ہوا خواہ شوہر اُسکا آزاد ہو خواہ غلام اور جو
عورت حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حائض کا رکھتی ہی عدۂ طلاق اُسکا تین
مہینے ہین پس اگر چاند دیکھتے ہی مثلاً طلاق دی تو تین چاند کا اعتبار کرے اور اگر کچھ
دن چاند کے گذرے تھے تو اُسی قدر تیسرے چاند سے بھی حساب کرے اور یہی حکم کنیز

و مملوک کا ہی جسوقت کہ آقا اُسکو آزاد کرے خواہ صاحب اولاد ہو خواہ نہ اور جو عورت
کہ یائسہ یا صغیرہ ہو بنابر مشہور کے عدہ اُسکا کچھ نہین اور بنا بر قول سید مرتضیٰ
اور ابن زہرہ وغیرہ ہما کے عدۂ طلاق اُنکا بھی تین مہینے ہین اور زوجۂ غیر مدخولہ کا
عدہ کچھ نہین اور عدۂ طلاق زن حاملہ کا وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص
اور اگر زن متمتع مدخولہ کی مدت تمام ہو گئی ہو یا شوہر نے ہبہ کر دی ہو تو اُسکا عدہ
دو حیض ہین اور اسی طرح سے کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت معین رکھتی ہو تو عدۂ طلاق
اُسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اُسکا حُر ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر
ظاہر ہوتے ہین اور احتیاط اسی مین ہی کہ دو حیض کا اعتبار کیا جاوے کما فی شرح اللمعۃ
اگرچہ بعض علما نے اسکے احوط ہونے مین کلام کیا ہی اس نظر سے کہ اگر کنیز کے ایام حیض
منقضی ہو جائین اور کچھ باقی رہجائے اُسوقت طلاق ملے یا زن متمتع بہا کی مدت متعہ
اثنائے حیض مین اسی طرح تمام ہو یا بقیہ مدت کو مرد چھوڑ دے تو عدہ مین حیض محسوب
ہو جائیگا پس احوط نہ ہوا لیکن مقتضائے احتیاط یہ ہی کہ زمان عدہ مین دو حیض کامل کا
اعتبار کیا جاوے اور بقیہ حیض اول یا ابتدائے حیض ثانی پر اکتفا نہ کی جاوے اور شہید
ثانی کی یہی مراد ہی چنانچہ دلیل مین ذکر کیا ہی کہ حیض ناقص کو حیض نہین کہتے ہین اور یہ
ان دونون امرون پر مشعر ہی بلکہ تصریح امر اول کی اُنکے کلام مین واقع ہی مسئلہ اگر
عادت عورت کی معین نہو یا وہ حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حائض کا رکھتی ہو تو
عدۂ طلاق اُسکا پینتالیس دن ہین مسئلہ اگر اثنائے عدہ مین کنیز آزاد ہوجاے
تو مثل زن آزاد کے ایام عدہ کے تمام کرے مسئلہ اگر کوئی حرہ بعد طلاق کے
تیسرے مہینے حیض دیکھے تو عدہ اُسکا تین مہینے کا باطل ہو جائیگا اسواسطے کہ
تین مہینے کے عدہ ہونے مین شرط یہ ہی کہ خون نہ آوے چنانچہ صحیحہ محمد بن مسلم
اور روایت زرارہ مین واقع ہوا ہی پس لازم ہی کہ عدہ تین طہر کا اعتبار کرے

پس اگر تین مہینہ کے عرصہ مین یا زیادہ مین تین طہر ہوگئے تنہا اور اگر دوسرے یا تیسرے
حیض مین خون نہ آیا پس شبہہ حمل کا ہوا اور اس صورت مین بنا بر قول اکثر کے اسکو
چاہیے کہ روز طلاق سے نو مہینہ تک صبر کرے اگر اسمین حمل ظاہر ہو گیا تو عدہ اسکا
وضع حمل ہی جب ہوئے اور اگر حمل ظاہر نہوا تو تین مہینہ اور صبر کریگی کہ یہ بمنزلہ
تین طہر کے ہی اور اگر کنیز ہی تو اسی طور پر دو طہر کا حساب کریگی اور عدہ طلاق کا روز
علم سے ہی یعنے جب زوجہ کو معلوم ہو کہ شوہر نے طلاق دی اور عدہ وفات کا روز وفات
شوہر سے ہی اور مدت اسکی چار مہینہ دس دن ہین اگر عورت حرہ منکوحہ ہو دائمی ہو یا متمتع
بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین
شوہر اسکا غلام ہو یا آزاد اور یہی حکم ام ولد کا ہی اور جو کنیز کہ اپنے آقا سے حاملہ ہو وہ بھی
چار مہینہ دس دن عدہ وفات کا رکھیگی اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ کنیز غیر حاملہ کا بھی
عدہ وفات یہی ہی اور اگر کنیز منکوحہ ہو تو عدہ وفات اسکا دو مہینہ پانچ دن ہین
اور عدہ وفات مین بنا بر مشہور کے حداد واجب ہی اور معنی حداد کے ترک کرنا
زینت کا ہی یعنی اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے اور بعض علما نے کہا ہی کہ
سرمئی رنگ کا مضائقہ نہین ہی وہ میل خورہ ہوتا ہی زینت اس سے
منظور نہین ہوتی اور حق یہ ہی کہ بحث رنگ مین بیکار ہی اور حداد کا مدار زینت پر ہی
اور تزئین کا حال باختلاف زمان و بلدان مختلف ہوتا ہی چنانچہ ان بلاد مین
سرمئی رنگ سے بھی زینت مقصود ہوتی ہی بلکہ بعض علماے نجف نے بھی اسی راہ سے
کحلی رنگ مین تامل کیا ہی پس احتراز لازم ہی اور چاہیے کہ خوشبو وغیرہ نہ لگائے
سرمہ نہ دے اور اگر بسبب ضعف بصر وغیرہ کے سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا
جائز ہی پس اگر شب کے لگانے اور صبح کے پونچھ ڈالنے سے ضرورت رفع ہو جائے
تو ایسا ہی کرے ورنہ اگر دن کے لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی لگا سکتی ہی

بقدر ضرورت کے اور چاہیے کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ باعث زینت کی ہو عرفاً
اُسکو بھی ترک کرے لیکن کنگھی کرنا بالون مین اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات
رفیع اور نفیس مین رہنا اور اچھے فرش پر بیٹھنا حرام نہین اور اسی طرح لڑکون
اور خادمون کو آراستگی رکھنا حرام نہین اور اس حکم مین سب ازواج برابر ہین
یعنی صغیرہ اور کبیرہ یائسہ اور غیر یائسہ حرہ اور کنیز مدخولہ اور غیر مدخولہ سواے
کنیز مملوکہ کے کہ اسمین اختلاف ہے اور بنا بر قول محقق اور شہید ثانی کے اور ظاہر کلام
شہید اول کے واسطے کنیز کے حداد نہین اور حدیث صحیح مین بھی تصریح اسی کی ہے
اور اگر زوجہ حاملہ ہو دائمی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد عدہ وفات اُسکا ابعد
اجلین ہین یعنی اگر وضع حمل پہلے ہو جاوے تو انتظار عدۂ وفات کا کرے
اور اگر عدۂ وفات پہلے گذر جاوے تو انتظار وضع حمل کا کرے اور اسی طرح جو
عورت کہ شوہر اُسکا مفقود الخبر ہو تو وہ بھی بنا بر مشہور کے عدہ وفات کا رکھیگی بعد
حکم حاکم کے یعنی وہ عورت کہ جسکا شوہر مفقود الخبر ہو بہر حال اُسکو صبر اولی ہے
خواہ اُسکے عزیز اُسکو نفقہ دین خواہ نہ دین اور اگر صبر نہ کر سکے تو حاکم شرع سے
حال اپنا بیان کرے اور حاکم ایسے وقت مین زمان مرافعہ سے چار برس تک
اُسکو منع کریگا اور اس مدت مین اُسکے شوہر کی تلاش کریگا جس جانب کو
گیا تھا اور اگر کوئی جانب معین نہو تو چارون طرف پس اگر خبر صحیح نہ ملے تو
حاکم اُسکے شوہر کی طرف سے طلاق دیگا اور اولی یہ ہے کہ اجازت ولی کی بھی
لے لے اگر ولی اُسکے شوہر کا موجود ہو اور وہ عورت بنا بر مشہور کے عدہ وفات کا
رکھیگی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے ملیگا پس اگر اُسکے عدہ مین
شوہر اُسکا آجاوے تو اولی ہے اور اگر بعد انقضاے عدہ کے آوے تو پھر قابو
اُسکو نہین خواہ اُسنے دوسرا شوہر کیا ہے خواہ نہ تنبیہ شیخ یوسف بحرانی نے

رسالۂ مفردہ میراث مین بعض معاصرین سے اپنے نقل کیا ہو کہ اگر کوئی شخص مفقود
ہو جاوے اور علم عادی اُسکی وفات کا حاصل ہووے مثلاً اُسنے دریا کا سفر کیا
اور واردین اور صادرین سے حال جہاز کے غرق ہونے کا مسموع ہوا یا جنگلون میں
یا لڑائیون مین گیا ہو اور اُسکی خبر معلوم نہو تو اُسکی زوجہ کو نکاح کرنا بے مرافعہ کے
جائز ہو اور پھر احتیاج چار برس کے تفحص کرنے کی نہین ہو اور شیخ بحرانی نے
خود بھی اسی قول کو اختیار کیا ہو ہر چند ظاہر کلام اصحاب سے تعمیم حکم
سابق کی مستفاد ہوتی ہو اور عموم احادیث اور اصل استصحاب موید کلام اصحاب کے
اور ترک احتیاط ہو سیما باب فروج مین اور تخصیص احادیث بمجرد ظن خلاف
مسلک اخباریت ہو آرے اگر یقین مرگ کا اُسکی ولو بالقرائن ہو جاوے تو بالاتفاق
احتیاج تلاش کی نہوگی مسئلہ عورت ذمیہ مثل زن آزاد کے ہو عدۂ وفات
و طلاق مین بنا بر مشہور کے اور جب کنیز مدخولہ کو چاہے کہ بیع کرے یا کسی کو
ہبہ کرے یا اُسکو آزاد کرے تو واجب ہو کہ اُسکا استبرا کرے اسطور پر کہ
انتظار کرے تا اینکہ وہ حیض دیکھے اور اگر حیض نہ دیکھے باوجودیکہ سن رکھتی ہو
تو انتظار کرے تا اینکہ پینتالیس دن گذر جائین بعد اسکے بیع یا ہبہ یا آزاد کرے
اسی طرح اگر مالک ہو کنیز کا بطور خرید کے یا ہبہ کے یا میراث کے تو مہلت دے
اُسکو تا اینکہ ایک بار حیض دیکھے اگر حیض دار ہو یا انتظار کرے پینتالیس دن کا
اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن رکھتی ہو اگرچہ مالک اول لڑکا ہو یا عنین ہو اور
اگر وہ کنیز حاملہ ہو مالک اول سے تو بنا بر قول شہید اول کے وطی اُسکی حرام ہو
جب تک وضع حمل نہو اور بعضے اخبار مین بھی مطلق وارد ہوا اور بنا بر قول شہید
ثانی کے چار مہینے دس دن تک ابتداے حمل سے انتظار کرے اور بعد اسکے
وطی مکروہ ہو اور بعضے احادیث سے بھی یہی مدت ظاہر ہوتی ہو اور احتیاط

قول اول مین ہی اور مدت استبرا مین وطی کنیز سے حرام ہی اور باقی انواع تمتع
مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین کہ مالک سابق نے استبرا کیا ہی
یا دوسرا مالک ایام حیض مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ ہو یا غیر مدخولہ
یا مالک اُسکی عورت ہو تو ایسے وقت مین استبرا مالک ثانی سے ساقط ہی

**فصل تیسری** خلع و مبارات مین ہی اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سے ہی
اور وہ کچھ بطور فدیہ دیکر شوہر سے طلاق لے تو اُسکو خلع کہتے ہین اور اگر
جانبین سے بیزاری ہو اور صیغہ طلاق کا واقع کیا جاوے تو اُسکو مبارات
کہتے ہین اور صیغہ خلع کا یہ ہی کہ مرد کہے خلعتک علی کذا یا یہ کہے انت مختلعۃ
علی کذا اور صیغہ مبارات کا بارأتک علی کذا ہی اور لفظ مختلعہ بکسر لام
و بفتح لام دونون کا احتمال ہی پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور لفظ
بارأتک مین بعد رے کے ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو
تو بعد لفظ علی کے اُسکو کہے مثلاً عوض مہر کے ہو تو کہے علی عوض المہر المعلوم
اور تا بمقدور عربیت ضرور ہی اور وکالت طرفین سے اور ایک جانب سے
بھی ہو سکتی ہی اور بعد صیغہ خلع کے صیغہ طلاق کا بھی واقع کرے یا نہ اسمین اختلاف ہی
شیخ ابو جعفر طوسی اور بعض قدما اور بعض متاخرین واجب جانتے ہین اور صاحب
جواہر الکلام نے عدم جواز کو قوت دی ہی اور احتیاطاً قول اول مین ہی اور جناب
سید العلما علیین مکان طاب ثراہ کا بھی عمل اسی پر تھا اور بعد صیغہ مبارات کے
صیغہ طلاق کا واقع کرنا ضرور ہی اور چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نہ کرے مثل اسکے
کہ اگر حاجی سفر سے آئینگے تو تو مختلعہ ہی اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اُسکا
درست ہو فدیہ مین دے سکتا ہی اور جو چیز مہر مین نہین دے سکتا ہی فدیہ بھی اُسکا
درست نہین ہی اور حد فدیہ کی شرع مقدس مین مقرر نہین جسقدر

تراضی طرفین کی ہو بلکہ مہر سے زیادہ بھی ہو سکتا ہی لیکن مبارات مین زیادتی
فدیہ کی مہر سے نہین جائز ہی اور معین ہونا فدیہ کا اور مشخص ہونا اُسکا ضرور ہی اور نہ
چاہیے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور بقصد و اختیار خلع یا مبارات واقع کرے
اور جس صورت مین کہ زوجۂ مدخولہ غیر یائسہ خلع کرے اور شوہر حاضر ہو تو یہ
شرط ہی کہ عورت حیض مین نہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی تھی اُس طہر سے
نکل کے دوسرے طہر مین داخل ہوئی ہو جیسا کہ طلاق مین گذرا اور کنیز مملوکہ
اور زن متمتعہ سے خلع اور مبارات درست نہین اور صغیرہ کے باب مین اختلاف ہی
شیخ سے مبسوط مین اور فاضل ہندی سے کشف الالثام مین عدم جواز منقول ہوا ہی
اور نہایہ سے اور قواعد سے جواز کو نقل کیا ہی اور چونکہ فرض مسئلہ نادر الوقوع ہی
اسواسطے کہ لڑکی کو کراہت اور سوء مزاج کیا ہو گا پس یہ بحث گویا بیکار ہی اور
خلع مین کراہت جانب زوجہ سے اور مبارات مین کراہت طرفین سے ہو پس
باوجود اُنس و التیام کے اگر خلع یا مبارات کرین تو صحیح نہین اور اس صورت مین
فدیہ بھی مملوک زوج کا نہو گا اور زوجۂ حاملہ کا خلع کرنا درست ہی اور ضرور ہی کہ
دو شاہد عادل نے صیغۂ خلع و مبارات کو وقت واقع کرنے کے سُنا ہو اور حضور
ان دونون کا دفعتہً جیسا کہ شرائع مین ہی درکار نہین بنیہ علے ذلک فی المسالک
اور جب تک عورت اپنے فدیہ کو نہ پھیرے شوہر رجوع بھی نہین کر سکتا اگرچہ
ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہی اور اگر درمیان عدہ کے احدہما مر جائین
تو میراث اُن مین ساقط ہی بخلاف طلاق کے کہ اُسمین زمان عدہ تک توارث
فیما بین ہو گا **فصل چوتھی** ظہار اور ایلا اور لعان مین ہی پوشیدہ نرہے کہ ظہار
کرنا یعنے اپنی زوجہ کو اپنی مان کی پشت سے تشبیہ دینا حرام ہی اور ہرگاہ ایسا کریگا
تو وہ عورت اُسپر حرام ہی جب تک کہ کفارہ ظہار کا نہ دے اور اگر ادر محارم نسبی

یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دے مثل بہن اور پھوپھی کے تو اسمین اختلاف ہی اور مشہور یہ ہی کہ
اس صورت مین بھی ظہار واقع ہو جاویگا اور اگر سوائے پشت مادر کے اور کسی عضو سے
تشبیہ دے تو اسمین دو قول ہین شہید ثانی علیہ الرحمہ قائل عدم وقوع ظہار کے
ہین بنا بر اصل کے اور بسبب ظاہر آیہ کے اور بعضے احادیث کے اور بجہت ضعف
روایت کے کہ جو دلالت کرتی ہی وقوع ظہار پر اور لفظ ظہار کی بھی مناسبت پشت سے
رکھتی ہی اور محقق کا میلان اسی طرف ہی اور صاحب جواہر نے وقوع ظہار کو قوت دی ہی
اور ضعف روایت کو شہرت سے منجبر کیا ہی اور زوجہ کا مدخولہ ہونا شرط ہی بنا بر احادیث
صحیحہ اور شیخ الطائفہ اور ابن بابویہ اور اکثر متاخرین کے اور زوجہ متمتع اور کنیز
مملوکہ پر ظہار کے ہونے مین اختلاف ہی علم الہدی اور ایک جماعت قدما
عدم وقوع کے قائل ہین اور شیخ الطائفہ اور ایک جماعت متاخرین سے
کہ انمین شہید ثانی بھی داخل ہین وقوع کی طرف مائل ہین اور حدیث صحیح مین
امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ ظہار حرہ اور کنیز پر ہوتا ہی فرمایا
ہان اور شرط ہی کہ زوج بالغ اور عاقل نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور آیا ظہار
اضرار مین بھی واقع ہوتا ہی یا نہین اسمین اشکال ہی اور چاہیے کہ ظہار کو دو گواہ
عادل نے مجلس واحد مین سنا ہو اور ظہار ایام حیض مین واقع نہو بلکہ وہ طہر ہو کہ
جسمین مقاربت نہ کی ہو جس صورت مین کہ شوہر حاضر ہو اور وہ عورت صاحب عادت
یا سن مین ان عورتون کے ہو کہ حائض ہوتی ہین اور اگر ظہار کو کسی شرط پر موقوف کرے
تو آیا ظہار ہو جائیگا یا نہین اکثر علما اسکے قائل ہین کہ ہو جائیگا تفریح و تفریع کبھی ایسا
ہوتا ہی کہ شوہر کو عورت سے رنجش ہوتی ہی پس چاہتا ہی کہ بہانہ سے اُسے جُدا رکھکے مفارقت
کرے پس اُسکو ایسے امر مین پھنسا دیتا ہی کہ بظاہر ظہار سے مفر نہو اور وہ نہین چاہتی
کہ جدائی ہو اور کبھی مقدمہ بالعکس ہوتا ہی پس بنا بر تمرین و تفریح ناظرین

ایسی صورتین لکھی جاتی ہین کہ جسمین زوجہ یا شوہر مخمصہ مین پھنس جائے اور اُسکی
تدبیر بھی تحریر ہوتی ہو کہ کس طرح سے نجات پائے مثلاً شوہر کہے کہ اگر اس انار کو تو کھائیگی
تو پشت تیری مثل پشت مادر کے ہو اور اگر نہ کھائیگی تو بھی پشت تیری مثل پشت مادر کے ہو
مخلصی اُسکی اسطرح سے ہو کہ سب انار کھالے اور دو تین دانے چھوڑدے مگر احتمال ہو
کہ عرف مین چند دانون کا خیال نہ کرین اور یہی کہین کہ انار اُسنے کھا لیا پس مخلصی نہوگی
اور اگر کوئی عورت زینہ پر سے اُترتی ہو یا اوپر جاتی ہو اور شوہر کہے کہ اگر اُتر آئیگی یا چڑھ آئیگی
یا کھڑی رہیگی تو پشت تیری مثل پشت مادر ہو مخلصی اس عورت کی اسطرح پر ہو کہ اگر ممکن ہو
تو کود پڑے در نہین تو اور کوئی شخص اُسکو اُتار لے مگر اُسکے اشارہ سے نہو یا زینہ کو
مع اُسکے زمین پر لٹادے یا اور زینہ پر یا اور کسی چیز پر پانون رکھکے اُتر آوے لیکن
زینہ کے لانے مین دیر نہونے پاوے اور اگر کسی عورت کے منھ مین دانہ خرما ہو اور
شوہر کہے کہ اگر اسکو نگل جائیگی یا تھوک دیگی یا منھ مین اپنے رہنے دیگی فانت علی
کظہر امی پس رہائی اُسکی اسمین ہو کہ کچھ کھائے اور کچھ تھوک دے اور اگر حوض مین
عورت ہو اور مرد کہے کہ اگر ٹھہری رہیگی اسی پانی مین یا نکل آئیگی فانت علی کظہر امی
پس طریقہ رہائی کا یہ ہو کہ کوئی اور عورت اُسکو جلد اُٹھالے اور اگر آب جاری مین تھی مثل
دریا کے تو امر سہل ہو اگر کھڑی بھی رہیگی تو ظہار نہوگا اسواسطے کہ وہ پانی جسمین پہلے
تھی وہ بہ جاتا ہو باقی نہین رہتا اور اگر کسی عورت کے ہاتھ مین کوزۂ آب ہو اور
شوہر کہے کہ اگر اسکو اونڈیل دیگی یا رہنے دیگی یا پی لیگی یا پلادیگی تو پشت تیری مثل
پشت مادر کے ہو پس کپڑے مین اُس پانی کو اُٹھالے اور اگر مرد نے کہا کہ جو بات
تو کہیگی مین بھی کہونگا اور اگر نہ کہونگا فانت علی کظہر امی اور عورت نے کہا انت علی
کظہر امی پس اگر کہتا ہو تو بسبب اس قول کے ظہار واقع ہوا جاتا ہو اور اگر نہین کہتا ہو تو
بسبب شرط سابق کے ظہار مین مبتلا ہوتا ہو پس نجات اسطرح سے ہو کہ کہے تو کہتی ہو انت علی

کفارہ ہی ان صورتون کو شہید ثانی رہ نے مسالک مین لکھا ہی لیکن ان سب صورتون مین ظہار معلق
بشرط ہی پس بنابر قول اکثر علما کے کہ ظہار مشروط کو بھی نافذ کہتے ہین یہ تدابیر مین اور اگر اصل سے
جائز نہین تو امر سہل ہی اور احتیاج حیل شرعیہ کی نہین ہی مسئلہ ہر گاہ عورت سے ظہار
واقع کرے تو جب تک کفارہ نہ دے اُس سے وطی نہین کر سکتا ہی بمجرد ظہار کے جس صورت
مین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نہ کیا ہو اور اگر مشروط ہو تو بعد حصول شرط کے وطی حرام
ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کریگا تو دو کفارہ اُسپر واجب ہونگے اور جسوقت
عورت مرافعہ کرے تو حاکم شرع مرد کو اختیار دیگا کہ یا کفارہ دیکر رجوع کرے اور
یا طلاق دے پس وہ اگر قبول نہ کرے تو حاکم تین مہینے کی مہلت شوہر کو دے کہ وہ
اپنے باب مین نظر کرے پس اگر مدت گذر جاوے اور دونون امر مین سے کچھ نہ اختیار کرے
تو حاکم اُسپر تنگی کریگا اور اگر طلاق رجعی دیکر عدے مین رجوع کرے تو بغیر کفارہ کے
اُسپر حلال نہوگی اسواسطے کہ وہ حکم زوجیت مین ہی اور اگر بعد گذرنے عدہ کے از سر نو
نکاح کرے تو کفارہ بنابر مشہور کے ساقط ہی اور طلاق بائن مین بھی کفارہ نہین اسواسطے
کہ وہ عورت اجنبیہ ہوگئی اور کفارہ ظہار کا بندہ آزاد کرنا ہی اور اگر نہو سکے تو دو مہینے
پے در پے روزہ رکھے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر
قسم کھائے کہ اپنی زوجہ سے وطی نہ کرونگا اور قصداً اُسکے ضرر کا ہو تو اسے ایلا کہتے
ہین اور ایلا سے پانچ امر متعلق ہین اول زوج دوسرے زوجہ تیسرے زمانہ ایلا کا
چوتھے قسم پانچوین صیغہ پس زوج مین شرط یہ ہی کہ بالغ و عاقل ہو اور قصد
و اختیار رکھتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہی پس ایلا مملوک سے بھی صحیح ہی اور
زوجہ مین شرط یہ ہی کہ منکوحہ مدخولہ ہو حرہ ہو یا کنیز پس اپنی کنیز سے اور زن غیر
مدخولہ سے ایلا صحیح نہین اور زن متمتع بہا مین اختلاف ہی سید مرتضی قائل وقوع
ایلا و لعان کے ہین اور محقق اور دونون شہید نے عدم وقوع کا حکم فرمایا ہی

اور یہی ظاہر ہے اور لعان کے باب مین حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے لا ایلا عن الرجل
المرأۃ التی یمتنع بہا اور زمانۂ ایلا کی تین صورتین ہین ایک یہ ہے کہ کسی طرح کی قید نہو
اسطور سے کہ قسم کھا کر کہے تجھسے وطی نہ کرونگا دوسرے یہ ہے کہ قسم کھائے کہ کبھی تجھسے
وطی نہ کرونگا تیسرے یہ کہ مدت معین کرے یعنے اسطور کہے کہ اتنی مدت تک وطی کرونگا
پس دونون صورت اول مین ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورت مین اگر مدت چار
مہینے سے زیادہ ہے تو ایلا ہوگا اور اگر چار مہینے سے کم ہے تو نہوگا اور قسم مین معتبر ہے
کہ قسم شرعی ہو مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص زبان عربی سے نہین بلکہ جس
زبان مین قسم کھائے ترک وطی پر بشرائط مذکورہ تو ایلا ہو جائیگا اور جسوقت مدت
ایلا کی معین ہو اور اثناے مدت مین رجوع کرے تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے
رجوع کریگا تو کفارہ نہین اور اگر شرائط ایلا کے محقق ہون اور عورت مرافعہ کرے
تو حاکم چار مہینے کی شوہر کو مہلت دیگا کہ اسمین یا کفارہ دیکر رجوع کرے یا طلاق دے
اور اگر امتناع کرے تو حاکم تنگی کریگا اسپر اور کفارہ ایلا کا مثل کفارہ قسم کے ہے یعنے
بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینون کو کھانا کھلانا یا دس محتاجون کو لباس پہنانا اور اگر
تینون امر نہو سکین تو تین روز روزہ رکھے پے در پے **سوال** ایلا قسم کی قسم ہے پس وجہ
کیا ہے کہ ایلا مین اضرار زوجہ کا منظور ہوتا ہے حالانکہ اضرار مومن و مومنہ کا ممنوع ہے اور یمین
امر مرجوح پر منعقد نہین ہوتی **جواب** ہرچند یمین و ایلا کو قسم کھانے مین اشتراک و مطابقت ہے
اور کفارہ مخصوص مین موافقت ہے لیکن ایلا چند امر کے ساتھ مختص ہے اور فارق
درمیان دونون کے نص ہے پس یمین ایلا کی مخالفت کرنا کفارہ کے ساتھ جائز ہے
اور یمین مطلقہ کا خلاف کرنا جائز نہین اور ایلا کی یمین وطی فی الدبر سے منحل
نہین ہوتی اور یمین مطلقہ منحل ہو جاتی ہے اور زن متمتع بہا کے ترک وطی پر اگر
قسم کھائے ایلا صادق نہ آئیگا اور یمین اگر باشرائط ہوگی منعقد ہو جاویگی اسی طرح

اضرار زوجہ ایلا مین درکار ہی پس اگر دودھ کی اصلاح کے لیے یا زوجہ کی بیماری کے
خیال سے ترک وطی پر قسم کھائے یمین ہو جایگی اور ایلا نہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو
تہمت زنا کی لگائے اسطرح پر کہ مین نے خود مشاہدہ کیا ہی اور گواہ نہون یا انکار کرے
فرزند کا جو پیدا ہوا ہی باوجود احتمال اسکے کہ وہ لڑکا اسکا ہو اور شوہر بالغ و عاقل ہو
اور وہ عورت بھی حرہ بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور شوہر ساتھ زنا کے نہو بلکہ عفیفہ ہو
اور گونگی اور بہری بھی نہو پس بعد لعان کے حد مرد و زن سے ساقط ہو جایگی اور وہ
عورت اس شخص پر حرام موبد ہو جایگی اور اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کے
حرام موبد ہو جایگی اور احتیاج لعان کی نہوگی اور آیا مدخولہ ہونا زوجہ کا لعان مین شرط ہی
یا نہین اسمین تین قول ہین قول اول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط نہین ہی اور شارح
لمعہ کا میلان اسی طرف ظاہر ہوتا ہی اور آیت مین لفظ ازواج کی عام واقع ہی کہ شامل ہی
مدخولہ اور غیر مدخولہ کو دوسرا قول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہی اور صاحب جواہر نے
اسی قول کو قوت دی ہی اور عموم آیت کی تخصیص احادیث متعددہ سے فرمائی ہی اور
بعض علما سے اجماع بھی منقول ہوا ہی پس یہ قول خالی رجحان سے نہین اور تیسرا قول
یہ ہی کہ اگر لعان بسبب قذف کے ہو تو غیر مدخولہ سے ہوگی اور اگر بسبب نفی ولد کے ہو
تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہی اور یہ قول ابن ادریس کا سرائر مین ہی اور اختلاف علما کو
اسی قول پر حمل کیا ہی اور کہا ہی کہ جو قابل شرطیت کے ہین غرض انکی باعتبار
نفی ولد کے ہی ورنہ قابل شرطیت کے نہین ہین انکی نظر قذف پر ہی اور یہ صلح
عجیب طرح کی ہی کہ متخاصمین اسکے راضی نہین کما فی الروضہ اور کیفیت لعان کی
بنا بر اس حدیث صحیح کے کہ صاحب جواہر الکلام نے باختصار نقل فرمایا ہی
اور ابن بابویہ نے فقیہ مین مفصلاً باسناد خود عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی
ہی یہ ہی کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی اور

مین اُسوقت حاضر تھا کہ کیونکر لعان کرے مرد عورت کو حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان
حاضر ہوا خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور عرض کی کہ ایک
شخص اپنے گھر مین گیا دیکھا کہ اُسکی عورت سے ایک شخص ہمبستر ہو کیا کرے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی طرف سے منہ پھیر لیا اور وہ شخص چلا گیا اور اسی شخص پر
یہ امر گذرا تھا فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے پس ان دونون کا حکم جانب
خدا سے نازل ہوا پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلوایا اُس شخص کو
اور کہا کہ تو نے خود دیکھا تھا اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو عرض کی اُسنے ہان
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو لا کہ حکم خدا تیرے اور
اُسکے باب مین نازل ہوا ہے پس وہ گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے اُن دونون کو سامنے اپنے کھڑا کیا اور زوج سے فرمایا کہ چار مرتبہ گواہ کر
خدا کو کہ تو سچا ہے اس امر مین فرمایا جناب صادقؑ نے پس اُسنے ادائے شہادت کی
پھر فرمایا حضرت نے کہ ٹھہر اور پند ونصیحت کی اُسے پھر فرمایا حضرت نے کہ ڈر
خدا سے کہ لعنت خدا شدید ہے پھر فرمایا کہ پانچوین مرتبہ کہ لعنت خدا ہو تجھپر اگر تو
کاذب ہو پس کہا اُسنے پھر حضرت نے اُسے مامور کیا کہ ہٹ جا اور فرمایا حضرت نے
عورت سے کہ تو چار مرتبہ گواہ کر خدا کو کہ زوج تیرا کاذب ہے اس امر مین حضرت فرماتے مین
کہ اُسنے کہا پھر خاموش کیا اُسکو اور نصیحت فرمائی اور کہا کہ خوف کر غضب خدا سے
تحقیق کہ غضب خدا شدید ہے پھر فرمایا کہ پانچوین مرتبہ کہ غضب خدا ہو تجھپر اگر شوہر تیرا
سچا ہو جس امر مین کہ تجکو متہم کیا ہے پس کہا اُسنے پھر جدا کر دیا حضرت نے اُن دونون کو
اور فرمایا کہ تم دونون آپس مین کبھی نکاح نہین کر سکتے بعد اسکے کہ ملاعنہ کیا تم دونون نے
اور صورت شہادت کی یہ ہے کہ پہلے مرد کہے اشہد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیت بہ زوجتی
من الزنا چار بار پھر کہے پانچوین مرتبہ ان لعنة اللہ علیہ ان کان من الکاذبین اور اگر ولد

کی بھی نفی کرتا ہو تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ بڑھا لے وان ہذا الولد الذی ولدتہ
من الزنا وما ہو منی پھر عورت کہے چار مرتبہ اشہد باللہ انہ لمن الکاذبین فیما
رمانی بہ من الزنا پھر کہے پانچوین مرتبہ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین
اور واجب ہو کہ مرد و عورت دونون وقت لعان کے سامنے حاکم کے یا وہ شخص
کہ اسکی طرف سے منسوب ہو کھڑے ہون اور زبان عربی مین صیغہ لعان کا
جس ترتیب سے کہ بیان ہوا ادا کرین اور پہلے مرد لعان کرے پھر عورت اور
اگر اسکی دو بیبیان ہون تو جس سے کہ لعان کرتا ہو اسکو معین کرے اور نام
و نسب سے تمیز دے اور اگر اسکی طرف اشارہ بھی کرے تو بہتر ہو اور
اگر ایک زوجہ ہو تو زوجتی کہنا کافی ہو اور مستحب ہو کہ وقت لعان کے حاکم
پشت بقبلہ بیٹھا ہو تاکہ منھ ان دونون کے قبلہ کی طرف ہون اور مرد حاکم کے
سامنے داہنی طرف اور عورت مرد کے داہنی جانب اور اس مجلس مین اور
لوگ بھی ہون کہ سنین اور حاکم نصیحت کرے مرد کو بعد ادائے شہادت کے
اور قبل صیغہ لعنت کے اور عورت کو نصیحت کرے بعد شہادت کے اور قبل
صیغہ غضب کے پس جس لڑکے کا انکار کیا ہو وہ اسکا وارث نہو گا اور نہ یہ اسکا
وارث ہوگا مگر یہ کہ بعد لعان کے پھر اقرار کرے تو لڑکا اسکا وارث ہوگا نہ یہ لڑکے کا
پس اگر مرد اثناے لعان مین اپنے دعوی کی تکذیب کرے یا نکول کرے تو
حد قذف کی اسپر جاری ہوگی کہ وہ اسی درے ہین اور اگر عورت امتناع
کریگی تو اسپر حد زنا کی جاری ہوگی کہ وہ سو درے ہین اور باقی احکام اسکے
کتب مبسوطہ مین مرقوم ہین بنا بر اختصار کے اسی قدر پر اکتفا کیا

## صورۃ ما کتب بعض احبائی مقرظا علیہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زینت شواہد مضامین رعنا محمدت طرازی اُس مالک کون و مکان کی ہی کہ جسنے صورت انسانی کو ایک قطرۂ آب سے بنایا اور زیور وجود پہناکر بمقتضاے کمال حکمت وجود فضل و کمال سے آراستہ فرمایا فلہ الحمد علی جزیل احسانہ وانعامہ اور حلیۂ عرائس عبارات زیبا مدحت پردازی اُس محبوب خالق انس و جان کی ہی کہ جسنے خواستگاران شاہد شریعت طریق وصول وحصول دکھلایا اور بنور شفقت و رافت حرام و حلال مین فرق امتیاز سکھلایا علیہم نوالہ وآلائہ والصلوٰۃ والسلام علیہ وعلی آلہ وعترتہ واصحابہ اما بعد خنیفگان خرائد حدیث شیرین دفریفتگان عرائس کلام نمکین پر مخفی و پوشیدہ نہ ہے کہ اس رسالہ رائقہ وعجالۂ فائقہ کو کہ با وصف صغر حجم و وجازت نظم بسبب شائقت عبارت لطیف و وثاقت مسائل شریف گویا روضہ ہی ریاض بہشت سے اور قصر ہی قصور فردوس عنبر سرشت سے ہر مسئلہ اسکا حور ہی آمادہ جلوہ گری پے طالبان اور ہر صفحہ اسکا آئینۂ عروس و پری رونمائے راغبان عبارت مسلسل آبدار حامل گردن خواہشمندان ہی مضامین سنجیدہ تابدار طرۂ سر سربلندان ہی محاورات شستہ فقرات جستہ الفاظ مانوس نثر عاری رقت اور غرابت سے خالی اطفال معانی آغوش الفاظ مین گویا ہین منتظر شفقت ناظران گویا ہین بجد وجہد تمام وسعی وکوشش مالا کلام جناب شیخ صاحب جامع کمالات صوری ومعنوی حاوی فضائل وفواضل ظاہری وباطنی عالم معالم دینیہ عارف معارف یقینیہ رافع اعلام شرائع اسلام ناشر رایات وآیات ائمۂ انام مورد الطاف خفی وجلی ذی المجد والفضل العلی حضرت شیخ امداد علی صاحب دام فضلہ الجلیل وعم فیضہ الجمیل نے کتب مشہورہ متداولہ سے کہ جنپر مدار احکام شرعیہ اور استنباط مسائل فقہیہ کا ہی مثل شرائع الاسلام وشرح لمعہ وجواہر الکلام وغیرہ سے استخراج واستنباط فرماکر زبان

اردو روزمرہ حال مین تحریر فرمایا اور علت غائی تحریر اس ذخیرۂ رشیقہ کی زبان اردو
مین یہ ہی کہ فائدہ اسکا عام اور نفع اسکا تام پسند اولی الالباب ہو اور مائدہ عائدہ عموماً
لاخصوصاً خوان یغماے احباب ہو کہ صاحبان سواد و استعداد کتب عربیہ اور احادیث
نبویہ سے بخوبی مستفیض ہو سکتے ہین لیکن جو حضرات فہم زبان عربی و فارسی سے
عاری و مجبور ہین وہ اس نعمت سے البتہ محروم و معذور ہین وہی اسکے خواستگار اور درحقیقت
اسکے سزاوار ہین نہ یہ کہ بسبب عجز اور نابلدی زبان عربی و فارسی اس راہ کو اختیار کیا
کیونکہ استنباط و انتخاب مسائل شرعیہ کتب عربیہ سے اہم مہام اور ایک نہایت عمدہ اور
مشکل کام ہی نہ ہر شخص کو سزاوار ہی اور نہ ہر ایک کو اسپر اقتدار ہی یہی ایک برہان قاطع
اور دلیل ساطع ہی انکی لیاقت علمی اور استعداد و فضل کلی اور کل سوا دیر علاوہ اسکے
رسائل مصنفہ انکے مثل متاع الآخرۃ اور آئینہ بطلبی شاہد عادل اور انکے فضل کے
بہت اچھے ناقل ہین جو شخص انکے فضل و کمال سے واقف ہی وہ واقف اسے حاجت
توصیف کی نہین اور جو جاہل ہی وہ جاہل ہی اسکو ضرورت تعریف کی نہین لیکن فی الواقع
دنیا محل اعتبار ہی اسمین ترفع اور اعتبار درکار ہی اور وقع و اعتبار بے مددگاری بخت
سخت دشوار ہی اسکی تمنا لیے کار ہی جو برسر کار ہی اسی پر مدار کار ہی جب زمانہ برسر عناد ہوتا ہی
کیسا ہی لائق ہو بے اعتماد ہوتا ہی ع چو در کیسہ بو علی بول نیست + سخن گرچہ
لعل ست مقبول نیست + دنیا کا یہی حال ہی صعوبت و پریشانی دلیل فضل و کمال ہی
اور جو عقل سے خالی حمق سے بھرے ہین وہی عیش و راحت سے محظوظ ہین اور
آسیب زمانہ سے محفوظ ہین ع کچھ نہین گردش دوران سے ضرر سفلہ کو + سو برس
تک بھی نہ ڈوبے گا بھنور مین تنکا + ہمیشہ سے زمانہ کا یہی حال ہی کہ درپے اہلال ارباب
کمال ہی ایذا رسانی اہل کمال کی اسکا کام ہی انکی رنج و پریشانی سے اسکو راحت
و آرام ہی ع پریشانی مین دیکھا جنے سب صاحب کمالون کو + ہوا معلوم ہی

عادت ہی اس سفلہ پرور کی ✤ القصہ بعد نظم و ترتیب و ترصیف و تہذیب کے
مولانا الاعظم مستند افاضل العرب والعجم عمدۃ المتکلمین عمدۃ المتفقہین صفوۃ المحدثین
قدوۃ المفسرین سید الاعالی مستند ارباب معالی عارف دقائق صحیح و حسن ناقد
احادیث و سنن شارق مشارق انوار اخبار طالع مطالع اسرار آیات و آثار
کاشف مشکلات عقلیہ فاتح مغلقات نقلیہ مظہر الاسلام والاحکام مظہر الحلال
والحرام خیر الخلق افضل الناس جناب آقائے مفتی سید محمد عباس لازال
لدین الحنیف ظہیرا و للشرع المنیف مجیرا تعریف اور توصیف اس جناب کی چھوٹا
منھ بڑی بات ہی ذات بابرکات انکی جامع جمیع صفات کمالات ہی کون ہی جو انکا
مداح نہین اور انکے مدارج علیا اور مراتب قصوی سے آگاہ نہین ہر شخص انکی
ثنا طرازی مین عذب البیان ہی اور مدحت پردازی مین تر زبان ہی صریر کلک
وقت تحریر ستایش صفیر بلبل شاخسار طوبی ہی اور زبان وقت تقریر نیایش طعنہ زن
نطق عیسی ہی تالیف اور تصانیف انکی افزون اس سے ہی کہ احاطہ اور بیان کیجائین
اور لطائف اور ظرائف زیادہ اس سے ہین کہ تعداد اور شمار مین آئین بنا بر مزید
احتیاط کے گذرانا اور جناب ممدوح نے بعد ملاحظہ بغور تمام اور تصحیح مقام اور
مقابلہ کتب محولہ سے صحیح و درست فرمایا اور پیشانی نورانی کو اس رسالہ کی بدستخط
خاص مزین کیا اور ایک تاریخ اسکی جو بعد ملاحظہ انشاد اور بداہتہ ارشد فرمائی
تیمنا و تبرکا قلمی ہوتی ہی کہ اول سے آخر تک کسی قدر مراعات لفظیہ و معنویہ سے
مملو ہی اسکے حسن و خوبی مین کسکو جاے گفتگو ہی غرض اس ہیچ میرز نے
ایک قطعہ تاریخ تالیف اس رسالہ کی فکر کی کہ یادگار اور تا بقائے
اس صحیفہ منیفہ کے صحیفہ دہر ناپایدار پر پایدار و برقرار رہے ذیل تاریخ
جناب ممدوح کے لکھی کہ عیب اسکا سبب اسکے حسن و خوبی کے

چشم ناظرانکے حسن و خوبی مین ایسی محو ہونگے کہ اسکے عیب و نقص تک نہ پہونچے کہ ذیل عاطفت بزرگان ساتر عیوب خردان بخیر دان ہے

## قطعۂ تاریخ از جناب خیر الخلق افضل الناس

## جناب مفتی سید محمد عباس صاحب

تزویج کے مسائل جنکے تھے لوگ سائل
ہر عید کا صحیفہ لے یہ ہر خزینہ
برجستہ ہے یہ مصرع تاریخ سے مرصع

ترویج کے تھے قابل لکھے ہین وہ نفائس
دنیا کا ہو نہ طالب دیدے طلاق بائس
گویا کہ رشک حوران ہے حلیۃ العرائس

۱۲۸۷ھ

## قطعۂ تاریخ از صاحب تقریظ متخلص بہ اسلمی

از نہان خانۂ عدم بوجود
چو عروس چو تو کشیدہ بر
اسلمی بہر ختم تالیفش
ہاتفش گفت از سر شادی

شاہد شرع گام فرساشد
شکل حور جنان سراپا شد
سال تاریخ را چو جویا شد
جلوہ گر بین عروس رعنا شد

۱۲۸۷ھ

## قطعۂ تاریخ از مولف

عروس نور افزاے شریعت
بگفتم مصرع تاریخ ختمش

چو بآرایش و زینت عیان شد
سراپا شکل حوران جنان شد

۱۲۸۷ھ

# خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب حاوی مسائل فقہیہ امامیہ مفید عام سود مند انام منتخب کتب مستندہ سے مثل شرائع الاسلام و شرح لمعہ و جواہر الکلام وغیرہ کے مع مقدمۂ فضیلت نکاح اور اُسکے آداب اور لوازم ضروریہ کے یہ بیانات نفائس موسوم بہ **حلیۃ العرائس** تالیف عالم لوذعی جناب مولوی علی بن علی صاحب المدعو بہ مولوی **امداد علی** صاحب کہ ارشد تلامذہ جناب عالم متبحر جناب مفتی سید محمد عباس صاحب سے ہیں بار چہارم مقام لکھنؤ مطبع گرامی حشمتہ مروت جناب **منشی نولکشور** صاحب دام اقبالہ میں بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء منطبع ہوئی

عیون البکا - معروف بہ دہ مجلس یہ کتاب مستطاب مذہب امامیہ کی در بیان حالات شہدائے کربلا و شہادت سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام نہایت عمدہ اور مستند ہی مجالس مین جسوقت اس کتاب کے مضامین ذاکر پڑھتا ہی سامعین کو سینہ کوبی سے غش آتا ہی الغرض یہ کتاب نہایت عمدہ ہی -

رسالہ وجیز و تفویض - تصنیف اعلم العلما افقہ الفقہا عالم ربانی مولانا اخوند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے ہی قابل دید ارباب علم و ہنر ہی کہ اس درجہ اختصار پر کسقدر اسمین فوائد ہین -

طرد المعاندین - تصنیف جناب مولوی سید حسین صاحب المعروف بجناب میرن صاحب مغفور یہ کتاب مذہب امامیہ کی نہایت عمدہ ہی

بعد حمد ہندی - یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال مناقب روش کی نظم ہی اکثر اطفال خردسال اور عورات کے درس مین ہی جو انسان کا مرنا اور قبر مین منکر و نکیر کا سوال و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے نظم ہی چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیان اکثر زبانی یاد کیا کرتی ہین جس سے مسائل مین کچھ واقفیت ہو جاتی ہی اور روزہ و نماز جو کہ اصول مذہب ہی آگہی و علاقہ حیث کامل پیدا ہو جاتی ہی اور عقائد بھی درست ہو جاتے ہین اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہی اور ہر شخص اسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کرتا ہی -

خلاصۃ المصائب - یہ کتاب مصائب آل رسول علیہم السلام مین مشہور و معروف ہی تالیفات سے محدث مقبول ذاکر آل رسول مولوی [illegible] ہادی صاحب صلحا مرحوم کی ہی دو مرتبہ پہلے بھی اس مطبع مین طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع مین بھی چھپ چکی ہی اس مرتبہ نہایت احتیاط سے بکمال صحت طبع ہوئی ہی مصائب سید الشہدا امام حسین علیہ التحیۃ والثنا کو جناب مؤلف مرحوم نے اس عمدگی اور ربط معقول سے ترتیب دیا ہی اور ایسا نادر خلاصہ فرمایا ہی اور ایسے ایسے مضامین جگر خراش مصائب امام ہمام اور اہلبیت علیہم السلام کے لکھے ہین کہ جنکے سننے سے سامعین کو غش آتا ہی ایک دریا آنسوون کا آنکھون سے بہ جاتا ہی الغرض یہ کتاب قابل انتساب اس مرتبہ کاغذ عمدہ صاف و شفاف چھاپا گیا ہی اعلی درجے کے خوشنویس سے لکھوائی گئی ہی اور قیمت بھی بغرض رفاہ عام نہایت ارزان ہی

مجموعہ مرثیہ ہاے میر انیس ۔ یہ مجموعہ
تازہ کنندۂ غم و الم افزایندۂ رنج و ماتم ذخیرۂ
شیون و شین جامع مصائب ابی عبداللہ الحسین ہے
تمام کوائف و حالات شہداے کربلا و مبتلاے
رنج و بلا کے نہایت سوز و گداز سے ہین
اور سلام و رباعیات جنکے سننے سے اہل مجلس
کو سینہ کوبی سے غش آتا ہی ایک دریا اشک کا
آنکھون سے بہ جاتا ہی مصنف اسکے نامی گرامی
مشہور کافۂ انام ممدوح خاص و عام بلاغت
انکی ہمدم فصاحت انکی جلیس میر ببر علی مرحوم
متخلص بہ انیس ہین انکے کلام بلاغت نظام
مین وہ تاثیر ہی کہ اگر سنگ خارا کے گوش
مین صدا پہونچے تو اسکا بھی جگر پارہ پارہ
ہو جاوے نرالا انداز نیا عنوان ہی جسکا
مداح سارا جہان ہی آجتک فن مرثیہ گوئی
مین ایسا نازک خیال شیرین مقال عدیم المثال
بالکل پیدا نہین ہوا ۔ اس مجموعہ کی چار جلدین
ہین جلد اول مین ۲۷ مرثیے ہین جلد ثانی مین
۲۶ مرثیے ہین جلد ثالث مین ۱۰ مرثیہ جلد
رابع مین ۲۲ مرثیے ہین ۔

مجموعہ مرثیہ میر مونس ۔ یہ مجموعہ نادر
دلکو بھاے بہار رونق منبر وسیلۂ نوحہ و بکا
ذخیرۂ شیون و شین جامع مصائب
ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام ہی مصنف
حسب جگر خراش جسکے دل اہل وجدان پاش
پاش ذکر حالات سوختگان آتش غم کشتگان خنجر الم
اصحاب و اولاد امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی
سلطان الذاکرین علامۃ الشاعرین میر مونس صاحب
مرحوم المتخلص بہ مونس برادر میر انیس
کا یہ کلام بلاغت نظام ہی جسکا شہرۂ نازک خیالی
و موشگافی و مضمون نگاری از مشرق تا روم و
شام ہی اسکی تین جلدین ہین ۔

مجموعہ مرثیہ مرزا دبیر ۔ یہ مجموعہ بے نظیر دلپذیر
مرغوب دلہاے ہر صغیر و کبیر رونق منبر عزا
وسیلۂ نوحہ و بکا جامع مصائب شہداے
کربلا حضرت امام حسین تصنیف سلطان الذاکرین
قدوۃ الشاعرین بے نظیر خوش تحریر خوش تقریر
مرزا سلامت علی صاحب متخلص بہ دبیر ہی
یہ نادر مجموعہ دو جلد مین ہی جلد اول مین
۲۵ مرثیے اور جلد دوم مین ۳۰ مرثیے
ہین ۔

مسدس اوج تالیف مرزا محمد جعفر صاحب
متخلص بہ اوج خلف الصدق جناب مرزا دبیر صاحب
مرحوم اس مسدس مین جناب امیر المومنین
علی مرتضی علیہ السلام کی مدح کی ہی قابل ملاحظہ ہی